حدیث پبلیکیشنز
2- شیش محل روڈ- لاہور
فون: 7232808

2
تفہیم السنۃ
کتاب اتباع السنۃ
اِتّباعِ سُنّت کے مسائل
محمد اقبال کیلانی
حدیث پبلیکیشنز
2- شیش محل روڈ- لاہور
فون: 7232808

نام کتاب	اتباع سنت کے مسائل
نام مؤلف	محمد اقبال کیلانی بن حافظ مولانا محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ
کمپوزنگ	ہارون الرشید کیلانی
اہتمام	خالد محمود کیلانی
ناشر	حدیث پبلی کیشنز
قیمت	=/50 روپے

ملنے کا پتہ

مینجر حدیث پبلیکیشنز

2- شیش محل روڈ، لاہور

فون : 7232808

فہرست

یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا!

اے لوگوں جو ایمان لائے ہو!

اے لوگو، جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے ہو،

میری بات ذرا غور سے سنو......!

◎ وہ رسول محترم ﷺ: جن پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے۔
◎ وہ رسول محترم ﷺ: جن کے لئے فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں۔
◎ وہ رسول محترم ﷺ: جن کی عمر کی قسم اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس میں اٹھائی ہے۔
◎ وہ رسول محترم ﷺ: جن کی زندگی کو اللہ تعالیٰ نے بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔
◎ وہ رسول محترم ﷺ: جن پر ایمان لانے کا وعدہ تمام انبیاء کرام سے عالمِ ارواح میں لیا گیا۔
◎ وہ رسول محترم ﷺ: جنہیں اللہ تعالیٰ نے معراج جسمانی کے شرف سے نوازا۔
◎ وہ رسول محترم ﷺ: جن کے بعد قیامت تک اب کوئی دوسرا نبی آنے والا نہیں۔
◎ وہ رسول محترم ﷺ: جن کے خوش ہونے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔
◎ وہ رسول محترم ﷺ: جن کے ناراض ہونے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔
◎ وہ رسول محترم ﷺ: جن کی اطاعت، اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔
◎ وہ رسول محترم ﷺ: جن کی نافرمانی، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

◎ وہ رسول محترم ﷺ: جن کے کسی بھی فیصلے یا حکم سے روگردانی سارے نیک اعمال برباد کر دیتے ہے۔

◎ وہ رسول محترم ﷺ: جن سے آگے بڑھنے کی کسی کو اجازت نہیں۔

◎ وہ رسول محترم ﷺ: جن کے حضور اونچی آواز میں بات کرنا اپنی دنیا و آخرت برباد کرنا ہے۔

◎ وہ رسول محترم ﷺ: جن کی اطاعت میں جنت اور نافرمانی میں جہنم ہے۔

ہم سب اسی رسولِ محترم ﷺ کی امت سے ہیں۔ ہم سب نے اسی رسول محترم ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے۔ ہماری نسبت اسی رسول محترم ﷺ کے ساتھ ہے، تو پھر یہ کیا کہ ہم نے علیحدہ علیحدہ نسبتیں قائم کر رکھی ہیں، علیحدہ علیحدہ فرقے اور مسلک بنا لئے ہیں، علیحدہ علیحدہ نام رکھ لئے ہیں اور پھر اپنی اپنی نسبت، اپنے اپنے فرقے، اپنے اپنے مسلک اور اپنے اپنے نام پر فخر جتانے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

اے لوگو، جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے کا دعویٰ رکھتے ہو! کیا ہمارے دل اپنے اپنے پسندیدہ مسلکوں اور طور طریقوں پر پتھروں سے بھی زیادہ سختی سے جمے ہوئے ہیں کہ سنتِ رسول ﷺ جان لینے کے باوجود ہم انہیں چھوڑنے کو تیار نہیں!

اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان لانے والو! ذرا کان لگا کر میری بات تو سنو، صحابیٔ رسول سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ (متفق علیه)

''جس نے میرے طریقے سے منہ موڑا، اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں (بخاری و مسلم)

اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! ہم سب نے رسول محترم ﷺ کا ارشاد مبارک سن لیا۔ آیئے غور کریں کہ ہمارے پاس اس کا کیا جواب ہے؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ، اَمَّا بَعْدُ !

دینِ اسلام میں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اسی طرح فرض ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی اطاعت فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:

﴿ مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ﴾

''جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔'' (سورہ نساء، آیت نمبر 80)

سورہ محمد میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَطِيْعُوْا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ وَ لاَ تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ ﴾

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو (اور اطاعت سے انحراف کرکے) اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔'' (آیت نمبر 33)

وجوبِ اطاعت کی وجہ بھی خود اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادی ہے:

﴿وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴾

''محمد (ﷺ) اپنی مرضی سے کوئی بات نہیں کرتے بلکہ وحی، جو ان پر نازل کی جاتی ہے، وہ اس کے مطابق بات کرتے ہیں۔'' (سورہ نجم، آیت نمبر 3)

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے امت کو ذضو کا وہی طریقہ سکھایا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام

کے ذریعے آپ ﷺ کو سکھایا تھا۔نمازوں کے وہی اوقات مقرر فرمائے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے آپ کو بتلائے تھے اور نماز کا وہی طریقہ امت کو بتلایا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے آپ ﷺ کو بتلایا تھا۔ رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ سے ایسی بہت سی مثالیں ملتی ہیں کہ دینی مسائل کے بارے میں جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نہ آجاتی آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوالات کے جواب نہیں دیا کرتے تھے۔حضرت اویس بن صامت رضی اللہ عنہ اپنی بیوی حضرت خولہ رضی اللہ عنہا سے ظہار (بیوی کو اپنے اوپر حرام کر لینا) کر بیٹھے تو حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ مسئلہ دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے اس وقت تک جواب نہ دیا جب تک وحی نازل نہ ہوئی۔ روح کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کیا گیا، تو آپ ﷺ نے اس وقت تک خاموشی اختیار فرمائی جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبرائیل علیہ السلام جواب لے کر نہ آ گئے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سے میراث کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپ ﷺ نے وحی آنے تک کوئی جواب نہ دیا۔ایک انصاری حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! اگر ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھ لے تو کیا کرے؟'' اگر منہ سے (گواہوں کے بغیر) بات کرے، تو آپ حدِ قذف لگائیں گے اگر (غصہ میں) قتل کر دے تو آپ قصاص میں قتل کروا دیں گے اور اگر چپ رہے تو خود پیچ و تاب کھاتا رہے گا۔'' اس پر رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی ''یا اللہ! اس مسئلہ کا فیصلہ فرما۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے لعان کی آیات (سورہ نور، آیت نمبر 6 تا 9) نازل فرمائیں، تب آپ ﷺ نے سائل کو جواب دیا۔

اطاعتِ رسول ﷺ کے بارے میں یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ رسول اکرم ﷺ کی اطاعت صرف آپ ﷺ کی زندگی تک محدود نہیں بلکہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی قیامت تک آنے والے تمام مسلمانوں کے لئے فرض قرار دی گئی ہے۔سورہ سباء آیت 28 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَ مَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ﴾

''اے محمد (ﷺ) ! ہم نے آپ کو تمام بنی نوعِ انسان کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔''

سورہ انعام میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْآنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَ مَنْ بَلَغَ﴾

''میری طرف یہ قرآن نازل کیا گیا ہے تا کہ میں اس کے ذریعہ تمہیں ڈراؤں اوران لوگوں کو بھی جن تک یہ قرآن پہنچے۔'' (آیت نمبر19)

اطاعتِ رسول ﷺ کے بارے میں صحیح بخاری کی یہ حدیث بڑی اہم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری امت کے سب لوگ جنت میں جائیں گے سوائے اس شخص کے جس نے انکار کیا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''انکار کس نے کیا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔'' (بخاری) آپ ﷺ کی اطاعت سے انحراف یا گریز کی راہ اختیار کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا ہے کہ ایسے لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے۔

﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾

''اے محمد (ﷺ)! تمہارے رب کی قسم! تم لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے باہمی اختلافات میں تمہیں کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں پھر جو فیصلہ تم کرو اس پر اپنے دل میں تنگی محسوس نہ کریں بلکہ سرِ تسلیم خم نہ کر دیں۔'' (سورہ نساء، آیت نمبر65)

گویا اطاعتِ رسول ﷺ اور ایمان لازم و ملزوم ہیں، اطاعت ہے تو ایمان بھی ہے اطاعت نہیں تو ایمان بھی نہیں۔ اطاعتِ رسول ﷺ کے بارے میں قرآنی آیات و احادیث شریفہ کے مطالعہ کے بعد یہ فیصلہ کرنا مشکل نہیں کہ دین میں اتباع سنت کی حیثیت کسی فروعی مسئلہ کی سی نہیں بلکہ بنیادی تقاضوں میں سے ایک تقاضا ہے۔

کتاب وسنت، عقائد اور اعمال کے محافظ ہیں:

عقائد اور اعمال میں تمام تر بگاڑ کتاب وسنت کو نظر انداز کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ وحدتُ الوجود،

وحدت الشہود، حلول، تصوّرِ شیخ، اطاعتِ شیخ، مقام ولایت، باطنی اور ظاہری علم، مرنے کے بعد بزرگوں کا تصرف، وسیلہ، علم غیب، استمداد، اور رُوحوں کی حاضری جیسے باطل عقائد اور رسم فاتحہ، قُل، چالیسواں، قرآن خوانی، عرس، محافلِ میلاد، اور سماع جیسے غیر اسلامی عقائد و اعمال انہیں حلقوں میں مقبول ہوتے ہیں جہاں کتاب وسنت کی تعلیم مفقود ہوتی ہے۔ اس کے برعکس کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامنا تمام باطل عقائد اور اعمال سے محفوظ رہنے کا واحد یقینی راستہ ہے۔ 218ھ میں مامون الرشید کے عہدِ حکومت میں معتزلہ کے باطل عقیدے ''قرآن مخلوق'' ہے کو مامون الرشید نے حکومت کے تمام علماء سے منوانے کی کوشش کی، تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اس خود ساختہ عقیدے کے سامنے پہاڑ بن کر کھڑے ہو گئے۔ جیل میں تازہ دم جلاد دو کوڑے مار کر پیچھے ہٹ جاتے اور امام موصوف سے پوچھا جاتا ''قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق؟'' ہر بار امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی زبان سے ایک ہی جواب نکلتا:

﴿ اَعْطُوْنِیْ شَیْئًا مِّنْ کِتَابِ اللّٰهِ وَ سُنَّةِ رَسُوْلِهٖ حَتّٰی اَقُوْلَ بِهٖ ﴾

''یعنی مجھے اللہ تعالیٰ کی کتاب یا سنتِ رسول ﷺ سے کوئی دلیل لا دو تو تسلیم کروں گا۔''

مصلحت اور حکمت کا کوئی بھی مشورہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو رسول اللہ ﷺ کے فرمان:

﴿ اِنِّیْ قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا کِتَابَ اللّٰهِ وَ سُنَّةَ نَبِیِّهٖ ﴾

''میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں جسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے، اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔'' پر عمل کرنے سے روک نہ سکا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پوری امتِ مسلمہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس فتنے سے محفوظ ہو گئی۔ آج جبکہ باطل عقائد اور بدعات جنگل کی آگ کی طرح بڑھتے اور پھیلتے چلے جا رہے ہیں ان سے محفوظ رہنے کا صرف یہی ایک راستہ ہے کہ کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھاما جائے اور عوام الناس میں کتاب وسنت کی دعوت اور اشاعت کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کیا جائے۔

کتاب وسنت، اتحادِ امت کی واحد مستحکم بنیاد ہے:

امتِ مسلمہ میں اتحاد کی ضرورت اور اہمیت محتاجِ وضاحت نہیں، فرقہ واریت اور گروہ بندی نے

دین و دنیا دونوں اعتبار سے ہمیں نا قابل تلافی نقصان پہنچایا ہے جس کا مشاہدہ ہم وطن عزیز میں گزشتہ طویل عرصہ سے کر رہے ہیں اور اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ وطن عزیز میں اسلامی نظام حیات کے نفاذ میں بعض دوسری رکاوٹوں کے علاوہ ایک بڑی رکاوٹ فرقہ واریت اور گروہ بندی بھی ہے اگر کبھی اسلامی نظام کے نفاذ کی منزل قریب آتی ہے تو اچانک ایک طرف سے کتاب وسنت کی بجائے کسی ایک فقہ کے نفاذ کا مطالبہ شروع ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف سے کسی دوسری فقہ کے نفاذ کا مطالبہ ہونے لگتا ہے جس کے نتیجے میں پیش رفت کے بجائے مسلسل پسپائی ہوتی چلی آ رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دین اسلام کے نفاذ کے لئے کی جانے والی تمام کوششیں اس وقت تک بیکار ثابت ہوں گی جب تک دین کی علمبردار جماعتوں کے درمیان خالص کتاب وسنت کی بنیاد پر ایک حقیقی اور پائیدار اتحاد قائم نہیں ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں قرآن مجید میں فرقہ واریت اور گروہ بندی سے منع فرمایا ہے وہاں دین خالص یعنی کتاب وسنت پر متحد ہونے کا حکم بھی دیا ہے۔ سورہ آل عمران میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ﴾

''سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔''

اس آیت میں مسلمانوں کو فرقہ واریت اور گروہ بندی سے منع فرما کر حبلُ اللہ (یعنی قرآن مجید) پر متحد رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بار بار اطاعتِ رسول ﷺ کو واجب قرار دیا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسّی، جسے مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا گیا ہے اس میں از خود دونوں چیزیں...... کتاب وسنت...... آ جاتی ہیں لہٰذا قرآن مجید کی روشنی میں جو اتحاد مطلوب ہے اس کی بنیاد کتاب وسنت ہے۔ کتاب وسنت سے ہٹ کر کسی دوسری بنیاد پر امت میں اتحاد نہ مطلوب ہے نہ ممکن ۔

شاخِ نازک پہ جو آشیانہ بنے گا وہ ناپائیدار ہوگا

اگر ہم نے فرقہ واریت اور گروہ بندی کو اپنی زندگی کا مشن نہیں بنا لیا اور مسلمانوں میں اتفاق اور اتحاد ہمیں عزیز ہے تو ہمیں ہر صورت کتاب وسنت کی طرف رجوع کرنا ہی ہوگا۔

مسئلہ تقلید اور عدم تقلید:

تقلید اور عدم تقلید کا مسئلہ بہت پرانا ہے۔ فریقین اپنے اپنے موقف کے حق میں بہت سے دلائل رکھتے ہیں۔ ہمارے نزدیک تقلید یا عدم تقلید کے حق میں دلائل مہیا کر کے ایک فکر کو غالب اور دوسری کو مغلوب کرنا عوام کی ضرورت نہیں بلکہ وہ نوجوان نسل جو سکولوں اور کالجوں سے پڑھ کر آتی ہے کہ مسلمانوں کا اللہ ایک، رسول ایک، کتاب ایک، قبلہ ایک اور دین بھی ایک ہے، لیکن عملی زندگی میں مسلمانوں کو کئی فرقوں اور جماعتوں میں بٹا ہوا دیکھتی ہے تو اس کا ذہن خود بخود دین کے بارے میں پراگندہ ہونے لگتا ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ نوجوان نسل کو بتایا جائے کہ جہاں ہمارا اللہ، رسول، کتاب، قبلہ اور دین سب کچھ ایک ہے وہاں زندگی بسر کرنے کے لئے ہمارا راستہ بھی ایک ہی ہے۔

وہ راستہ کون سا ہے؟ سیدھی سی بات ہے کہ دین اسلام کی بنیاد دو ہی چیزوں پر ہے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ۔ رسول اکرم ﷺ کی وفات مبارک سے قبل دین کے حوالے سے ہمیں جو کچھ بھی ملتا ہے اس پر ایمان لانا اور عمل کرنا تمام امت مسلمہ پر فرض ہے اور اس سے کسی قسم کا اختلاف کرنے کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں جبکہ رسول اکرم ﷺ کی وفات مبارک کے بعد دین کے نام سے جو کچھ اضافہ کیا گیا ہے اس پر ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا امت مسلمہ پر فرض نہیں ہے۔ غور فرمایئے، جو شخص حنبلی فقہ پر عمل کرتا ہے باقی تین فقہوں کو ترک کرنے کے باوجود اس کے ایمان میں کوئی فرق نہیں پڑتا، اسی طرح جو شخص فقہ حنفیہ پر عمل کرتا ہے وہ باقی تین فقہوں پر عمل نہ کر کے بھی اسی درجہ کا مسلمان ہے جس درجہ کا کوئی بھی دوسرا مسلمان ہو سکتا ہے۔ امت محمدیہ ﷺ کے افضل ترین افراد یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مروجہ چاروں فقہوں میں سے کسی ایک فقہ پر عمل نہیں کرتے تھے جبکہ انہی کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ سب سے بہتر زمانہ ہے۔" (مسلم شریف)

اس ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ کتاب اللہ کے بعد ساری ملت اسلامیہ کی مشترکہ میراث اور تمام مسلمانوں کے ایمان و عمل کا مرکز اور محور صرف ایک ہی چیز ہے اور وہ ہے "سنت رسول ﷺ"، وہ خواہ امام

ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ذریعہ ہم تک پہنچے یا امام مالک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ یا کسی بھی دوسرے امام کے ذریعہ۔ گروہ بندی اور فرقہ واریت کی بنیاد اس وقت پڑتی ہے جب سنتِ رسول ﷺ کا علم ہو جانے کے بعد محض اس لئے اس پر عمل نہ کیا جائے کہ ہمارے مسلک اور ہماری فقہ میں ایسا نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دین میں یہ طرزِ عمل ساری خرابیوں اور فتنوں کا باعث ہے۔

یہاں ہم قارئین کرام کی توجہ کتاب ہذا کے باب ''سنت اور ائمہ کرام رحمہ اللہ علیہم'' کی طرف مبذول کرانا چاہیں گے جس میں مختلف ائمہ کرام کے سنت کے بارے میں اقوال تحریر کئے گئے ہیں۔ سبھی ائمہ کرام نے مسلمانوں کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ سنتِ صحیحہ سامنے آجانے کے بعد ان کے اقوال اور آراء کو بلا تامل ترک کر دیا جائے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے تو یہاں تک فرمایا ہے ''دین میں سنتِ رسول کے علاوہ سب گمراہی اور فساد ہے۔'' اگر ہم واقعی خلوصِ دل سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مقلد ہیں تو ہمیں صدق دل سے ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔

آخر میں اس بات کا اظہار کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے نزدیک ائمہ کرام کا اجتہاد اور تیار کردہ فقہ انتہائی قابل قدر علمی سرمایہ ہے جن مسائل کے بارے میں قرآن و حدیث کے واضح احکام موجود نہیں ان مسائل کے بارے میں قرآن و حدیث کی روشنی میں کیا گیا اجتہاد، خواہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ہو یا امام مالک رحمہ اللہ کا، امام شافعی رحمہ اللہ کا ہو یا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا، اس سے تمام مسلمانوں کو استفادہ کرنا چاہئے۔ نیز یہ کہ آئندہ بھی حالات کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے مطابق اجتہاد کی شرائط پر پورے اترنے والے فقہاء کے لئے سنت کی روشنی میں اجتہاد کی گنجائش ہر وقت موجود ہے اور اس سے عوام کو بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔

اتباعِ سنت اور فروعی مسائل:

بلاشبہ دین میں تمام احکامات ایک درجہ کے نہیں ہیں بلکہ ان میں سے بعض بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اور بعض فروعی حیثیت رکھتے ہیں۔ فروعی مسائل کو بنیاد بنا کر الگ الگ جماعتیں یا فرقے بنانا سراسر جہالت

ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہئے کہ رسول اکرم ﷺ کے تمام احکامات خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے، بنیادی ہوں یا فروعی، غیر ضروری اور بے مقصد نہیں ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کی بعض سنتوں کو فروعی کہہ کر نظر انداز کرنا یا ان کی اہمیت کو کم کرنا یقیناً سنتِ رسول ﷺ کی توہین ہے۔ اللہ اور رسول پر ایمان لانے کے بعد کسی مومن کا یہ کام نہیں کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے کسی بھی حکم کو فروعی کہہ کر نظر انداز کرنے کی رَوش اختیار کرے یا ضروری اور غیر ضروری تقسیم کی کر کے جس پر چاہے عمل کرے اور جسے چاہے ترک کر دے۔ شریعت میں تمام سنتوں پر بیک وقت عمل کرنا مطلوب ہے جو شخص کم درجہ کی سنتوں کی پابندی نہیں کرسکتا وہ بڑے درجہ کی سنتوں پر بیک وقت عمل کیسے کرے گا؟ بعض سلف کا قول ہے کہ ''ایک نیکی کی جزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دوسری نیکی کی توفیق عطا فرما دیتا ہے جبکہ ایک گناہ کی سزا یہ ہے کہ انسان دوسرے گناہ میں ملوث ہو جاتا ہے۔'' پس بعید نہیں کہ سنتِ رسول ﷺ کا احترام کرتے ہوئے کم درجے کی سنتوں پر عمل کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بڑے درجے کی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق بھی عطا فرما دے لیکن اس کے برعکس جو لوگ کم درجے کی سنتوں کو ''فروعی مسئلے'' کہہ کر نظر انداز کرنے کی جسارت کرتے ہیں، ان سے اللہ تعالیٰ بڑی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق بھی سلب فرما لے، ایسی صورتحال سے ہمیں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے۔

اِتباعِ سنت...... عشقِ رسول ﷺ کا حقیقی معیار:

رسول اکرم ﷺ سے محبت اور عشق ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ بلکہ عین ایمان ہے۔ خود رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے ''کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنی اولاد، والدین اور باقی تمام لوگوں کے مقابلے میں مجھ سے زیادہ محبت نہ کرتا ہو۔'' (بخاری و مسلم) ایک صحابی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کو اپنی جان و مال اور اہل و عیال سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں جب گھر میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ ہوتا ہوں اور شوقِ زیارت بے قرار کرتا ہے، تو دوڑا دوڑا آتا ہوں، آپ ﷺ کا دیدار کر کے سکون حاصل کر لیتا ہوں، لیکن جب میں اپنی اور آپ کی موت کو یاد

کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ آپ ﷺ تو جنت میں انبیاء کرام کے ساتھ اعلیٰ ترین درجات میں ہوں گے، میں جنت میں گیا بھی، تو آپ ﷺ تک نہیں پہنچ سکوں گا اور آپ ﷺ کے دیدار سے محروم رہوں گا تو بے چین ہو جاتا ہوں۔" اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴾

"جو لوگ اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین، کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آئیں۔"
(سورہ نساء، آیت نمبر 69)

صحابی کے اظہار محبت کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کی آیات نازل فرما کر یہ بات واضح فرما دی کہ اگر تمہاری محبت سچی ہے اور تم اپنے نبی ﷺ کی مستقل رفاقت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا طریقہ صرف یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں پر ایک نظر ڈالئے اور غور فرمایئے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے عشق و محبت کا کیسے کیسے حق ادا کیا۔ رسول اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا کوئی ایک لمحہ ایسا نہیں جس میں انہوں نے نبی ﷺ کے اقوال کو غور سے سنا نہ ہو یا اعمال کو غور سے دیکھا نہ ہو اور پھر من و عن ان پر عمل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔ نبی اکرم ﷺ سوتے اور جاگتے کیسے تھے؟ کھاتے اور پیتے کیسے تھے؟ اٹھتے اور بیٹھتے کیسے تھے؟ معانقہ کیسے فرماتے تھے، نماز اور روزہ کیسے ادا فرمایا؟ خانگی اور ملکی ذمہ داریاں کیسے پوری فرمائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم ﷺ کا ایک ایک عمل غور سے دیکھا اور پھر آپ ﷺ کی فرمانبرداری کی بہترین مثالیں قائم کر کے آپ ﷺ سے عشق و محبت کا حق ادا کر دیا۔ آپ ﷺ سے عشق و محبت کا تقاضا یہ ہے کہ زندگی کے تمام معاملات میں قدم قدم پر آپ ﷺ کی اتباع اور اطاعت کی جائے وہ محبت جو سنتِ رسول ﷺ پر عمل کرنا نہ سکھائے محض دھوکہ اور فریب ہے، وہ محبت جو رسول اکرم ﷺ کی اطاعت

اور پیروی نہ سکھائے محض جھوٹ اور نفاق ہے، وہ محبت جو رسول اکرم ﷺ کی غلامی کے آداب نہ سکھائے محض ریا اور دکھاوا ہے، وہ محبت جو رسول اکرم ﷺ کی سنت کے قریب تر نہ لے جائے محض بولہبی ہے۔

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ اُو نہ رسیدی تمام بولہبی اوست

اِتباعِ سنت اور موضوع احادیث کا بہانہ:

صحیح احادیث کے ساتھ موضوع (من گھڑت) اور ضعیف احادیث کی آمیزش کے بہانے ذخیرہ احادیث کو ناقابل اعتماد قرار دے کر سنت سے گریز کی راہ پیدا کرنا دراصل علم حدیث سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔ غور فرمایئے کبھی آپ کو بازار سے کوئی دوا خریدنے کی ضرورت پیش آئے تو کیا آپ نے اس خدشہ کے پیش نظر کہ بازار میں اصلی اور نقلی دونوں طرح کی ادویات موجود ہیں، اصلی دوا خریدنے کا ارادہ ترک کیا ہے؟ کرنے کا کام تو یہ ہے کہ خوب چھان پھٹک کر یا کسی ڈاکٹر کی مدد سے اصلی دوا خریدی جائے نہ کہ سرے سے خریداری کا ارادہ ترک کر کے مریض کو موت کے منہ میں جانے دیا جائے، جس طرح توحید کے ساتھ شرک کا وجود توحید پر عمل نہ کرنے کا بہانہ نہیں بن سکتا، یا نیکی کے ساتھ برائی کا وجود نیکی ترک کرنے کا جواز نہیں بن سکتا اسی طرح صحیح احادیث کے ساتھ ضعیف یا موضوع احادیث کا وجود بھی صحیح احادیث کو ترک کرنے کا جواز نہیں بن سکتا۔ کرنے کا کام یہ ہے کہ دنیاوی معاملات کی طرح دینی معاملات کی بھی تحقیق کی جائے، صحیح احادیث کو صدقِ دل سے قبول کر کے ان پر عمل کیا جائے اور ضعیف یا موضوع احادیث کو بلا تامّل ترک کر دیا جائے۔

احادیث کا معیارِ انتخاب:

کتب احادیث کی ترتیب کے آغاز میں ہی ہم نے یہ اصول طے کر لیا تھا کہ احادیث کا معیار انتخاب کسی مسلک اور فرقے کی تائید یا تنقیص کی بنیاد پر نہیں ہوگا بلکہ صحتِ حدیث کی بنیاد پر ہوگا یعنی صرف صحیح یا حسن درجے کی احادیث ہی شامل اشاعت کی جائیں گی۔ اس معیارِ انتخاب کی وجہ سے مروجہ فقہی

کتب میں ضعیف احادیث سے مستنبط کئے گئے بعض مسائل شامل اشاعت نہیں ہو پاتے جس پر بعض حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ شاید کسی مسلک سے دلچسپی یا عدم دلچسپی کے باعث دوسری احادیث شامل اشاعت نہیں کی گئیں۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہم اس سے قبل بھی وضاحت کر چکے ہیں کہ ہماری دلچسپی کسی مسلک سے نہیں، سنت صحیحہ سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحیح حدیث کو کتاب میں شامل کرنے یا ضعیف حدیث کو کتاب سے نکالنے میں ہم نے کبھی تامّل سے کام نہیں لیا۔

دراصل ہمارے عہد کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہم تعصبات کی دنیا میں زندگی بسر کر رہے ہیں، کہیں شخصیات کا تعصب ہے، کہیں مسلک اور فرقہ کا تعصب ہے، کہیں جماعت اور پارٹی کا تعصب ہے، کہیں زبان اور رسم و رواج کا تعصب ہے، کہیں رنگ و نسل کا تعصب ہے کہیں علاقے اور وطن کا تعصب ہے، حق اور ناحق ، جائز اور ناجائز کا معیار صرف اپنا اور پرایا ہے۔ ایک بات اگر اپنی پسندیدہ شخصیت ، جماعت یا مسلک کی طرف سے آئے تو قابل تحسین ، وہی بات اگر کسی ناپسندیدہ شخصیت ، جماعت یا مسلک کی طرف سے آئے تو قابل مذمت! اس تعصب کی کارفرمائی یہاں تک ہے کہ اکثر اوقات اللہ اور رسول کی بات کو بھی اسی چھلنی سے گزارا جاتا ہے۔ قارئین کرام سے ہماری درخواست ہے کہ کتبِ احادیث کا مطالعہ ہر قسم کے تعصب سے بالاتر ہو کر کریں۔ کہیں غلطی ہو تو اس کی نشاندہی فرمائیں، لیکن اگر صحیح حدیث قبول کرنے میں کسی مسلک یا جماعت یا شخصیت کی عقیدت مانع ہو تو پھر اللہ کے ہاں اپنی برأت کے لئے کوئی جواب بھی سوچ رکھیں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر اسے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے وہ ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب۔'' (بحوالہ حجۃ النبیؐ از البانی) دوسرے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے اللہ کی کتاب کے ساتھ سنتِ رسول ﷺ کا بھی اضافہ فرمایا (بحوالہ مستدرک حاکم) غلط فہمی یہ ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے صرف

ایک چیز یعنی قرآن مجید کو ہی گمراہی سے بچنے کے لئے کافی قرار دیا ہے تو پھر دوسری چیز یعنی سنتِ رسول ﷺ یا حدیث رسول ﷺ (جن میں صحیح کے علاوہ ضعیف اور موضوع احادیث بھی شامل ہیں) کو دین میں داخل کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے دونوں ارشادات میں ذرہ برابر فرق یا تضاد نہیں ہے بلکہ نتیجہ کے اعتبار سے دونوں باتیں ایک ہی مفہوم رکھتی ہیں۔ بلاشبہ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر صرف قرآن مجید کو گمراہی سے بچنے کی چیز قرار دیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی خود قرآن مجید نے سنت رسول ﷺ (یا احادیثِ رسول ﷺ) کو مسلمانوں کے لئے لازم قرار دیا ہے اور اسے ترک کرنے کو صریحاً گمراہی بتایا ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب ہذا کا باب ''سنت قرآن مجید کی روشنی میں'' اب اگر ایک موقع پر رسول اکرم ﷺ نے اختصار کے ساتھ صرف قرآن مجید کو اور دوسرے موقع پر وضاحت کے ساتھ قرآن وسنت دونوں کو گمراہی سے بچنے کی چیز قرار دیا ہے تو اس میں تضاد یا فرق والی کون سی بات ہے؟ آپ ﷺ کی دونوں باتوں میں فرق صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو قرآن مجید کی تعلیمات سے بے بہرہ اور ناواقف ہے یا پھر جس نے دانستہ طور پر مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہی اپنی زندگی کا مشغلہ بنا رکھا ہے۔

اہم گزارش:

آخر میں ہم قرآن وسنت کے داعی حضرات کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہیں گے کہ اتباعِ سنت کی دعوت کو چند عبادات کے مسائل تک محدود نہ رکھیں بلکہ یہ دعوت ساری کی ساری زندگی پر محیط ہونی چاہئے۔ نماز کی ادائیگی میں جس طرح اتباع سنت مطلوب ہے اسی طرح اخلاق اور کردار میں بھی اتباع سنت مطلوب ہے۔ جس طرح روزے اور حج کے مسائل میں اتباع سنت مطلوب ہے اسی طرح کاروبار میں اور باہمی لین دین میں بھی اتباع سنت مطلوب ہے، جس طرح ایصالِ ثواب اور زیارتِ قبور کے مسائل میں اتباع سنت مطلوب ہے اسی طرح منکرات کے خلاف جہاد میں بھی اتباع سنت مطلوب ہے۔ جس طرح حقوق اللہ کی ادائیگی میں اتباع سنت مطلوب ہے اسی طرح حقوق العباد کی ادائیگی میں بھی اتباع سنت

مطلوب ہے۔ گویا اپنی پوری کی پوری زندگی میں خواہ انفرادی ہو یا اجتماعی، مسجد کے اندر ہو یا مسجد کے باہر، بیوی بچوں کے ساتھ ہو یا دوست احباب کے ساتھ، ہر وقت، ہر جگہ سنت کی پیروی مطلوب ہے۔ محض عبادات کے چند مسائل پر توجہ دینا اور زندگی کے باقی معاملات میں سنت کی پیروی کو نظر انداز کر دینا کسی طرح بھی پسندیدہ نہیں کہلا سکتا۔ کتاب وسنت کے داعی حضرات سے ہم یہ بھی گزارش کرنا چاہیں گے کہ خالص کتاب وسنت کی دعوت بڑی مدلل اور سائنٹیفک دعوت ہے۔ عام آدمی جو ہر قسم کے تعصب سے پاک ذہن رکھتا ہے وہ اس دعوت کو بڑی جلدی قبول کر لیتا ہے، لہٰذا لوگوں کے مزاج اور علمی استعداد کو سامنے رکھتے ہوئے، حکمت اور موعظہ حسنہ کے اصول کو ہرگز نظر انداز نہ کریں اور یہ بات کبھی نہ بھولیں کہ انتہا پسندی کا ردعمل انتہا پسندی ہوگا۔ ضد کا ردعمل ضد ہی ہوگا، تعصب کا ردعمل تعصب ہی ہوگا۔ دعوتِ دین کے معاملے میں نرمی، تحمل، حوصلہ، حسن کلام اور وسیع الظرفی جو نتائج پیدا کر سکتے ہیں، سختی، ترش کلامی، تنگدلی اور کم ظرفی وہ نتائج کبھی پیدا نہیں کر سکتے۔

اتباع سنت جیسے اہم اور نازک موضوع کے مقابلے میں مجھے اپنی کم مائیگی کا بڑی شدت سے احساس ہے اس لئے میں نے حتی الامکان زیادہ سے زیادہ علماء کرام کے علم اور تحقیق سے استفادہ کی کوشش کی ہے۔ کتابِ ہذا کی نظر ثانی کرنے والے قابل احترام علمائے کرام کی سعی جمیلہ کو اللہ تعالیٰ شرف قبولیت فرمائے اور ان کے ساتھ ان کے والدین کو بھی ان کے اجر وثواب میں شامل فرمائے۔ آمین!

اتباع سنت سے متعلق دو اہم موضوع ''بدعات'' اور ''فتنہ انکارِ حدیث'' بھی دیباچہ میں شامل کئے گئے تھے لیکن طوالت کے باعث ضمیمہ کی شکل میں ان کا ایک الگ باب بنا دیا گیا ہے۔

اتباع سنت کے موضوع پر اس حقیر کوشش کے بہترین پہلوؤں پر ہم اپنے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہیں اور اس میں موجود غلطیوں اور خامیوں پر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں شرمسار اور معافی کے خواستگار!

فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف صاحب حفظہ اللہ کا تہِ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے

اپنی انتہائی اہم مصروفیات کا سلسلہ منقطع کر کے کتابِ ہذا کی نظر ثانی فرمانے کے ساتھ ساتھ اپنے قیمتی مشوروں سے بھی نوازا۔فجز اہم اللہ احسن الجزاء

آخر میں، مَیں اپنے تمام ہندی اور پاکستانی بھائیوں کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے کسی بھی پہلو سے کتاب کی تکمیل میں حصہ لیا ہے۔اللہ تعالی تمام احباب کو دنیا اور آخرت میں اپنی بے پایاں رحمتوں اور عنایتوں سے نوازے۔آمین!

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ﴾

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ
جامعہ ملک سعود ، الریاض
المملکة العربیة السعودیة

بدعات

بدعت کی تعریف:

ہر وہ عمل بدعت کہلائے گا جو ثواب اور نیکی سمجھ کر کیا جائے لیکن شریعت میں اس کی کوئی بنیاد یا ثبوت نہ ہو، یعنی نہ تو رسول اکرم ﷺ نے خود وہ عمل کیا ہو نہ کسی کو اس کا حکم دیا ہو اور نہ ہی کسی کو اس کی اجازت دی ہو۔ ایسا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں مردُود (نا قابل قبول) ہے۔ (بحوالہ بخاری و مسلم)

دین کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والی چیز بدعات ہیں۔ بدعات چونکہ نیکی اور ثواب سمجھ کر کی جاتی ہیں اس لئے بدعتی انہیں ترک کرنے کا تصور تک نہیں کرتا جبکہ دوسرے گناہوں کے معاملے میں گناہ کا احساس موجود رہتا ہے جس سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ گناہ گار کبھی نہ کبھی اپنے گناہوں پر نادم ہو کر ضرور توبہ استغفار کرے گا۔ اس لئے حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''شیطان کو معصیت کے مقابلے میں بدعت زیادہ محبوب ہے۔''

شریعت کی نگاہ میں دو گناہ ایسے ہیں جنہیں ترک کئے بغیر کوئی نیک عمل قبول ہوتا ہے نہ توبہ قبول ہوتی ہے۔ پہلا شرک [1] اور دوسرا بدعت۔ شرک کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے ''اللہ تعالیٰ بندے کے گناہ معاف کرتا رہتا ہے جب تک اللہ اور بندے کے درمیان پردہ حائل نہیں ہوتا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! پردہ کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''آدمی اس حال میں مرے کہ شرک کرنے والا ہو۔'' (مسند احمد) بدعت کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا ارشادِ مبارک

[1] شرک کے بارے میں مفصل بحث کتاب التوحید میں ملاحظہ فرمائیں

ہے ''اللہ تعالیٰ بدعتی کی توبہ قبول نہیں فرماتا جب تک وہ بدعت ترک نہ کرے۔'' (طبرانی) گویا بدعتی کی ساری محنت اور مشقت کی مثال اس مزدور کی سی ہے جو دن بھر محنت مزدوری کرتا رہے لیکن اسے کوئی مزدوری یا اجرت نہ ملے سوائے تھکاوٹ اور بربادیٔ وقت کے۔

قیامت کے روز جب رسول اکرم ﷺ حوض کوثر پر اپنی امت کو پانی پلا رہے ہوں گے تو کچھ لوگ حوضِ کوثر پر آئیں گے، جنہیں رسول اکرم ﷺ اپنی امت سمجھیں گے لیکن فرشتے آپ ﷺ کو بتائیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کے بعد بدعات شروع کر دیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ فرمائیں گے:

﴿سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ﴾

''دفعہ اور دُور ہوں وہ لوگ جنہوں نے میرے بعد دین کو بدل ڈالا۔''

پس وہ عبادت اور ریاضت جو سنت رسول ﷺ کے مطابق نہ ہو ضلالت اور گمراہی ہے۔ وہ اذکار اور وظائف جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہ ہوں، بے کار اور لاحاصل ہیں، وہ صدقہ اور خیرات جو رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر نہ ہوں، اکارت اور رائیگاں ہے۔ وہ محنت اور مشقت جو آپ ﷺ کے حکم کے مطابق نہیں وہ جہنم کا ایندھن ہے ﴿عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً﴾ یعنی ''قیامت کے روز کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو عمل کر کر کے تھکے ہوں گے لیکن بھڑکتی آگ میں ڈال دیئے جائیں گے۔ (سورہ غاشیہ، آیت نمبر 4-3)

بدعات کے پھیلنے کے اہم اسباب:

بدعات کی اہمیت کے پیش نظر ان بڑے عوامل کی نشان دہی کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے جو ہمارے معاشرے میں کثرت بدعات کا سبب بن رہے ہیں تاکہ عوام ان سے خبردار رہیں۔

① بدعت کی تقسیم:

ہمارے معاشرے کے ایک بڑے طبقہ کے بیشتر عقائد و اعمال کی بنیاد ضعیف اور موضوع (من

گھڑت) روایات پر ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے غیر مسنون اور بدعی افعال کو دین کی سند مہیا کرنے کے لئے بدعت کو بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ میں تقسیم کر رکھا ہے اور یوں کتاب وسنت کی تعلیم سے ناواقف عوام کو یہ باور کرایا جاتا ہے کہ بدعت سیئہ تو واقعی گناہ ہے لیکن بدعت حسنہ نیکی اور ثواب کا کام ہے جبکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے تمام بدعات کو گمراہی قرار دیا ہے کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ (صحیح مسلم) غور فرمایئے اگر نماز مغرب کی دوسنتوں کی بجائے تین سنتیں پڑھی جائیں تو کیا یہ بدعت حسنہ ہوگی یا دین میں تبدیلی تصور کی جائے گی؟

امر واقعہ یہ ہے کہ بدعتِ حسنہ کے چور دروازے نے دین میں بدعات کو پھیلانے اور رائج کرنے میں سب سے زیادہ اہم کردار ادا کیا ہے۔ مختلف مسنون عبادات کے مقابلے میں غیر مسنون اور من گھڑت عبادات کو جگہ دے کر ایک بالکل نئے بدعی دین کی عمارت کھڑی کردی گئی ہے۔ پیری مریدی کے نام پر ولایت، خلافت، طریقت، سلوک، بیعت، نسبت، اجازت، توجہ، عنایت، فیض، کرم، جلال، آستانہ، درگاہ، خانقاہ جیسی اصطلاحات وضع کی گئیں ہیں اور مراقبہ، مجاہدہ، ریاضت، چلّہ کشی، کشف القبور، چراغاں، سبوچہ، چومک، چڑھاوے، کونڈے، جھنڈے، سماع، رقص، ہال، وجد اور کیفیت جیسی ہندووانہ طرز کی پوجا پاٹ کے طریقے ایجاد کئے گئے ہیں۔ قبروں پر سجادہ نشین، گدی نشین، مخدوم، جاروب کش، درویش اور مجاور حضرات اس خود ساختہ دین کے محافظ اور علمبردار بنے ہوئے ہیں۔ فاتحہ شریف، قل شریف، دسواں شریف، چالیسواں شریف، گیارہویں شریف، نیاز شریف، عرس شریف، میلاد شریف، ختم خواجگان، قرآن خوانی، ذکر ملفوظات اور کرامات نیز خود ساختہ اوراد و وظائف جیسے غیر مسنون بدعی افعال کو عبادت کا درجہ دے کر تلاوت قرآن، نماز، روزہ، حج، زکاۃ، تسبیح وتہلیل، ذکر الٰہی اور مسنون ادعیہ جیسی عبادات کو یکسر طاقِ نسیاں بنا دیا گیا ہے اور اگر کہیں ان عبادات کا تصور باقی رہ بھی گیا ہے تو بدعات کے ذریعے ان کی حقیقی شکل و صورت مسخ کردی گئی ہے۔ مثال کے طور پر عبادت کے ایک پہلو اذکار و وظائف ہی کو لیجئے اور غور فرمایئے کہ اس میں کیسے کیسے طریقوں سے کیسی کیسی من گھڑت باتیں شامل کردی گئیں ہیں۔ مثلاً:

○ فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے اجتماعی ذکر کرنا ○ مخصوص انداز میں آواز بلند اجتماعی ذکر کے حلقے قائم کرنا ○ ذکر کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک میں کمی بیشی کرنا ○ ڈیڑھ لاکھ مرتبہ آیت کریمہ کے ذکر کے لئے محفلیں منعقد کرنا ○ محرم کی شب ذکر کے لئے مخصوص کرنا ○ صفر کو منحوس سمجھ کر پہلے بدھ کو مغرب اور عشاء کے درمیان محفل ذکر قائم کرنا ○ 27 رجب کو شب معراج سمجھ کر ذکر کا اہتمام کرنا ○ 15 شعبان کو محفل ذکر منعقد کرنا ○ سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے ناموں کا ورد کرنا ○ سید عبدالقادر جیلانی سے منسوب ہفتہ بھر کے وظائف کا اہتمام کرنا ○ دعائے گنج العرش، دعائے جمیلہ، دعائے سریانی، دعائے عکاشہ، دعائے حزب البحر، دعائے امن، دعائے حبیب، عہد نامہ، درودِ تاج، درودِ ماہی، درودِ تنجینا، درودِ اکبر ہفت ہیکل شریف، چہل کاف، قدح معظم ومکرم اور شش قفل وغیرہ جیسے وظائف کا اہتمام کرنا، یہ تمام اذکار و وظائف ہمارے ہاں بسوں، گاڑیوں، سڑکوں اور عام دکانوں پر انتہائی کم داموں پر بکثرت فروخت ہونے والی کتب میں لکھے ہوئے ہوتے ہیں، جنہیں سیدھے سادے کم علم مسلمان لوگ بڑی عقیدت سے خریدتے اور احترام کے ساتھ اپنے پاس رکھتے ہیں اور حسبِ ضرورت تکلیف یا مصیبت کے وقت ان سے استفادہ کرتے ہیں۔ اذکار و وظائف کے علاوہ دوسری عبادات نماز، روزہ، حج، زکاۃ، عمرہ، قربانی وغیرہ کی بدعات کا معاملہ اس سے بھی چند قدم آگے ہے۔ زندگی کے باقی معاملات پیدائش، شادی، بیاہ، بیماری، موت، جنازہ، زیارتِ قبور، ایصالِ ثواب وغیرہ کی بدعات کا سلسلہ لامتناہی ہے جس کا تذکرہ ایک الگ کتاب کا متقاضی ہے۔ یوں بدعت حسنہ کے نام پر در آنے والی گمراہی اور جہالت کے طوفان نے اسلام کا ایک بالکل نیا، عجمی اور ہندووانہ ماڈل تیار کر دیا ہے اور یوں بدعتِ حسنہ بدعات کی طویل فہرست میں روز بروز اضافہ کا باعث بن رہی ہے۔

② اندھی تقلید:

ان پڑھ اور جاہل عوام کی کثیر تعداد محض اپنے آباؤ اجداد کی تقلید میں غیر مسنون افعال اور بدعات میں پھنسی ہوئی ہے اور یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کرتی کہ ان اعمال کا دین سے کیا تعلق ہے۔ ایسے لوگوں

کی ہر زمانے میں یہی دلیل رہی ہے:

﴿ بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَ نَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴾

''ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو ایسا کرتے پایا، لہٰذا ہم بھی ایسا ہی کر رہے ہیں۔''

بعض لوگ علماء سوء کی تقلید میں بدعات کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ بعض لوگ اپنے حکمرانوں، جن کی اکثریت دینی عقائد سے بے بہرہ اور بسا اوقات بیزار ہوتی ہے، کی تقلید میں مزاروں پر حاضری، فاتحہ خوانی، قرآن خوانی، محافل میلاد اور برسیوں وغیرہ جیسی بدعات میں شریک ہو جاتے ہیں کچھ لوگ رسم و رواج کی تقلید میں بدعات اختیار کئے ہوئے ہیں۔ تمام صورتوں میں اس گمراہی کا اصل سبب ایک ہی ہے، اندھی تقلید، خواہ وہ آباؤ اجداد کی ہو، علماء سوء کی یا سیاسی لیڈروں کی یا رسم و رواج کی۔

③ بزرگوں سے عقیدت میں غلو:

بزرگوں سے عقیدت میں غلو ہمیشہ دین میں بگاڑ کا باعث بنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نیک متقی اور صالح بندوں کی صحبت اور محبت نہ صرف جائز بلکہ دینی نقطہ نظر سے عین مطلوب ہے لیکن جب یہ محبت اندھی عقیدت کا رنگ اختیار کر لیتی ہے تو ان بزرگوں کی غلط اور غیر مسنون باتیں بھی ان کے معتقدین کو دین کا حصہ لگنے لگتی ہیں اور وہ کارِ ثواب سمجھ کر ان پر عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ حتی کہ ان بزرگوں کے خواب، ذاتی تجربات، مشاہدات اور حکایات وغیرہ سبھی کچھ عقیدت کے غلو میں دین کی سند سمجھ لی جاتی ہیں اور عوام الناس کے سامنے انہیں دین بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور یوں بدعی غیر مسنون افعال پھلنے پھولنے لگتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ برصغیر میں جب صوفیائے کرام دعوت اسلام لے کر پہنچے تو محسوس کیا کہ یہاں کے عوام (غیر مسلم) گانے بجانے اور موسیقی کے بہت دلدادہ ہیں چنانچہ صوفیاء نے مصلحتاً دعوت اسلام کے لئے سماع اور قوالیوں کا طریقہ ایجاد فرمایا، لہٰذا بزرگوں کا یہ فعل تب بھی جائز تھا اب بھی جائز ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اولاً اس قسم کی تمام حکایتیں محض افسانہ اور صوفیائے کرام پر بہتان تراشی کے سوا کچھ بھی نہیں، ثانیاً اگر اس نوعیت کا کوئی ایک آدھ واقعہ ہو بھی تو کسی بڑے سے بڑے بزرگ یا صوفی کا اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات کے

برعکس کوئی بھی فعل مسلمانوں کے لئے حجت نہیں ہوسکتا، خواہ بظاہر وہ کتنا ہی مبنی بر مصلحت اور پر از حکمت کیوں نہ ہو۔ غلو عقیدت میں بزرگوں اور صوفیوں کے غیر شرعی اقوال و اعمال کا دفاع عامۃ الناس میں بدعات کی ترویج اور اشاعت کا باعث بنا ہے۔

④ اختلافی مسائل کا مغالطہ:

بعض مصلحت پسند مبلغین بدعات کو اختلافی مسائل کہہ کر دانستہ یا نادانستہ طور پر معاشرے میں بدعات پھیلانے کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ یاد رہے اختلافی مسائل صرف وہی ہیں جن کے بارے میں دونوں طرف سے احادیث کی کوئی نہ کوئی دلیل موجود ہو۔ قطع نظر اس سے کہ ایک طرف صحیح حدیث ہو اور دوسری طرف ضعیف، لیکن دونوں طرف بہر حال کوئی نہ کوئی دلیل ضرور موجود ہوتی ہے۔ اختلافی مسائل کی مثال نماز میں رفع الیدین یا آمین بالجہر وغیرہ ہے۔ لیکن ایسے مسائل جن کے بارے میں کوئی صحیح حدیث تو کجا ضعیف سے ضعیف یا موضوع حدیث بھی پیش نہیں کی جاسکتی وہ اختلافی مسائل کیسے کہلا سکتے ہیں؟ رسم فاتحہ، رسم قل، دسواں، چالیسواں، گیارہویں، قرآن خوانی، میلاد، برسی، قوالی، صندل مالی، چراغاں، کونڈے، جھنڈے وغیرہ ایسے افعال ہیں، جن کا آج سے ایک صدی قبل کوئی تصور تک نہیں تھا ، لہٰذا ان بدعات کو "اختلافی مسائل" کہہ کر نظر انداز کرنا درحقیقت دین میں بدعات رائج کرنے کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔

⑤ سنّتِ صحیحہ سے لاعلمی:

رسول اکرم ﷺ کے احکامات پر عمل کرنا چونکہ ہر مسلمان پر فرض ہے اس لئے بیشتر لوگ رسول اکرم ﷺ کے نام سے منسوب کی گئی ہر بات کو سنت سمجھ کر اس پر عمل شروع کر دیتے ہیں، بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اس بات کی تحقیق کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے نام سے منسوب کی گئی بات واقعی آپ ﷺ ہی کی ہے یا آپ ﷺ کے نام سے غلط طور پر منسوب کی گئی ہے؟ عوام الناس کی اس کمزوری یا لاعلمی کے باعث بہت سی بدعات اور رسومات رائج ہوگئی ہیں جنہیں بعض لوگ نیک نیتی سے

دین سمجھ کر کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ہمارے علم میں بہت سے ایسے افراد ہیں جنہوں نے صحیح اور ضعیف احادیث کا فرق واضح ہو جانے کے بعد غیر مسنون افعال کو ترک کرنے اور مسنون افعال پر عمل کرنے میں لمحہ بھر تامل نہیں کیا۔ صحیح اور ضعیف احادیث کا شعور رکھنے والے حضرات پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ عوام کو اس فرق سے آ گاہ کریں اور انہیں بدعات کی اس دلدل سے نکالنے کے لئے بھرپور جدوجہد کریں۔ یہاں ہم اپنے ان بھائیوں کو بھی احساس ذمہ داری دلانا چاہتے ہیں جو دعوت دین کا فریضہ بڑی محنت اور خلوص سے سرانجام دے رہے ہیں، لیکن صحیح تحقیق نہ ہونے کے باوجود اپنی گفتگو میں ''حدیث میں آیا ہے'' یا ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے'' جیسے الفاظ کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! رسول اکرم ﷺ کی طرف کوئی قول منسوب کرنا بہت بڑی ذمہ داری کی بات ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جس نے جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کی وہ اپنی جگہ جہنم میں بنا لے۔'' (بحوالہ صحیح مسلم) پس عوام کی رہنمائی کرنے والوں کا فرض ہے کہ وہ مکمل تحقیق کے بعد سنت صحیح سے ثابت شدہ مسائل ہی لوگوں کو بتائیں اور عوام کا فرض یہ ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے نام سے منسوب کردہ ہر بات کو سنت سمجھ کر اس وقت تک نہ اپنائیں جب تک اس بات کا مکمل اطمینان نہ کر لیں کہ آپ ﷺ کے نام سے منسوب کردہ بات فی الواقع آپ ﷺ ہی کا فرمان ہے۔

⑥ سیاسی مصلحتیں:

آج کل دین کے حوالے سے سیاست کی وادی پرخار میں وطن عزیز کی قریباً تمام قابل ذکر دینی جماعتیں برسرِ پیکار ہیں جو جماعتیں اپنے مبلغ علم کی بناء پر خود شرک و بدعات میں مبتلا ہیں، ان کا تو ذکر ہی کیا، البتہ وہ دینی جماعتیں جو شرک و بدعات کی ہلاکت خیزیوں کا صحیح شعور رکھنے کے باوجود جمہور کی ناراضگی سے بچنے کے لئے اس مسئلہ پر سکوت یا مداہنت کا طرز عمل اختیار کئے ہوئے ہیں یعنی ''یوں بھی جائز تو ہے، لیکن نہ کرنا زیادہ بہتر ہے، فلاں صاحب اسے ناجائز سمجھتے ہیں، لیکن فلاں صاحب کے نزدیک یہ جائز ہے'' وغیرہ وغیرہ۔ اس روش نے عوام کے ذہنوں میں مسنون اور غیر مسنون اعمال کو گڈمڈ کر کے سنت کی اہمیت

بالکل ختم کردی ہے اوراس کے برعکس بدعات کی ترویج اور اشاعت کا راستہ ہموار کیا ہے۔ بعض مبلغین جو مسندِرسول ﷺ پر بیٹھ کرشرک وبدعات کی مذمت کرتے تھے سیاسی مقاصد کے حصول کی خاطر خود شرکیہ اور بدعی افعال کے مرتکب ہونے لگے، بعض علماء کرام جو کتاب وسنت کے داعی اور علمبردار تھے، سیاسی مجبوریوں کے نام پرلادین عناصر کی تقویت کا باعث بننے لگے۔ اسی طرح بعض دیگر دینی رہنما جوقوم کو منکرات کے خلاف جہاد کی دعوت دیتے تھے، خودمنکرات قبول کرنے کی ترغیب دلانے لگے۔ سیاسی مصلحتوں کے نام پر دینی جماعتوں اور بعض علمائے کرام کے قول وفعل کے اس تضاد نے شرک وبدعت کے خلاف ماضی میں کی جانیوالی طویل جدوجہد کوشدید نقصان پہنچایا ہے۔

OOO

فتنہ انکار حدیث

انکارِ حدیث کے معاملے میں یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ مسلمانوں میں سے بہت کم لوگ ایسے ہیں جو براہ راست سنت رسول ﷺ کی تشریعی حیثیت کا انکار کرتے ہیں البتہ ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جوسنت کے وجوب کا اقرار کرنے کے باوجود سنت سے گریز اور فرار کی راہ اختیار کرنے کے لئے احادیث پرمختلف اعتراضات کرکے ذخیرہ احادیث کو مشکوک اور ناقابل اعتماد ٹھہرانے کی مذموم کوششوں میں دن رات مصروف رہتے ہیں۔ منکرین حدیث کے اعتراضات کا مطالعہ کیا جائے تو شرعی احکامات قبول کرنے یا نہ کرنے کا نقشہ کچھ اس طرح سامنے آتا ہے جیسے شرعی احکامات کا جمعہ بازار لگا ہو اور ہر گاہک کو اس بات کی پوری آزادی حاصل ہو کہ وہ تمام چیزوں کو خوب ٹھونک بجا کر دیکھے اور جس جس چیز کو اپنے مزاج اور پسند کے مطابق پائے اسے اٹھالے اور جسے ناپسند کرے اور ناک بھوں چڑھا کر وہیں رکھ دے۔ چنانچہ منکرین حدیث کے ہاں عملاً یہی صورتحال نظر آتی ہے۔ کوئی صاحب معجزات کے منکر ہیں تو کوئی صاحب پانچ کی بجائے دونمازوں کو ہی کافی سمجھتے ہیں، کوئی صاحب تیس کی بجائے ایک یا دو روزے رکھنے

سے فرض پورا ہونے کے قائل ہیں تو کوئی صاحب حج اور قربانی کی بجائے فلاحی کاموں پر رقم خرچ کرنا بہتر سمجھتے ہیں۔ کوئی صاحب زکاۃ کی شرح حکومتِ وقت کی صوابدید پر گھٹانے بڑھانے کے قائل ہیں تو کوئی صاحب رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کو آپ ﷺ کی حیات طیبہ تک ہی محدود سمجھتے ہیں۔ کوئی صاحب قرآنی احکامات کی تفسیر اور تاویل کے لئے عہدِ جدید کے مفتیوں کو مسندِ تفسیر پر بٹھانا چاہتے ہیں تو کوئی صاحب یہ منصبِ جلیل حکومتِ وقت کو عطا فرما رہے ہیں۔ فتنہ انکارِ حدیث سے متاثر اور مغربی افکار و تہذیب سے مرعوب ترقی پسند دانشوروں نے بھی اپنا سارا زورِ قلم اور زورِ بیان احادیث کو مشکوک اور ناقابل اعتماد باور کرانے پر صرف کر دیا ہے تاکہ مشرقی معاشرے کو بھی وہی مادر پدر آزادی حاصل ہو جائے جو مغربی معاشرے کو حاصل ہے۔ عورتوں کی بے حجابی مرد و زن کی مخلوط محفلیں، ہر شعبہ حیات میں مرد و زن کے مساوی حقوق، گانا بجانا اور دیگر فحاشی اور بے حیائی پھیلانے والے کام نیز رشوت، سود، جوا، شراب اور زنا جیسے حرام کاموں کو بھی کسی نہ کسی طرح سند شریعت حاصل ہو جائے۔

ائمہ حدیث کی خدمات پر ایک نظر

منکرینِ حدیث کے اعتراضات کا جائزہ لینے سے قبل حفاظتِ حدیث کے لئے علمائے حدیث کی قربانیوں، کاوشوں اور جگر کاریوں پر ایک نظر ڈالنا بہت ضروری ہے۔ علم کی دنیا میں حفاظتِ حدیث ایک ایسا عظیم کارنامہ ہے جسے اغیار بھی خراجِ عقیدت پیش کرنے پر مجبور ہیں۔ مشہور مستشرق پروفیسر مارگریتھ کا یہ اعتراف کہ ''علم حدیث پر مسلمانوں کا فخر کرنا بجا ہے۔'' بلا سبب نہیں۔ مستشرق گولڈ زیہر نے علمائے حدیث کی خدمات کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے:

''محدثین نے دنیائے اسلام کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک اندلس سے وسطِ ایشیاء تک کی خاک چھانی اور شہر شہر، گاؤں گاؤں، چپہ چپہ کا پیدل سفر کیا تاکہ حدیثیں جمع کریں اور اپنے شاگردوں میں پھیلائیں، بلاشبہ ''رحال'' (بہت زیادہ سفر کرنے والے) اور ''جوال'' (بہت زیادہ گھومنے والے) جیسے القاب کے یہی لوگ مستحق ہیں۔''[1]

[1] محمڈن نیشن اسٹوڈین، جلد 2، صفحہ 177

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے صرف ایک حدیث کی تحقیق کے لئے مدینہ سے مصر کا سفر کیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث سننے کے لئے مسلسل مہینہ بھر کا سفر کیا۔ حضرت مکحول رحمہ اللہ نے علم حدیث حاصل کرنے کے لئے مصر، شام، حجاز اور عراق کا سفر کیا۔ امام رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''پہلی دفعہ طلبِ حدیث میں گھر سے نکلا تو سات سال تک سفر میں رہا۔'' امام ذہبی رحمہ اللہ نے امام بخاری رحمہ اللہ کے بارے میں لکھا ہے ''اپنے شہر بخارا کے علماء سے علم حدیث حاصل کرنے کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے بلخ، بغداد، مکہ، بصرہ، کوفہ، شام، عسقلان، حمص اور دمشق کے علماء سے علم حدیث حاصل کیا۔'' یحیٰی بن سعید القطان رحمہ اللہ نے طلبِ حدیث کی خاطر اپنے استاد شعبہ رحمہ اللہ کے پاس دس سال گزارے، نافع بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''میں امام مالک رحمہ اللہ کے پاس چالیس یا پینتیس سال تک بیٹھا رہا روزانہ صبح، دوپہر، شام اور پچھلے پہر حاضری دیتا۔'' امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''میں نے سعید بن میسیب رحمہ اللہ کی شاگردی میں بیس سال گزارے۔'' عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے گیارہ سو محدثین سے علم حدیث حاصل کیا۔ امام مالک رحمہ اللہ نے نوسو اساتذہ سے احادیث حاصل کیں۔ ہشام بن عبداللہ رحمہ اللہ نے سترہ سو محدثین سے فیض حدیث حاصل کیا۔ ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ نے آٹھ سو علمائے حدیث کے درس سے فیض حاصل کیا۔

علمائے حدیث نے طلب حدیث کی خاطر اپنی ساری ساری زندگیاں ایمان و ایقان کی نذر اس شان سے وقف کر رکھی تھیں کہ اس سعی جمیلہ میں گھر بار کی ساری پونجی لٹانے کے بعد بھی بڑی سے بڑی آزمائش ان کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہ کر سکی۔ امام مالک رحمہ اللہ اپنے استاد ربیعہ رحمہ اللہ کے بارے میں لکھتے ہیں ''علم حدیث کی تلاش اور جستجو میں ان کا حال یہ ہو گیا تھا کہ اپنے گھر کے چھت کی لکڑیاں تک بیچ ڈالیں اور اس حال سے بھی گزرے کہ خس و خاشاک کے ڈھیر سے کھجوروں کے ٹکڑے چن چن کر کھانے پڑے۔'' علم حدیث کے امام یحیٰی بن معین رحمہ اللہ نے علم حدیث حاصل کرنے میں ساڑھے دس لاکھ درہم کی رقم خرچ کر ڈالی اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ ان کے پاس پاؤں میں پہننے کے لئے جوتا تک باقی

نہ رہا۔ علی بن عاصم واسطی رحمہ اللہ نے طلب حدیث میں ایک لاکھ درہم، امام ذہبی رحمہ اللہ نے ڈیڑھ لاکھ، ابن رستم رحمہ اللہ نے تین لاکھ، ہشام بن عبداللہ رحمہ اللہ نے ساتھ لاکھ درہم، خرچ کیے۔ امام بخاری رحمہ اللہ جیسے صاحبِ ثروت اور نازونعم میں پرورش پانے والے شخص نے طلبِ حدیث کی خاطر غریب الوطنی میں کیسے کیسے وقت دیکھے، اس کا اندازہ امام موصوف کے ہم سبق، عمر بن حفص رحمہ اللہ کے بیان کردہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے ''بصرہ میں ہم محمد بن اسماعیل (بخاری) کے ساتھ احادیث لکھا کرتے تھے چند دنوں کے بعد محسوس ہوا کہ بخاری رحمہ اللہ کئی دن سے درس میں نہیں آرہے، تلاش ہوئی ہم لوگ ان کے گھر پہنچے تو دیکھا کہ ایک اندھیری کوٹھڑی میں پڑے ہیں، بدن پر ایسا لباس نہیں جسے پہن کر باہر نکل سکیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ زادِسفر ختم ہو چکا ہے، لباس تیار کرنے کے لئے بھی پیسے نہیں، آخر طلباء نے مل کر رقم جمع کی، بخاری رحمہ اللہ کے لئے کپڑا خرید کر لائے تب وہ ہمارے ساتھ درس گاہ میں آنے جانے لگے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علم حدیث کے حصول کے لئے یمن آئے تو ازار بند بُنتے اور انہیں بیچ کر اپنی ضروریات پوری کرتے رہے، جب فارغ ہو کر یمن سے جانے لگے تو نانبائی کے مقروض تھے، چنانچہ جوتا قرض میں دے دیا خود ننگے پاؤں پیدل روانہ ہو گئے۔ راستہ میں اونٹوں پر بوجھ لادنے اور اتارنے والے مزدوروں میں شریک ہو گئے جو مزدوری ملتی اسی سے گزارہ کرتے۔

طلبِ حدیث، اور اشاعتِ حدیث کے لئے علمائے حدیث کی جاں گسل مشقت اور قربانیوں کی داستان فقط ان کی شب و روز محنت اور فقر و فاقہ کی زندگی پر ہی ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اس راہِ دفا میں بیشتر محدثین کرام کو اپنے وقت کی جابر اور ظالم حکومتوں کے قہر و غضب کا نشانہ بھی بننا پڑا۔ بنی اُمیہ کے عہد حکومت میں (باستثنائے عہد عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ) محمد بن سیرین، حسن بصری، عبیداللہ بن ابی رافع، یحییٰ بن عبید اور ابن ابی کثیر رحمہ اللہ علیہم جیسے جلیل القدر محدثین کو امراء کے جور و ستم کا نشانہ بننا پڑا۔ بنو عباس کے عہد حکومت میں امام دارالہجرۃ مالک بن انس رحمہ اللہ کی ننگی پیٹھ پر کوڑے برسائے گئے۔ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ جیسے بلند پایہ محدث کے قتل کا حکم دیا گیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ کو گرفتار کر کے پیدل دارالخلافہ روانہ کیا

گیا، جہاں وہ قید و بند کی صعوبتوں میں بھی مبتلا رہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کتاب وسنت کی خاطر جو زہرہ گداز ستم اٹھائے وہ تاریخ اسلام کا بڑا ہی المناک باب ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا جنازہ جیل کی تنگ وتاریک کوٹھڑی سے اٹھا۔ اللہ تعالیٰ کی کروڑ ہا کروڑ رحمتیں نازل ہوں ان پاکباز ہستیوں پر، جنہوں نے حالات کی ساری ستم رانیوں کے باوجود حدیثِ رسول ﷺ کی شمع کو ہر زمانے کی تند و تیز آندھیوں سے محفوظ رکھنے کا حق ادا کیا۔

ان جانی و مالی قربانیوں کے ساتھ ساتھ علمائے حدیث کے علمی کارنامے بھی پیش نظر رہنے چاہئیں۔ حدیثِ رسول ﷺ کو قبول کرنے کے معاملے میں احتیاط کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گواہی کے بغیر کسی کی حدیث قبول نہیں فرماتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ راویٔ حدیث سے قسم لیا کرتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ احتیاط کی خاطر احادیث کم بیان فرماتے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حدیث بیان فرماتے تو احساس ذمہ داری سے ان کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ احتیاط کی خاطر حدیث بیان کرنے کے بعد ''اَوْ كَمَا قَالَ'' (یا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) کے الفاظ ادا فرماتے۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معمولی سا شک گزرتا کہ بڑھاپے کے باعث ان کا حافظہ کمزور ہو گیا ہے تو وہ احادیث بیان کرنا چھوڑ دیتے۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ان کے بڑھاپے کے زمانے میں حدیث سنانے کو کہا جاتا تو فرماتے ''ہم بوڑھے ہو چکے ہیں حافظہ کمزور ہو گیا ہے، حدیثِ رسول ﷺ بیان کرنا بڑا کٹھن کام ہے۔'' امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''ہم مدینہ کے بہت سے محدثین کو جانتے ہیں جو بعض ایسے ثقہ متقی اور پرہیزگار لوگوں سے بھی حدیث قبول نہ کرتے جنہیں اگر بیت المال کا محافظ بنا دیا جاتا تو ایک پیسے کی خیانت نہ کرتے۔'' مشہور محدث یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ کا قول ہے ''ہم بہت سے لوگوں پر لاکھوں درہم و دینار کا اعتبار کرنے کو تیار ہیں لیکن ان کی روایت کردہ احادیث قبول نہیں کر سکتے۔'' محدث معین بن عیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''میں نے امام مالک رحمہ اللہ سے جو حدیثیں روایت کی ہیں ان میں سے ایک ایک حدیث تیس تیس مرتبہ سنی ہے۔'' محدث

ابراہیم بن عبداللہ الہروی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''میں اپنے استاد ہشیم رحمہ اللہ سے جو حدیثیں روایت کرتا ہوں انہیں کم وبیش تیس تیس مرتبہ سنا ہے۔'' مشہور محدث ابراہیم بن سعید الجوہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''مجھے جب تک ایک ایک حدیث سو سو طریقوں سے نہیں ملتی میں اس حدیث کے بارے میں اپنے آپ کو یتیم خیال کرتا ہوں۔''

احادیث کی تحقیق وتدقیق کے معاملے میں علمائے حدیث نے جو کارنامے انجام دیئے ہیں وہ اس قدر حیران کن ہیں کہ عصر حاضر کے ''ترقی پسند'' اور ''دانشور'' ان کی گردِ پا کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ مشہور جرمن مستشرق ڈاکٹر اسپرنگر نے "اصابه فی احوال الصحابه" کے انگریزی مقدمہ میں لکھا ہے:

''کوئی قوم دنیا میں ایسی گزری نہ آج موجود ہے جس نے مسلمانوں کی طرح اسماء الرجال کا عظیم الشان فن ایجاد کیا ہو جس کی بدولت آج پانچ لاکھ آدمیوں کا حال معلوم ہوسکتا ہے۔''

محدثین کرام نے اسماء الرجال میں ایک ایک راوی کے عقیدہ، ایمان، اخلاق، پرہیزگاری، امانت، دیانت، صداقت، قوتِ حافظہ، صلاحیتِ فہم کو تحقیق کی کسوٹی پر پرکھا اور کسی بھی ستائش کی تمنا یا ملامت کے خوف سے بالاتر رہتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ احادیث وضع کرنے اور احادیث میں جھوٹ کی آمیزش کرنے والے لوگوں کے نام الگ الگ کردیئے، کسی حدیث میں راوی نے اپنی طرف سے کسی لفظ کا اضافہ کیا تو اس کی نشاندہی کی، کہیں سند کے تسلسل میں فرق آیا تو نہ صرف اسے واضح کیا بلکہ سند کے آغاز، اختتام یا وسط میں انقطاع کی بنیاد پر حدیث کے الگ الگ درجے بنائے، بدعتی اور بدعقیدہ لوگوں کی احادیث کو الگ درجہ دیا، وہمی اور کمزور حافظہ والے لوگوں کی احادیث کو الگ درجہ دیا۔ کہیں راویوں کے نام کنیت، لقب، آباؤ اجداد یا اساتذہ کے نام ایک جیسے آ گئے تو اس کے لئے الگ اصول وضع کئے اس طرح صحیح احادیث کے معاملہ میں بھی درجہ بندی کی گئی۔

اَمَرَنَا ، نُهِيْنَا نَفْعَلُ ، اَنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ

جیسے الفاظ پر مشتمل احادیث کی وضاحت کی گئی۔ راویوں کی تعداد کے اعتبار سے احادیث کو الگ

الگ نام دیئے گئے۔ صحیح لیکن بظاہر متعارض احادیث کے بارے میں قواعد بنائے گئے۔ احادیث روایت کرتے وقت اَخْبَرَنَا ، اَنْبَانَا ، حَدَّثَنَا، نَاوَلَنَا، ذَکَرَلَنَا، جیسے بظاہر ایک ہی مفہوم کے الفاظ الگ الگ مواقع اور کیفیت کے لئے مخصوص کئے گئے۔ علماء حدیث کی علمی کاوشوں کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حدیث کی حفاظت کے لئے علماء حدیث نے سو سے زیادہ علوم کی بنیاد ڈالی، جس پر اب تک ہزاروں کتابیں لکھی جاچکی ہیں۔

حدیث پر اعتراضات:

حفاظتِ حدیث کے لئے علماء حدیث کی جانی، مالی اور علمی مساعی جمیلہ پر ایک نظر ڈالنے کے بعد اب ہم اپنے اصل موضوع ''انکارِ حدیث'' کی طرف پلٹتے ہوئے منکرینِ حدیث کے اہم اعتراضات میں سے چند اہم اعتراضات یہاں نقل کر رہے ہیں:

① جو احادیث عقل کے خلاف ہیں، وہ ناقابل اعتماد ہیں۔

② جو احادیث قرآن کے خلاف ہیں، وہ ناقابل اعتماد ہیں۔

③ جو احادیث تاریخی حقائق کے خلاف ہیں، وہ ناقابل اعتماد ہیں۔

④ جو احادیث سائنسی تجربات اور مشاہدات کے خلاف ہیں، وہ ناقابل اعتماد ہیں۔

⑤ راویان حدیث تھے تو بہر حال انسان ہی، تمام تر احتیاط کے باوجود خطا کا امکان موجود ہے۔ لہٰذا محدثین کرام کی تحقیق پر مکمل اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔

⑥ جن احادیث میں عریانی کا تذکرہ ہے، وہ ناقابل اعتماد ہیں۔

⑦ صحیح احادیث کے ساتھ ساتھ کثیر تعداد میں ضعیف اور موضوع (من گھڑت) احادیث اس طرح گڈ مڈ ہوگئی ہیں کہ محدثین نے اپنی فہم و بصیرت کے مطابق جو احادیث قبول کیں وہ بھی قابل اعتماد نہیں۔

⑧ ائمہ حدیث میں سے اکثریت اہل فارس کی ہے، جنہوں نے ایرانی حکومت سے مل کر

اسلام کی تخریب کے لئے سازش کی اور بے شمار احادیث وضع کیں۔

⑨ احادیث کی تدوین رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کے دو یا اڑھائی سو سال بعد ہوئی، لہٰذا ان پر اعتماد کرنا ممکن نہیں۔

احادیث پر ان تمام اعتراضات کا تفصیلی جائزہ لینا یہاں ممکن نہیں، لہٰذا ہم یہاں سب سے زیادہ مقبول عام اور زبان زدِ عام اعتراض، جو کہ تدوینِ حدیث کے بارے میں ہے، کا مفصل جواب تحریر کرنے پر اکتفا کریں گے۔

تدوینِ حدیث:

کہا جاتا ہے کہ احادیث کی تدوین رسول اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے دو یا اڑھائی سو سال بعد اس وقت ہوئی جب امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ وغیرہ نے احادیث مرتب کرنے کا کام شروع کیا، لہٰذا ذخیرہ حدیث کسی طرح بھی قابل اعتماد نہیں۔

سب سے پہلے ہم یہ غلط فہمی دور کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں لکھائی یا کتاب کا رواج عام نہیں تھا اور لوگ محض اپنے حافظے پر اعتماد کرتے تھے۔ ذیل میں ہم ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسماء گرامی دے رہے ہیں جو دربارِ رسالت کے مستقل کاتب تھے۔ رسول اکرم ﷺ ان سے حسب ضرورت مختلف قبائل سے معاہدے یا خطوط یا رقوم کے حسابات یا سرکاری احکامات یا دینی مسائل لکھوانے کی خدمات لیا کرتے تھے، ہر صحابی کی الگ ڈیوٹی کا مفصل تذکرہ کتبِ تاریخ میں موجود ہے۔

1- حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ 2- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ 3- حضرت حصین بن نمیر رضی اللہ عنہ 4- حضرت جہیم بن صلت رضی اللہ عنہ 5- حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ 6- حضرت معقیب بن ابی فاطمہ رضی اللہ عنہ 7- حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ 8- حضرت علاء بن عقبہ رضی اللہ عنہ 9- حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ 10- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ 11- حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ 12- حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ 13- حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ 14- حضرت حنظلہ بن ربیع رضی اللہ عنہ 15-

حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ 16-حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ 17-حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

عہدِ رسالت کے بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو باقاعدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت پر مامور نہیں تھے لیکن لکھنا پڑھنا جانتے تھے، درج ذیل ہیں:

1 - حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ 2- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ 3- حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا 4- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما 5- حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ 6- حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ 7- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما 8- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ 9- حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ 10- حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ 11- حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ 12- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ 13- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ 14- حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ 15- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ 16- حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ 17- حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف خدمات بجالانے کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی اپنی رغبت اور خواہش کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال بھی لکھتے رہتے تھے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث لکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دربارِ رسالت میں عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بہت سی باتیں سنتے ہیں اور انہیں لکھ لیتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''لکھ لیا کرو، اس میں کوئی حرج نہیں۔'' حضرت ابو رافع مصری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث لکھنے کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''ایک شخص نے شکایت کی کہ اسے حدیثیں یاد نہیں رہتیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اپنے ہاتھ سے مدد لو۔'' (یعنی لکھ لیا کرو) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ''میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جو کچھ سنتا، لکھ لیا کرتا، تاکہ اسے یاد کر لیا کروں، قریش نے مجھے ایسا کرنے سے منع کیا اور کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں، کبھی غصہ میں بھی بات کر دیتے ہیں، چنانچہ میں نے لکھنا چھوڑ دیا۔'' پھر رسول اکرم

ﷺ کی خدمت میں اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جو کچھ مجھ سے سنو، ضرور لکھ لیا کرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میری زبان سے حق کے بغیر کچھ نہیں نکلتا۔'' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم ﷺ نے خاص طور پر اپنی ضرورت کے تحت غیر ملکی زبان اور تحریر سیکھنے کا حکم دے رکھا تھا۔ یہاں منع کتابت والی حدیث ﴿لَا تَكْتُبُوْا عَنِّيْ شَيْئًا غَيْرَ الْقُرْآنِ﴾ ''قرآن کے علاوہ مجھ سے کوئی بات نہ لکھو'' کی وضاحت کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ نزولِ قرآن کے وقت رسول اکرم ﷺ قرآنی آیات کے علاوہ ان کی تفسیر وتشریح میں جو کچھ ارشاد فرماتے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے ایک ہی جگہ لکھ لیتے تھے۔ ایک موقع پر نبی اکرم ﷺ نے پوچھا ''یہ کیا لکھ رہے ہو؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''وہی جو کچھ آپ ﷺ سے سنتے ہیں۔'' تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ ساتھ ایک اور بھی کتاب لکھی جا رہی ہے، اللہ کی کتاب علیحدہ کرو اور اسے خالص رکھو۔'' رسول اکرم ﷺ کے الفاظ سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآنی آیات اور ان کی تفسیر (احادیث) دونوں یکجا لکھ رہے تھے جسے آپ ﷺ نے الگ الگ رکھنے کا حکم دیا نہ یہ کہ احادیث لکھنے کی مطلقاً ممانعت فرمائی۔ جب قرآن مجید پوری طرح حفظ کر لیا گیا تو ممانعت کا حکم از خود ختم ہو گیا۔ اس کی تفصیل کے بعد ہم عہدِ نبوی (11ھ تک) میں کتابت اور تدوینِ حدیث کی مثالیں پیش کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ رسول اکرم ﷺ کے اقوال و افعال کے علاوہ وہ تحریریں جو آپ ﷺ نے خطوط، معاہدات نیز سرکاری حکام کے نام احکام و ہدایات کی شکل میں تیار کروائیں وہ سب احادیث کہلاتی ہیں۔

عہدِ نبوی ﷺ اور عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم (110ھ تک) میں کتابت وتدوینِ حدیث:

1- كتاب الصدقة:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں سرکاری حکام کو بھیجنے کے لئے کتاب الصدقہ تحریر کروائی، جس میں جانوروں کی زکاۃ کے مسائل تھے۔ (ترمذی)

2- صحیفہ عمرو بن حزم:

رسول اکرم ﷺ نے یمن کے گورنر حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو ایک صحیفہ لکھوا کر ارسال فرمایا، جس میں تلاوت قرآن، نماز، زکاۃ، طلاق، عتاق (غلام آزاد کرنا)، قصاص (مقتول کا بدلہ) دیت (مقتول کا خون بہا) نیز فرائض وسنن اور کبیرہ گناہوں کی تفصیل درج تھی۔ (احمد، ابوداؤ، نسائی، دارقطنی، دارمی، حاکم)

3- صحیفہ علی:

رسول اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک صحیفہ لکھوا کر عطا فرمایا تھا جس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے "واللہ! ہمارے پاس پڑھنے لکھنے کی کوئی کتاب نہیں سوائے اللہ تعالی کی کتاب اور اس صحیفہ کے، مجھے یہ صحیفہ رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمایا ہے، اس میں زکاۃ کے مسائل درج ہیں۔ (احمد)

4- صحیفہ وائل بن حجر:

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اپنے وطن حضرموت جانے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے نماز، روزہ، زکاۃ، نکاح، سود، شراب وغیرہ کے مسائل پر مشتمل صحیفہ تیار کروا کے عنایت فرمایا۔ (طبرانی)

5- صحیفہ سعد بن عبادہ:

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے خود رسول اللہ ﷺ سے احادیث سن کر یہ صحیفہ مرتب کیا تھا۔ (ترمذی)

6- صحیفہ سمرہ بن جندب:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے یہ صحیفہ رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں ہی مرتب فرمایا، جو بعد میں ان کے بیٹے حضرت سلمان رحمہ اللہ کے حصہ میں آیا۔ (حفاظتِ حدیث)

7- صحیفہ جابر بن عبداللہ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا مرتب کردہ یہ صحیفہ مناسک حج کی احادیث پر مشتمل تھا۔ (مسلم)

8- صحیفہ انس بن مالک :

رسول اللہ ﷺ کے خادم خاص حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ سے خود احادیث سنیں اور لکھیں پھر رسول اللہ ﷺ کو سنا کران کی تصدیق بھی کروائی۔ (حاکم)

9- صحیفہ عبداللہ بن عباس :

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس احادیث پر مشتمل کئی کتب تھیں۔ (ترمذی) جب عبداللہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ان کے پاس ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر کتب تھیں۔ (ابن سعد)

10- صحیفہ صادقہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس احادیث کا بہت بڑا ذخیرہ تھا جس کے بارے میں وہ خود فرمایا کرتے تھے ''صادقہ وہ کتاب ہے جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے براہ راست سن کر لکھا ہے۔'' (دارمی) [1]

11- صحیفہ عمر بن خطاب :

اس صحیفہ میں صدقات و زکاۃ کے احکامات درج تھے۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ کتاب خود پڑھی تھی۔'' (مؤطا امام مالکؒ)

12- صحیفہ عثمان :

اس صحیفہ میں زکاۃ کے جملہ احکام درج تھے۔ (بخاری)

13- صحیفہ عبداللہ بن مسعود :

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبدالرحمٰن حلفاً فرمایا کرتے تھے کہ یہ صحیفہ ان کے والد نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔ (آئینہ پرویزیت)

---

[1] سید ابوبکر غزنویؒ کی تحقیق کے مطابق صحیفہ صادقہ میں پانچ ہزار تین سو چوہتر (5374) سے زائد احادیث تھیں۔ یاد رہے کہ بخاری و مسلم کی غیر مکرر حدیثوں کی تعداد چار ہزار سے زیادہ نہیں۔ (کتابتِ حدیث، عہدِ نبویؐ میں)

14- مسند ابوھریرہ :

اس کے نسخے عہدِ صحابہ ہی میں لکھے گئے اس کی ایک نقل حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے والد عبدالعزیز بن مروان رحمہ اللہ گورنر مصر (وفات 86ھ) کے پاس موجود تھی۔ (بخاری)

15- خطبہ فتح مکہ :

ایک یمنی باشندے ابوشاہ کی درخواست پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مفصل خطبہ قلم بند کرنے کا حکم دیا۔ (بخاری)

16- روایات حضرت عائشہ صدیقہ :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایات، ان کے شاگرد عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے قلمبند کیں۔ (دیباچہ انتخاب حدیث)

17- صحیفہ صحیحہ :

یہ صحیفہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرتب کر کے اپنے شاگرد ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کو املا کرایا اس میں 138 احادیث ہیں جن کا زیادہ تر تعلق اخلاقیات سے ہے۔ یہ صحیفہ ہندوپاک میں شائع ہو چکا ہے۔ یاد رہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات 59ھ میں ہوئی جس کا مطلب ہے کہ یہ گراں قدر تاریخی تالیف عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی مایہ ناز یادگار ہے۔ اس صحیفہ کا ایک نسخہ جو چھٹی صدی میں لکھا گیا تھا نامور محقق جناب ڈاکٹر حمید اللہ صاحب (مقیم پیرس) نے دمشق کے مکتبہ ظاہریہ سے دریافت کیا جبکہ اس صحیفہ کا دوسرا نسخہ جو بارھویں صدی میں لکھا گیا تھا موصوف ہی نے برلن لائبریری سے دریافت کیا۔ دونوں قلمی نسخوں کا مقابلہ کرنے پر معلوم ہوا کہ دونوں نسخوں کی تمام احادیث میں سر مو فرق نہیں۔ صحیفہ صحیحہ جسے صحیفہ ہمام بن منبہ'' بھی کہا جاتا ہے، کی تمام احادیث نہ صرف مسند احمد میں حرف بحرف موجود ہیں بلکہ تمام احادیث صحاح ستہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ملتی ہیں گویا صحیفہ صحیحہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ احادیث عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں لکھی جاتی تھیں نیز صحیفہ کی تمام

احادیث کا مسند احمد اور صحاح ستہ کی دوسری کتابوں میں من وعن ایک ہی جیسے الفاظ کے ساتھ موجود ہونا احادیث کی صحت کا بہت بڑا ثبوت ہے۔

18- صحیفه بشیر بن نهیک :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک دوسرے شاگرد بشیر بن نہیک رحمہ اللہ نے مرتب کیا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کر اس کی تصدیق کروائی۔(جامع بیان العلم)

19- مکتوبات حضرت نافع :

مکتوبات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے املا کروائے اور حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے تحریر کیئے۔(دارمی)

20- خطوطِ وثائق:

احادیث کے باقاعدہ کتابی ذخیروں کے علاوہ آپ کے تحریر کروائے ہوئے خطوط و وثائق کی تعداد سینکڑوں میں ہے جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

(ا) دستوری معاہدہ: ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کی بنیاد رکھتے ہی آپ ﷺ نے مسلموں اور غیر مسلموں کے حقوق وفرائض پر مشتمل 53 دفعات کا ایک دستوری معاہدہ طے کیا جسے تحریر کروایا گیا۔(ابن ہشام)

(ب) صلح حدیبیہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے قیصر و کسریٰ، مقوقس اور نجاشی کے علاوہ بحرین، عمان، دمشق، یمامہ، نجد، دومۃ الجندل اور قبیلہ حمیر کے حاکموں کو دعوتی خطوط ارسال فرمائے۔(رسول اللہ ﷺ کی سیاسی زندگی)

(ج) ایک لشکر کو جنگ پر روانہ فرماتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے لشکر کے سردار کو ایک خط لکھوا کر دیا اور فرمایا فلاں جگہ پر پہنچنے سے پہلے اسے نہ پڑھا جائے اس مقام پر پہنچ کر لشکر کے سردار نے خط کھولا اور لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کا حکم پڑھ کر سنایا۔(بخاری)

(د) دوران ہجرت سراقہ بن مالک کو پروانہ امن لکھ کر دیا۔(ابن ہشام)

(ہ) اپنے غلام حضرت رافع رضی اللہ عنہ اور حضرت علائی رضی اللہ عنہ کو آزاد کرتے وقت تحریری پروانہ آزادی عنایت فرمایا۔ (مقدمہ صحیفہ صحیحہ، مسند احمد)

(و) 2ھ میں قبیلہ بنی ضمرہ، 5ھ میں فرازہ اور بنی غطفان، 6ھ میں قریش مکہ اور 9ھ میں اکیدر بن عبدالملک سے تحریری معاہدے طے کیے گئے۔ (طبرانی، ابن سعد، ابن ہشام، الوثائق)

(ز) یہود خیبر کو ایک صحابی کے قتل کرنے پر دیت ادا کرنے کا تحریری حکم جاری فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

(ح) گورنر یمن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے لڑکے کی وفات پر تحریری تعزیت نامہ ارسال فرمایا۔ (مستدرک حاکم)

(ط) حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ کے لئے غلّہ کی ترسیل نہ روکنے کی تحریری ہدایت جاری فرمائی۔ (فتح الباری)

(ی) حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو جبل قدس کے دامن میں جگہ دینے کے لئے تحریری حکم نامہ جاری فرمایا۔ (ابوداؤد)

(ک) مختلف قبائل کے نام دیت کے مسائل لکھوا کر ارسال فرمائے۔ (مسلم)

عہدِ تابعین (181ھ تک) میں کتابت و تدوینِ حدیث:

عہدِ تابعین میں ائمہ حدیث کی ایک ایسی جماعت تیار ہوگئی جس نے عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں لکھی اور جمع کی گئی احادیث پر مشتمل احادیث کو بھی شامل کر کے احادیث کے ضخیم مجموعے تیار کر دیئے۔ اس دور کی چند تحریریں درج ذیل ہیں:

1- حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے غزوات کے بارے میں احادیث کا مجموعہ مرتب کیا۔ (تہذیب التہذیب، ج7)

2- حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے دیت کے بارے میں احادیث جمع کیں۔ (بیہقی)

3- حضرت خالد بن معدان الکلاعی رحمہ اللہ نے مختلف احادیث جمع کیں۔ (تذکرۃ الحفاظ، ج1)

4- حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی مرویات کا مجموعہ تیار کیا۔ (تہذیب التہذیب)

5- حضرت سلمان لشکری رحمہ اللہ نے بھی حضرت جابر بن عبداللہ کی احادیث کا ایک مجموعہ تیار کیا۔ (تہذیب التہذیب)

6- حضرت ابوالزناد رحمہ اللہ نے اپنے استاد سے حلال و حرام کے متعلق تمام احادیث تحریر کیں۔ (جامع بیان العلم، ج1)

7- امام مالک رحمہ اللہ نے حدیث شریف کا مستند مجموعہ "مؤطا امام مالک" کے نام سے مرتب کیا، جسے کتبِ احادیث میں نمایاں مقام حاصل ہے۔

8- محمد بن مسلم بن شہاب زہری رحمہ اللہ نے زمانہ طالب علمی میں سنن و آثارِ صحابہ قلمبند کئے۔ (جامع بیان العلم، ج1)

9- حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنے عہدِ خلافت (صفر 99ھ رجب 101ھ) میں تدوینِ حدیث کے لئے حکومتی سطح پر اہتمام فرمایا۔ اس مقصد کے لئے اسلامی مملکت کے تمام ماہر محدثین کو احادیث کی جمع و تدوین کا فرمان جاری کیا جس کے نتیجے میں احادیث کے بہت سے مجموعے دارالخلافہ دمشق میں پہنچ گئے۔ ان مجموعوں کی تحقیق و ترتیب جلیل القدر تابعی اور مشہور محدث محمد بن مسلم بن شہاب زہری (وفات 124ھ) نے کی اور ان کی نقول مملکت اسلامیہ کے گوشے گوشے میں پھیلا دی گئیں۔

اس عہدِ مبارک میں تدوینِ حدیث پر کام کرنے والے دوسرے محدثین کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

1- عبدالعزیز بن جریج البصری رحمہ اللہ، مکہ میں رہائش پذیر تھے، 150ھ میں وفات پائی۔

2- محمد بن اسحاق رحمہ اللہ، مدینہ منورہ میں رہائش پذیر تھے، 151ھ میں وفات پائی۔

3- سعید بن راشد رحمہ اللہ یمن میں رہائش پذیر تھے، 153ھ میں وفات پائی۔

4- سعید بن عروبہ رحمہ اللہ بصرہ میں رہائش پذیر تھے، 156ھ ہجری میں وفات پائی۔

5- عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی رحمہ اللہ شام میں رہائش پذیر تھے، 157ھ میں وفات پائی۔

6- محمد بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ مدینہ منورہ میں رہائش پذیر تھے، 158ھ میں وفات پائی۔

7- ربیع بن صبیح رحمہ اللہ بصرہ میں رہائش پذیر تھے، 160ھ میں وفات پائی۔

8- سفیان ثوری رحمہ اللہ کوفہ میں رہائش پذیر تھے، 161ھ میں وفات پائی۔

9- حماد بن ابی سلمہ رحمہ اللہ بصرہ میں رہائش پذیر تھے، وہیں 167ھ میں وفات پائی۔

10- مالک بن انس رحمہ اللہ مدینہ منورہ میں رہائش پذیر تھے، 179ھ میں وفات پائی۔

11- امام شعبی، امام زہری، امام مکحول اور قاضی ابوبکر حزمی رحمہم اللہ کی قابل قدر تصانیف عہدِ تابعین ہی کی یادگار ہیں۔ (حفاظتِ حدیث)

12- جامع سفیان ثوری، جامع ابن المبارک، جامع امام اوزاعی، جامع ابن جریج، مسند ابوحنیفہ، کتاب الخراج قاضی ابویوسف، کتاب الآثار امام محمد جیسی بلند پایہ کتب اسی عہد میں لکھی گئیں۔ (آئینہ پرویزیت، حصہ چہارم)

عہدِ تابعین کے بعد:

عہدِ تابعین (181ھ) میں تدوینِ حدیث کی ان انقلاب آفرین کوششوں کے بعد یہ کام اس قدر تیزی سے ہوا کہ تیسری صدی میں صرف مسند [1] کی طرز پر مرتب کی گئی کتب کی تعداد سو سے زائد ہے۔ اسی عہدِ مبارک میں حدیث شریف کی سب سے زیادہ مقبول اور متداول کتب سنن دارمی، صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی مرتب کی گئیں۔ [2]

مذکورہ بالا حقائق کے پیشِ نظر ہم پورے یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ:

اولاً: احادیث صحیحہ کا غالب ترین حصہ رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں لکھا جا چکا تھا۔

ثانیاً: چونکہ عہدِ نبوی ﷺ اور عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا تمام تحریری سرمایہ تابعین کی مرتب کردہ کتب میں موجود ہے، لہٰذا کتابتِ حدیث اور تدوینِ حدیث کی مساعی جمیلہ میں عہدِ نبوی ﷺ سے لے کر آج

---

[1] مسند حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں تمام احادیث حروفِ تہجی کے اعتبار سے الگ الگ صحابہ کرام کے نام سے ترتیب دی گئی ہوں۔

[2] مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو، تدوینِ حدیث از مناظر احسن گیلانی، مقدمہ انتخابِ حدیث از عبدالغفار حسن عمر پوری، تاریخ تدوینِ حدیث از ڈاکٹر محمد زبیر صدیقی، حفاظتِ حدیث از ڈاکٹر خالد علوی، آئینہ پرویزیت از مولانا عبدالرحمٰن کیلانی

تک کہیں بھی انقطاع اور تعطل پیدا نہیں ہوا۔

ثالثاً : احادیثِ صحیحہ کا جو ذخیرہ آج ہمارے پاس موجود ہے وہ بلاشبہ مَن وعَن ایک محفوظ اور مضبوط زنجیر کی باہم مربوط کڑیوں کے ذریعہ رسول اکرم ﷺ کی ذات بابرکات سے بعد میں آنے والی نسلوں میں منتقل ہوا ہے۔

قارئین کرام! اندازہ فرمایئے کہ رسول اکرم ﷺ کے دو یا اڑھائی سو سال بعد تدوینِ حدیث کا پروپیگنڈہ کس قدر بے بنیاد اور من گھڑت ہے۔ درحقیقت حدیث کے خلاف اس ساری سعی نامراد کا اصل مقصد مذکورہ بالا یا دیگر تمام اعتراضات کے پردے میں مسلم معاشرے کو کتاب وسنت کی پابندیوں سے آزاد کرانا اور مغرب کی مادر پدر آزاد تہذیب کو مسلمانوں پر مسلط کرنا ہے جس میں منکرین حدیث ان شاء اللہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکیں گے۔

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

***

مختصر اصطلاحات حدیث
حدیث
رسول اللہ ﷺ کا فرمان "قولی حدیث" آپ ﷺ کا عمل "فعلی حدیث" اور آپ ﷺ کی اجازت "تقریری حدیث" کہلاتی ہے
مرفوع
جس حدیث میں صحابی رسول اللہ ﷺ کا نام لے کر حدیث بیان کرے "مرفوع" کہلاتی ہے
موقوف
جس حدیث میں صحابی رسول اللہ ﷺ کا نام لیے بغیر حدیث بیان کرے یا اپنے خیال کا اظہار کرے "موقوف" کہلاتی ہے۔
آحاد
جس حدیث کے راوی تعداد میں متواتر حدیث کے راویوں سے کم ہوں "آحاد" کہلاتی ہے۔ آحاد کی تین قسمیں ہیں☆
متواتر
جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں اتنے ہوں جن کا جھوٹ پر اکٹھے ہونا ممکن نہ ہو "متواتر" کہلاتی ہے
مقبول
جس حدیث میں راویوں کی دیانت اور سچائی تسلیم ہو "مقبول" کہلاتی ہے۔
غیر مقبول
جس حدیث کے راویوں کی دیانت اور سچائی مشتبہ ہو "غیر مقبول" کہلاتی ہے۔
حسن
جس حدیث کے راوی صحیح حدیث کے راویوں کی نسبت حافظے میں کم ہوں، باقی شرائط وہی ہوں "حسن" کہلاتی ہے۔
صحیح
جس حدیث کے راوی ثقہ، پرہیزگار اور قابل اعتبار حافظہ کے مالک ہوں اور سند متصل ہو، "صحیح" کہلاتی ہے۔
ضعیف
درجہ ۱
جسے بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہو (متفق علیہ)
درجہ ۲
جسے صرف بخاری نے روایت کیا ہو
درجہ ۳
جسے صرف مسلم نے روایت کیا ہو
درجہ ۴
جسے بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق کسی دوسرے محدث نے روایت کیا ہو
درجہ ۵
جسے صرف بخاری کی شرائط کے مطابق کسی دوسرے محدث نے روایت کیا ہو
درجہ ۶
جسے صرف مسلم کی شرائط کے مطابق کسی دوسرے محدث نے روایت کیا ہو
درجہ ۷
جسے بخاری اور مسلم کے علاوہ دوسرے محدثین نے صحیح سمجھا ہو
معلق
جس حدیث کا ایک یا سارے راوی ابتدائے سند سے منقطع ہوں
منقطع
جس حدیث کا ایک یا ایک سے زیادہ راوی مختلف مقامات سے ساقط ہوں
مرسل
جس حدیث کا راوی آخر سند سے ساقط ہو یعنی تابعی کے بعد صحابی کا نام نہ ہو
معضل
جس حدیث کے دو یا دو سے زائد راوی اکٹھے سند کے درمیان سے منقطع ہوں
موضوع
جس حدیث کے راوی کا حدیث کے معاملے میں جھوٹ بولنا ثابت ہو
متروک
جس حدیث کے راوی پر صرف جھوٹ کی تہمت ہو لیکن حدیث کے معاملے میں جھوٹ ثابت نہ ہو
شاذ
ایک ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی اور ضابطہ کی مخالفت کرے
منکر
جس حدیث کا راوی واہمی یا فاسق یا بدعتی ہو
اصطلاحات کتب
۱- صحاح ستہ حدیث کی چھ کتب بخاری، مسلم، ابوداود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کو غلبہ صحت کی بناء پر "صحاح ستہ" کہا جاتا ہے۔
۲- جامع جس حدیث میں اسلام کے متعلق تمام مباحث، عقائد، احکام، تفسیر، جنت، دوزخ وغیرہ موجود ہوں، "جامع" کہلاتی ہے۔
۳- سنن جس کتاب میں صرف احکامات کے متعلق احادیث جمع کی گئی ہوں "سنن" کہلاتی ہیں۔ مثلاً سنن ابی داؤد
۴- مسند جس کتاب میں ترتیب وار ہر صحابی کی احادیث یک جا کر دی گئی ہوں "مسند" کہلاتی ہے۔ مثلاً مسند احمد
۵- مستخرج جس کتاب میں ایک کتاب کی احادیث کسی دوسری سند سے روایت کی جائیں "مستخرج" کہلاتی ہیں۔ مثلاً مستخرج الاسماعیلی البخاری
۶- مستدرک جس کتاب میں ایک محدث کی قائم کردہ شرائط کے مطابق وہ احادیث جمع کی جائیں جو اس محدث نے اپنی کتاب میں درج نہ کی ہوں "مستدرک" کہلاتی ہے۔ مثلاً مستدرک حاکم
۷- اربعین جس کتاب میں چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں "اربعین" کہلاتی ہے۔ مثلاً اربعین نووی۔
☆ جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں دو سے زائد رہے ہوں "مشہور"، جس کے راوی کسی زمانے میں کم سے کم دو رہے ہوں "عزیز"، جس حدیث کے راوی کسی زمانے میں ایک رہا ہو "غریب" کہلاتی ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مَنْ اَطَاعَنِیْ
دَخَلَ الْجَنَّۃَ
(رواہ البخاری)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"جس نے میری اطاعت کی
وہ جنت میں داخل ہوگا۔"
(اسے بخاری نے روایت کیا ہے)

اَلنِّيَّةُ

نیت کے مسائل

مسئلہ 1 اعمال کے اجر و ثواب کا دار و مدار نیت پر ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَ إِنَّمَا لِكُلِّ امْرِيءٍ مَآ نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوْ اِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے، ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اُس نے نیت کی، لہٰذا جس شخص نے دنیا حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی اسے دنیا ملے گی اور جس نے کسی عورت سے نکاح کے لئے ہجرت کی اسے عورت ہی ملے گی، پس مہاجر نے جس مقصد کے لئے ہجرت کی اسی چیز کے لئے سمجھی جائے گی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ لاَ يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَ اَمْوَالِكُمْ وَ لٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ اَعْمَالِكُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تمہاری شکل و صورت اور مالوں (کی مقدار) کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال (کے خلوص) کو دیکھتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] باب كيف كان بدء الوحی الی رسول الله ﷺ

[2] كتاب البر والصلة ، باب المسلم اخو المسلم لا يظلمه و لا يخذله

تَعْرِيْفُ السُّنَّةِ

سنت کی تعریف

مسئلہ 2 سنت کا لغوی معنی طریقہ یا راستہ ہے۔(خواہ اچھا ہو یا بُرا)

عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ لَهُ اَجْرُهُ وَ مِثْلَ اُجُوْرِهِمْ مِنْ غَیْرَ اَنْ یَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَ مَنْ سَنَّ سُنَّةً سَیِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ عَلَیْهِ وِزْرُهُ وَ مِثْلُ اَوْزَارِهِمْ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْئًا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1] (صحیح)

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے کوئی اچھا طریقہ جاری کیا اور اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا، تو جاری کرنے والے کو اپنے عمل کا ثواب بھی ملے گا اور اس اچھے طریقے پر چلنے والے دوسرے لوگوں کے عمل کا ثواب بھی ملے گا جبکہ عمل کرنے والے لوگوں کے اپنے ثواب میں سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور جس شخص نے کوئی برا طریقہ جاری کیا جس پر اس کے بعد عمل کیا گیا تو اس پر اپنا گناہ بھی ہوگا اور ان لوگوں کا گناہ بھی جنہوں نے اس پر عمل کیا جبکہ برے طریقے پر عمل کرنے والے لوگوں کے اپنے گناہوں سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 3 شرعی اصطلاح میں سنت کا مطلب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

---

[1] صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 172

[2] کتاب النکاح ، باب الترغیب فی النکاح

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے میرے طریقہ پر چلنے سے گریز کیا وہ مجھ سے نہیں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ ﷺ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ لِيَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نمازِ جنازہ پڑھی، تو انہوں نے اس میں سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا ''(میں نے یہ اس لئے پڑھی ہے تاکہ) لوگوں کو علم ہو جائے کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 4 سنت کی تین قسمیں ہیں ① سنتِ قولی ② سنتِ فعلی ③ سنتِ تقریری۔

مسئلہ 5 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ارشادِ مبارک ''سنتِ قولی'' کہلاتا ہے، جس کی مثال درج ذیل ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لاَّ يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر کھانا کھانے سے پہلے ''بسم اللہ'' نہ پڑھی جائے، تو شیطان اس کھانے کو اپنے لئے حلال سمجھ لیتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 6 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل مبارک کو ''سنتِ فعلی'' کہتے ہیں، جس کی مثال درج ذیل ہے۔

عَنْ نُعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا اِذَا قُمْنَا

---

[1] كتاب الجنائز ، باب قرأة فاتحة الكتاب على الجنازة

[2] كتاب الاطعمة ، باب التسمية على الطعام

لِلصَّلاۃِ فَاِذَا اسْتَوَیْنَا کَبَّرَ)) رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ ❶ (صحیح)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو رسول اللہ ﷺ ہماری صفیں درست فرماتے ، جب ہم سیدھے کھڑے ہوجاتے تو ''اللہ اکبر'' کہہ کر نماز شروع فرماتے ۔اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 7 رسول اکرم ﷺ کی موجودگی میں جو کام کیا گیا ہو اور آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی ہو یا اس پر اظہار پسندیدگی کیا ہو، اسے ''سنت تقریری'' کہتے ہیں، جس کی مثال درج ذیل ہے۔

عَنْ قَیْسِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ رَأٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رَجُلاً یُصَلِّیْ بَعْدَ صَلاۃِ الصُّبْحِ رَکْعَتَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((صَلاۃُ الصُّبْحِ رَکْعَتَانِ)) فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ لَمْ اَکُنْ صَلَّیْتُ الرَّکْعَتَیْنِ اللَّتَیْنِ قَبْلَھُمَا فَصَلَّیْتُھُمَا الْآنَ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ. رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ ❷

(صحیح)

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو صبح کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تو فرمایا ''صبح کی نماز تو دو رکعت ہے'' اس آدمی نے جواب دیا ''میں نے فرض نماز سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں، لہٰذا اب پڑھی ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ یہ جواب سن کر خاموش ہوگئے۔ (یعنی اس کی اجازت دے دی) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

❶ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 619

❷ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1128

اَلسُّنَّــــةُ فِیْ ضَــوْءِ الْقُــرْآنِ

سنت قرآن مجید کی روشنی میں

مسئلہ 8 دین کے معاملے میں رسول اکرم ﷺ کے حکم کی اطاعت کرنا فرض ہے۔

﴿ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَ لاَ تَوَلَّوْاعَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ○﴾ (20:8)

"اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور بات سن لینے کے بعد اس سے منہ نہ موڑو۔" (سورہ انفال، آیت نمبر 20)

﴿ وَ اَقِیْمُوا الصَّلاَۃَ وَ آتُوا الزَّکَاۃَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ○﴾ (56:24)

"نماز قائم کرو، زکاۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو، امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔" (سورہ نور، آیت نمبر 56)

﴿ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَ مَنْ تَوَلّٰی فَمَا اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ○﴾ (80:4)

"جس نے رسول اللہ کی اطاعت کی اس نے دراصل اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے رسول کی اطاعت سے منہ پھیرا (اس کا وبال اسی پر ہوگا) ہم نے آپ کو ان پر پاسبان بنا کر نہیں بھیجا۔" (سورہ نساء، آیت نمبر 80)

﴿ وَ مَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلاَّ لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ﴾ (64:4)

"ہم نے جو بھی رسول بھیجا ہے وہ اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔" (سورہ نساء، آیت نمبر 64)

﴿وَ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ ﴾ (132:3)

''اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 132)

﴿ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلاً ○﴾ (59:4)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں، پھر اگر تمہارے درمیان کبھی معاملہ میں اختلاف پیدا ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پلٹا دو اگر تم واقعی اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہی ایک صحیح طریقہ ہے اور ثواب کے لحاظ سے بھی اچھا ہے۔'' (سورہ نساء، آیت نمبر 59)

وضاحت : اللہ تعالی کی طرف لوٹانے کا مطلب قرآن پاک کی طرف رجوع کرنا ہے اور رسول کی طرف لوٹانے کا مطلب آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں آپ ﷺ کی ذات مقدس تھی، لیکن آپ ﷺ کی وفات کے بعد اس سے مراد آپ کی سنت مطہرہ اور احادیث مبارکہ ہیں۔

﴿ فَلاَ وَ رَبِّکَ لاَ یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لاَ یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○﴾ (65:4)

''اے محمدؐ! تمہارے رب کی قسم، لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے (تمام) باہمی اختلافات میں تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں پھر جو بھی فیصلہ تم کرو اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں، بلکہ سر بسر تسلیم کر لیں۔'' (سورہ نساء، آیت نمبر 65)

﴿یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لاَ تُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ ○﴾ (33:47)

اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو (اور اطاعت سے منہ موڑ کر) اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔'' (سورہ محمد، آیت نمبر 33)

﴿وَ مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ○﴾ (7:59)

”جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے تمہیں روک دے اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔“ (سورہ حشر، آیت نمبر 7)

مسئلہ 9 رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اور اتباع، کامیابی کی ضمانت ہے۔

﴿ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝﴾ (52:24)

”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اللہ سے ڈریں اور اس کی نافرمانی سے بچیں، وہی کامیاب ہیں۔“ (سورہ نور، آیت نمبر 52)

﴿ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝﴾ (51:24)

”ایمان لانے والوں کا کام تو یہ ہے کہ جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جائیں تا کہ رسول ان کے معاملات کا فیصلہ کرے تو وہ کہہ دیں ہم نے بات سن لی اور اطاعت اختیار کی، ایسے لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔“ (سورہ نور، آیت نمبر 51)

﴿ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝﴾ (71:33)

”جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔“ (سورہ احزاب، آیت نمبر 71)

﴿ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ (13:4)

”جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اللہ اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔“ (سورہ نساء، آیت نمبر 13)

مسئلہ 10 اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق کئے گئے اعمال کا بھرپور اجر و ثواب ملے گا۔

﴿ وَ اِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (14:49)

”اگر تم لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے تو تمہارے اعمال کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہیں کرے گا (اطاعت کرنے والوں کے لئے) اللہ یقیناً بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔“ (سورہ حجرات، آیت نمبر 14)

مسئلہ 11 گناہوں کی مغفرت رسول اکرم ﷺ کے اتباع کے ساتھ مشروط ہے۔

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (31:3)

”اے نبی! ان سے کہہ دو کہ اگر تم (حقیقت میں) اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں کو معاف فرمائے گا، وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔“ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 31)

مسئلہ 12 اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کرنے والے لوگ قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیک لوگوں کے ساتھ ہوں گے۔

﴿ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴾ (69:4)

”جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے وہ (قیامت کے دن) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین، ان لوگوں کی رفاقت کتنی اچھی ہے۔“ (سورہ نساء، آیت نمبر 69)

مسئلہ 13 اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ پر ایمان لانے کے باوجود بعض لوگ عملاً اللہ اور رسول ﷺ کا حکم نہیں مانتے، ایسے لوگ مومن نہیں۔

﴿ وَ يَقُوْلُوْنَ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالرَّسُوْلِ وَ اَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ مَا اُوْلٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ○ وَ اِذَا دُعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○﴾ (24:47-48)

”لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے اطاعت قبول کی ہے پھر (اقرار کرنے کے بعد) ان میں سے ایک گروہ (اطاعت سے) منہ پھیر لیتا ہے۔ ایسے لوگ ہرگز مومن نہیں (کیونکہ) جب ان کو اللہ اور رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ رسول ان کے باہمی معاملات کا فیصلہ کرے تو ان میں سے ایک فریق کترا جاتا ہے۔“ (سورہ نور، آیت نمبر 47-48)

﴿ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ○﴾ (4:61)

”جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس چیز کی طرف جو اللہ نے نازل کی ہے اور آؤ رسول کی طرف تو ان منافقوں کو تم دیکھتے ہو کہ تمہاری طرف آنے سے رک جاتے ہیں۔“ (سورہ نساء، آیت نمبر 61)

﴿ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ○﴾ (3:32)

”اے نبی! کہہ دیجئے اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اگر لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت سے منہ موڑیں (تو انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ) اللہ یقیناً کافروں کو پسند نہیں کرتا۔“ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 32)

مسئلہ 14 اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کی اطاعت نہ کرنے کا نتیجہ باہمی انتشار اور لڑائی جھگڑے ہیں۔

﴿ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○﴾ (8:46)

”(اے لوگو، جو ایمان لائے ہو) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، صبر سے کام لو اللہ تعالیٰ یقیناً صبر

کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (سورہ انفال، آیت نمبر 46)

مسئلہ 15 رسول اللہ ﷺ کے حکم کی موجودگی میں کسی دوسرے کے حکم پر عمل کرنے کی دین اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔

مسئلہ 16 اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی صریح گمراہی ہے۔

﴿ وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴾ (36:33)

''کسی مومن مرد اور عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو پھر اسے اپنے معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔ (سورہ احزاب، آیت نمبر 36)

مسئلہ 17 اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کی نافرمانی کرنے والے اپنے انجام کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

﴿ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴾ (92:5)

''لوگو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور نافرمانی سے باز آ جاؤ لیکن اگر تم نے حکم نہ مانا تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صاف صاف پیغام پہنچا دینے کے علاوہ کوئی ذمہ داری نہیں۔'' (سورہ مائدہ، آیت نمبر 92)

﴿ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴾ (12:64)

''اللہ اور رسول کی بات مانو اور اگر نہ مانو گے تو یاد رکھو ہمارے رسول پر صاف صاف حق بات پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے۔'' (سورہ تغابن، آیت نمبر 12)

﴿ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَيْكُمْ مَّا

حُمِّلْتُمْ وَ اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ○﴾ (54:24)

”(اے محمد!) کہہ دیجئے کہ اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو اور اگر نہیں کرتے تو خوب سمجھ لو کہ رسول پر جس (فرض یعنی رسالت) کا بوجھ ڈالا گیا ہے وہ صرف اسی کا ذمہ دار ہے اور تم پر جس (فرض یعنی اطاعت) کا بار ڈالا گیا ہے اس کے ذمہ دار تم ہو اگر رسول کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے ورنہ رسول کی ذمہ داری اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ صاف صاف حکم پہنچا دے۔“ (سورہ نور، آیت نمبر 54)

مسئلہ 18 اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کی نافرمانی کی سزا جہنم اور رسوا کن عذاب ہے۔

﴿ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ○﴾ (17:48)

”جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اسے اللہ ان جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت سے منہ پھیرے گا وہ اسے دردناک عذاب دے گا۔“ (سورہ فتح، آیت نمبر 17)

مسئلہ 19 حیلے اور بہانے تلاش کر کے اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کے احکامات سے پہلو تہی کرنا دردناک عذاب کا باعث ہے۔

﴿ لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○﴾ (63:24)

”مسلمانو! رسول کے بلانے کو اپنے درمیان ایک دوسرے کو بلانے کی طرح نہ سمجھ بیٹھو، اللہ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو تم میں سے ایک دوسرے کی آڑ لیتے ہوئے چپکے سے کھسک جاتے ہیں۔ رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہئے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آ جائے۔“ (سورہ نور، آیت نمبر 63)

فَضْـــــلُ السُّنَّـــــةِ

سنت کی فضیلت

مسئلہ 20 سنت کی اتباع کرنے والے کو رسول اللہ ﷺ نے جنت کی خوشخبری دی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی)) قَالُوا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ مَنْ یَأْبٰی ؟ قَالَ ((مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری امت کے سارے لوگ جنت میں جائیں گے، سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے انکار کیا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! انکار کس نے کیا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا، جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔ (اور وہ جنت میں نہیں جائے گا)'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 21 رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَنْ یَعْصِنِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَ مَنْ یُطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَ مَنْ یَعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے میری اطاعت کی اس نے

[1] کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة ، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ
[2] مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 1223

اللہ کی اطاعت کی ، جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی ، اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: امیر کی اطاعت کتاب وسنت کے احکام کے ساتھ مشروط ہے۔

مسئلہ 22 قرآن وسنت پر سختی سے عمل کرنے والے لوگ گمراہیوں سے محفوظ رہیں گے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ فَقَالَ ((إِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ یَئِسَ اَنْ یُعْبَدَ بِاَرْضِکُمْ وَ لٰکِنْ رَضِیَ اَنْ یُطَاعَ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِکَ مِمَّا تَحَاقَرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِکُمْ فَاحْذَرُوْا اَنِّیْ قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِہٖ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّۃَ نَبِیِّہٖ)) رَوَاہُ الْحَاکِمُ [1] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ''شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ اس سرزمین میں کبھی اس کی بندگی کی جائے گی لہٰذا اب وہ اسی بات پر مطمئن ہے کہ (شرک کے علاوہ) وہ اعمال جنہیں تم معمولی سمجھتے ہو ان میں اس کی پیروی کی جائے ، لہٰذا (شیطان سے ہر وقت) خبردار رہو اور (سنو) میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں جسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ ہے اللہ کی کتاب اور اس کے نبی (ﷺ) کی سنت۔'' اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((إِنِّیْ قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ شَیْئَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَھُمَا کِتَابَ اللّٰہِ وَ سُنَّتِیْ)) رَوَاہُ الْحَاکِمُ [2] (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں تمہارے درمیان دو ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر ان پر عمل کرو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت

---

[1] صحیح الترغیب والترھیب ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 36

[2] صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 2937

ہے۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 23 امت میں اختلاف کے وقت نبی اکرم ﷺ کی سنت پر مضبوطی سے جمے رہنا ہی نجات کا باعث ہوگا۔

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ ﷺ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ ، وَ وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ ، فَقَالَ قَائِلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! كَانَ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا فَقَالَ ((اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ وَ إِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى إِخْتِلاَفًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّيْنَ الرَّاشِدِيْنَ ، تَمَسَّكُوْا بِهَا وَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ ، وَ إِيَّاكُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٍ وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٍ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

(صحیح)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، نماز کے بعد ہماری طرف توجہ فرمائی اور ہمیں بڑا موثر وعظ فرمایا جس سے لوگوں کے آنسو بہہ نکلے اور دل کانپ اٹھے ایک آدمی نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! آج آپ نے اس طرح وعظ فرمایا ہے جیسے یہ آپ کا آخری وعظ ہو، ایسے وقت میں آپ ہمیں کس چیز کی تاکید فرماتے ہیں؟ ہمیں کچھ وصیت بھی فرما دیجئے۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، اپنے امیر کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ تمہارا امیر حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو (اور یاد رکھو) جو لوگ میرے بعد زندہ رہیں گے وہ امت میں بہت زیادہ اختلافات دیکھیں گے۔ ایسے حالات میں میری سنت پر عمل کرنے کو لازم بنالینا اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے کو تھامے رکھنا اور اس پر مضبوطی سے جمے رہنا نیز دین میں پیدا کی گئی نئی نئی باتوں (بدعتوں) سے بچنا کیونکہ دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

[1] صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 3851

مسئلہ 24 سنت رسول ﷺ زندہ کرنے والے کو اپنے ثواب کے علاوہ ان تمام لوگوں کا ثواب بھی ملتا ہے جو اس کے بعد اس سنت پر عمل کرتے ہیں۔

عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ الْمُزَنِيِّ ﷺ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ اَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِيْ فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَ مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً فَعُمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ اَوْزَارُ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِ مَنْ عَمِلَ بِهَا شَيْئًا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1] (صحیح)

حضرت کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے باپ نے، میرے باپ سے میرے دادا نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے میری سنتوں میں سے کوئی ایک سنت زندہ کی اور لوگوں نے اس پر عمل کیا تو سنت زندہ کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اس سنت پر عمل کرنیوالے تمام لوگوں کو ملے گا جبکہ لوگوں کے اپنے ثواب میں سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور جس نے کوئی بدعت جاری کی اور پھر اس پر لوگوں نے عمل کیا تو بدعت جاری کرنے والے پر ان تمام لوگوں کا گناہ ہوگا جو اس بدعت پر عمل کریں گے جبکہ بدعت پر عمل کرنے والے لوگوں کے اپنے گناہوں کی سزا سے کوئی چیز کم نہیں ہوگی۔ (یعنی وہ بھی پوری پوری سزا پائیں گے)“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 25 سنت رسول ﷺ دوسرے تک پہنچانے والوں کے لئے رسول اللہ ﷺ کی دعائیں۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَبَلَّغَهٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَحْفَظُ مِنْ سَامِعٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2] (صحیح)

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ اس آدمی کو تر و تازہ رکھے جس نے ہم سے حدیث سنی اور اسے (جوں کا

[1] صحیح سنن ابن ماجة، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 173
[2] صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول، رقم الحدیث 189

توں) آگے پہنچا دیا (کیونکہ) اکثر وہ لوگ جن کو حدیث پہنچائی گئی ہو، وہ سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ ((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِیْثًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اس کو اسی طرح دوسروں تک پہنچا دیا جس طرح سنی تھی (کیونکہ) بہت سے پہنچائے جانے والے سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔''
اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

***

[1] صحیح سنن الترمذی، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2140

أَهَمِّيَّةُ السُّنَّةِ

سنت کی اہمیت

مسئلہ 26 زیادہ ثواب حاصل کرنے کے ارادے سے سنت رسول ﷺ کو ناکافی سمجھ کر غیر مسنون طریقوں پر محنت اور مشقت کرنا آپ ﷺ کی ناراضگی کا باعث ہے۔

مسئلہ 27 وہی عمل قابل ثواب ہے جو سنت رسول ﷺ کے مطابق ہو۔

عَنْ اَنَسٍ ﷺ يَقُوْلُ جَاءَ ثَلاثَةُ رَهْطٍ اِلٰى بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا أُخْبِرُوْا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا ، فَقَالُوْا وَ اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَاَخَّرَ قَالَ اَحَدُهُمْ أَمَّا اَنَا فَإِنِّيْ أُصَلِّى اللَّيْلَ اَبَدًا وَ قَالَ آخَرُ اَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَ لاَ أُفْطِرُ وَ قَالَ آخَرُ اَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلاَ أَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْهِمْ فَقَالَ ((أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَ كَذَا أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَ اَتْقَاكُمْ لَهُ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَ اُفْطِرُ وَ اُصَلِّيْ وَ أَرْقُدُ وَ اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین صحابی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے گھروں میں حاضر ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کی عبادت کے بارے میں سوال کیا جب انہیں بتایا گیا تو انہوں نے آپ ﷺ کی عبادت کو کم سمجھا اور آپس میں کہا نبی اکرم ﷺ کے مقابلے میں ہمارا کیا مقام ہے ان کی تو اگلی پچھلی ساری خطائیں معاف کردی گئیں ہیں (لہٰذا ہمیں آپ سے زیادہ عبادت کرنی چاہئے) ان میں سے ایک نے کہا میں ہمیشہ ساری رات نماز پڑھوں گا (آرام نہیں کروں گا) دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزے رکھوں گا اور کبھی ترک نہیں

[1] كتاب النكاح ، باب الترغيب في النكاح

کروں گا، تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ان سے پوچھا ''کیا تم نے ایسا اور ایسا کہا ہے؟'' (ان کے اقرار پر) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''خبردار! اللہ کی قسم میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور تم سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں، لیکن میں روزہ رکھتا ہوں، ترک بھی کرتا ہوں، رات کو قیام بھی کرتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں، عورتوں سے نکاح بھی کیے ہیں (یاد رکھو) جس نے میری سنت سے منہ موڑا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَمَرَهُمْ أَمَرَهُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ بِمَا يُطِيْقُوْنَ قَالُوْا إِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَأَخَّرَ فَيَغْضَبُ حَتّٰى يُعْرَفُ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ ((إِنَّ أَتْقَاكُمْ وَ أَعْلَمَكُمْ بِاللّٰهِ أَنَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِي [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کسی بات کا حکم فرماتے، تو انہی کاموں کا حکم دیتے جنہیں وہ کر سکتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرتے ''ہم آپ ﷺ کی طرح (اللہ تعالیٰ کے محبوب) تھوڑے ہیں، آپ ﷺ کی تو اللہ نے اگلی پچھلی ساری خطائیں معاف کر دی ہیں (لہٰذا ہمیں زیادہ عبادت کرنے دیجئے) یہ سن کر آپ ﷺ اتنا غصے ہوئے کہ اس کے آثار آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر ظاہر ہوئے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک میں تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَخَّصَ فِيْهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَ أَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

---

[1] كتاب الايمان ، باب قول النبى ﷺ انا اعلمكم بالله

[2] اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 1518

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے کوئی کام کیا اور لوگوں کو اس کی رخصت دے دی، لیکن کچھ لوگوں نے وہ رخصت لینے سے پرہیز کیا۔ نبی اکرم ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے خطبہ دیا ،اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد ارشاد فرمایا ''کیا وجہ ہے کہ جو کام میں کرتا ہوں، کچھ لوگ اس سے پرہیز کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ کی منشا اور مرضی سے زیادہ واقف ہوں اور لوگوں کی نسبت زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں (یعنی تم لوگ نہ تو مجھ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے احکامات سے واقف ہو سکتے ہو نہ مجھ سے زیادہ متقی بن سکتے ہو)''۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 28 رسول اللہ ﷺ کا حکم نہ ماننے والوں کو آپ ﷺ نے سزا دینے کا فیصلہ فرمایا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((لاَ تُوَاصِلُوْا)) قَالُوْا اِنَّکَ تُوَاصِلُ قَالَ ((اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلُکُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَ یَسْقِیْنِیْ)) فَلَمْ یَنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ قَالَ فَوَاصَلَ بِهِمُ النَّبِیُّ ﷺ یَوْمَیْنِ اَوْ لَیْلَتَیْنِ ثُمَّ رَاَوُا الْهِلاَلَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((لَوْ تَاَخَّرَ الْهِلاَلُ لَزِدْتُکُمْ کَالْمُنَکِّلِ لَهُمْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(افطار کئے بغیر) مسلسل روزے نہ رکھو۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! آپ تو رکھتے ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے میرا رب رات کو کھلاتا بھی ہے پلاتا بھی ہے۔'' لیکن اس کے باوجود لوگ باز نہ آئے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تب نبی اکرم ﷺ نے مسلسل دو دن یا مسلسل دو رات روزہ رکھا پھر (اتفاق سے) عید کا چاند نظر آ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر چاند نظر نہ آتا، تو میں ابھی مسلسل روزے رکھتا۔'' گویا ان کو سزا دینے کے لئے آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی (یعنی میرا حکم نہ ماننے والے لوگ بھی میرے ساتھ روزہ رکھتے اور انہیں سزا ملتی) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 29 سنت کا علم ہو جانے کے بعد اس پر عمل نہ کرنے والے لوگوں کو نبی اکرم

[1] کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة ، باب ما یکره من التعمق و التنازع فی العلم

صلی اللہ علیہ وسلم نے نافرمان کہا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيْلَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ ((أُوْلٰئِكَ الْعُصَاةُ أُوْلٰئِكَ الْعُصَاةُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں فتح مکہ والے سال مکہ کے لئے (مدینہ سے) نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا جب کراع غمیم (جگہ کا نام) پہنچے تو لوگوں نے بھی روزہ رکھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا پیالہ منگا کر اونچا کیا، یہاں تک کہ لوگوں نے اس (پیالہ) کو دیکھ لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پی لیا بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ کچھ لوگوں نے ابھی بھی روزہ رکھا ہوا ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''یہ لوگ نافرمان ہیں، یہ لوگ نافرمان ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 30 جو عمل سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق نہ ہو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مردود (ناقابل قبول) ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے دین میں کوئی ایسا کام کیا جس کی بنیاد شریعت میں نہیں، وہ کام مردود ہے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 31 کتاب و سنت کی پیروی سے ہٹنے کا نتیجہ گمراہی ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 33 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 32 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

---

[1] كتاب الصيام، باب الصوم والفطر في سفر

[2] اللؤلؤ و المرجان، الجزء الثاني، رقم الحديث 1120

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 21 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 33 رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی ہلاکت اور تباہی کا باعث ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ مَثَلِیْ وَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمَهٗ فَقَالَ یَا قَوْمِ إِنِّیْ رَأَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَ إِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَاءَ فَأَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهٖ فَأَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مُهْلَتِهِمْ وَ کَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَیْشُ فَأَهْلَکَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَ مَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَ کَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ”میری اور اس ہدایت کی مثال، جسے میں دے کر بھیجا گیا ہوں، ایسی ہے جیسے کہ ایک آدمی اپنے قوم کے پاس آئے اور کہے، لوگو! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک لشکر دیکھا ہے جس سے تمہیں واضح طور پر خبردار کر رہا ہوں، لہٰذا اس سے بچنے کی فکر کرو، قوم کے کچھ لوگوں نے اس کی بات مان لی اور راتوں رات چپکے سے نکل گئے جبکہ دوسرے لوگوں نے جھٹلا دیا اور اپنے گھروں میں (غفلت سے) پڑے رہے۔ صبح کے وقت لشکر نے انہیں آلیا اور ہلاک کر کے ان کی نسل کا خاتمہ کر دیا۔ یہ مثال میری اور مجھ پر نازل کئے گئے حق کی پیروی کرنیوالے اور نہ کرنے والے لوگوں کی ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((لَقَدْ تَرَکْتُکُمْ عَلٰی مِثْلِ الْبَیْضَاءِ لَیْلُهَا کَنَهَارِهَا لَا یَزِیْغُ عَنْهَا اِلَّا هَالِکٌ)) رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ فِیْ کِتَابُ السُّنَّةِ [2]

(صحیح)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”لوگو! میں تمہیں ایسے روشن دین پر چھوڑے جا رہا ہوں جس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے اس

[1] صحیح بخاری ، کتاب الرقاق ، باب الانتھا عن المعاصی

[2] صحیح کتاب السنۃ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 49

سے وہی شخص گریز کرے گا جسے ہلاک ہونا ہے۔اسے ابن ابی عاصم نے کتاب السنہ میں روایت کیا ہے۔

مسئلہ 34 رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں کسی نبی یا ولی ، محدّث یا فقیہہ ، امام یا عالم کی اتباع کا تصور سراسر گمراہی ہے۔

عَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ اَتَاهُ عُمَرُ ﷺ فَقَالَ إِنَّا نَسْمَعُ أَحَادِيْثَ مِنْ يَهُوْدَ تُعْجِبُنَا أَفْتَرٰى أَنْ نَكْتُبَ بَعْضَهَا فَقَالَ ((أَ مُتَهَوِّكُوْنَ أَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَا النَّصَارٰى لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَآءَ نَقِيَّةً وَ لَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهُ اِلَّا اِتِّبَاعِيْ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ الْبَيْهَقِيُّ[1] (حسن)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ''ہم یہودیوں سے کچھ باتیں سنتے ہیں، جو ہمیں اچھی لگتی ہیں کیا ان میں سے بعض (زیادہ اچھی لگنے والی) لکھ لیا کریں؟'' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کیا تم (اپنے دین کے بارے میں) شک میں مبتلا ہو (کہ یہ ناقص ہے) جس طرح یہود و نصاریٰ (اپنے اپنے دین کے بارے میں) شک میں پڑے تھے، حالانکہ میں ایک واضح اور روشن شریعت لے کر آیا ہوں، اگر آج موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے، تو میری پیروی کئے بغیر ان کے لئے بھی کوئی چارہ کار نہ ہوتا۔'' اسے احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ ﷺ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِنُسْخَةٍ مِنَ التَّوْرَاةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ نُسْخَةٌ مِنَ التَّوْرَاةِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ مَا تَرٰى مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَنَظَرَ عُمَرُ إِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَ غَضَبِ رَسُوْلِهٖ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَ تَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ وَ لَوْ كَانَ حَيًّا وَ اَدْرَكَ نُبُوَّتِيْ لَاتَّبَعَنِيْ)) رَوَاهُ الدَّارَمِيُّ[2] (حسن)

---

[1] مشكوة المصابيح ، كتاب الايمان ، باب الاعتصام بالكتاب و السنة ، الفصل الثاني

[2] مقدمه الدارمي ، باب 39 رقم الحديث 435

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ توراۃ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! یہ تورات ہے۔'' آپ ﷺ خاموش رہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ تورات پڑھنے لگے، تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک (غصے سے) بدلنے لگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (نے یہ صورتحال دیکھی) تو کہا ''اے عمر! گم کرنے والیاں تجھے گم پائیں، رسول اللہ ﷺ کے چہرے کی طرف نہیں دیکھتے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا تو کہا ''میں اللہ اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں، ہم اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر، اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔'' اس کے بعد رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر آج موسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں اور تم لوگ میری بجائے ان کی اتباع شروع کر دو، تو سیدھی راہ سے گمراہ ہو جاؤ گے اور اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے، تو وہ بھی میری ہی اتباع کرتے۔'' اسے دارمی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 35 رسول اکرم ﷺ کی اطاعت میں کوتاہی نے جنگ احد کی فتح کو شکست میں بدل دیا۔

عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ لَقِيْنَا الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَئِذٍ وَ اَجْلَسَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشًا مِنَ الرُّمَاةِ وَ أَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ وَ قَالَ لاَ تَبْرَحُوْا إِنْ رَأَيْتُمُوْنَا ظَهَرْنَا عَلَيْهِمْ فَلاَ تَبْرَحُوْا وَ إِنْ رَأَيْتُمُوْهُمْ ظَهَرُوْا عَلَيْنَا فَلاَ تُعِيْنُوْنَا فَلَمَّا لَقِيْنَا هَرَبُوْا حَتّٰى رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ فِي الْجَبَلِ رَفَعْنَ عَنْ سُوْقِهِنَّ قَدْ بَدَتْ خَلاَخِلُهُنَّ فَأَخَذُوْا يَقُوْلُوْنَ الْغَنِيْمَةَ الْغَنِيْمَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ لاَ تَبْرَحُوْا فَأَبَوْا فَلَمَّا أَبَوْا صُرِفَ وُجُوْهُهُمْ فَأُصِيْبَ سَبْعُوْنَ قَتِيْلاً . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ احد کے روز مشرکوں سے ہمارا مقابلہ ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے تیر اندازوں کی ایک جماعت (پہاڑ کی چوٹی پر) بٹھا دی اور عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کرتے ہوئے فرمایا ''تم ہمیں (میدان جنگ میں) خواہ غالب ہوتے دیکھو یا مغلوب ہوتے، اپنی جگہ سے ہرگز نہ

[1] كتاب المغازى ، باب غزوة احد

ہٹنا اور نہ ہی ہماری مدد کو آنا۔'' چنانچہ کافروں سے مقابلہ ہوا، تو کافر بھاگ نکلے۔ حتی کہ میں نے دیکھا کہ مشرکوں کی عورتیں پنڈلیوں سے کپڑا اٹھائے ہوئے پہاڑ پر بھاگی جا رہی ہیں۔ ان کی پازیبیں دکھائی دے رہی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ان کو سمجھایا کہ رسول اللہ ﷺ تاکید کر گئے ہیں کہ اس جگہ سے نہ ہلنا، لہٰذا یہاں سے مت ہلو۔ تیر انداز نہ مانے (اپنی مرضی سے وہ جگہ چھوڑ دی چنانچہ) مسلمانوں کو شکست ہوگئی اور ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوگئے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 36 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سنت رسول ﷺ کو ترک کرنا سراسر گمراہی سمجھتے تھے۔

عَنْ عَرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ﷺ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ﷺ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِ اِلَّا عَمِلْتُ بِهِ فَإِنِّيْ أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِهِ أَنْ أَزِيْغَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑ سکتا جس پر رسول اللہ ﷺ عمل کیا کرتے تھے، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل میں سے کوئی چیز بھی چھوڑوں گا، تو گمراہ ہو جاؤں گا۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 37 ایسی بات یا عمل، جو رسول اکرم ﷺ سے ثابت نہ ہو، حدیث یا سنت کہہ کر لوگوں کے سامنے پیش کرنے کی سزا جہنم ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے جان بوجھ کر جھوٹ میری جانب منسوب کیا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ

[1] اللؤلؤ والمرجان ، كتاب الجهاد ، رقم الحديث 1150
[2] اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 30

النَّارَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے میری جانب جھوٹی بات منسوب کی وہ آگ میں داخل ہوگا۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَلْمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جو شخص میری طرف ایسی بات منسوب کرے، جو میں نے نہیں کہی، وہ اپنی جگہ جہنم میں بنالے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَاْتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَ لاَ آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَ إِيَّاهُمْ لاَ يُضِلُّوْنَكُمْ وَ لاَ يَفْتِنُوْنَكُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''آخری زمانے میں دجال اور کذاب لوگ ایسی حدیثیں تمہارے پاس لائیں گے، جو تم نے اور تمہارے اسلاف نے کبھی نہ سنی ہوں گی ،لہٰذا ان سے بچ کر رہو کہیں تمہیں گمراہ نہ کردیں یا فتنے میں مبتلا نہ کردیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 38 سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ کر کوئی نیا طریقہ تلاش کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ مغضوب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلاَثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَ مُبْتَغٍ فِي الْاِسْلاَمِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَ مُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ

❶ اللؤلؤ والمرجان ،الجزء الاول ، رقم الحديث 1

❷ كتاب العلم ، باب اثم من كذب على النبي ﷺ

❸ مقدمة المسلم ، باب النهي عن الرواية عن الضعفاء

دَمَهٗ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تین آدمی اللہ تعالیٰ کے ہاں مغضوب ہیں ① حرم شریف کی حرمت پائمال کرنے والا ② اسلام میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ چھوڑ کر جاہلیت کا طریقہ تلاش کرنے والا ③ کسی مسلمان کا ناحق خون طلب کرنے والا تا کہ اس کا خون بہائے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 39 رسول اکرم ﷺ کا حکم نہ ماننے پر دنیا میں عبرتناک سزا۔

عَنْ سَلْمَةَ بْنِ اَكْوَعِ ﷛ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلاً اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ ((كُلْ بِيَمِيْنِكَ)) قَالَ : لاَ اَسْتَطِيْعُ ، قَالَ ((لاَ اَسْتَطَعْتَ)) مَا مَنَعَهٗ اِلاَّ الْكِبْرُ ، قَالَ : فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ نے انہیں بتایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔“ اس آدمی نے جواب دیا ”میں ایسا نہیں کر سکتا۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”(اچھا اللہ کرے) تجھ سے ایسا نہ ہو سکے۔“ اس شخص نے تکبر کی وجہ سے یہ بات کہی تھی (حالانکہ کہ کوئی شرعی عذر نہیں تھا) راوی کہتے ہیں کہ وہ شخص (عمر بھر) اپنا دایاں ہاتھ منہ تک نہ اٹھا سکا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

❶ كتاب الديات ، باب من طلب دم امرئ

❷ كتاب الاشربة ، باب آداب الطعام و الشراب

تَعْظِيْمُ السُّنَّــــةِ

سنت کا احترام

مسئلہ 40 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معمولی سی مخالفت بھی گوارا نہیں فرماتے تھے۔

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ ﷺ قَالَ رَأَى بِشْرِ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَزِيْدُ عَلَى اَنْ يَقُوْلَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَ أَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت عمار بن رویبہ رضی اللہ عنہ نے حاکم وقت مروان کے بیٹے بشر کو (دوران خطبہ جمعہ) منبر پر دونوں ہاتھ اٹھاتے دیکھا تو فرمایا "اللہ خراب کرے ان دونوں ہاتھوں کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ کرتے نہیں دیکھا۔" اور اپنی انگشتِ شہادت سے اشارہ کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ﷺ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنِ اُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا، فَقَالَ: اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ وَ إِذَا رَأَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَائِمًا﴾ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اور ام الحکم کا بیٹا عبدالرحمٰن بیٹھ کر خطبہ دے رہا تھا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اس خبیث کو دیکھو بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے (جو خلافِ سنت ہے) اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے "اے محمد! جب لوگوں نے خرید وفروخت یا کھیل کود کو دیکھا، تو اس طرف

---

[1] كتاب الجمعة ، باب تخفيف الصلاة و الخطبة

[2] كتاب الجمعة ، باب في قوله تعالى "و اذا رأو تجارة او لهو ن انفضوا اليها و تركوك قائما"

دوڑ نکلے اور تجھے کھڑا ہوا چھوڑ گئے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 41 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یا فعل کے خلاف کسی قسم کی بات سننا یا اسے معمولی سمجھنا سخت ناپسند فرماتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لاَ تَمْنَعُوْا إِمَاءَ اللّٰهِ اَنْ يُصَلِّيْنَ فِي الْمَسْجِدِ)) فَقَالَ ابْنٌ لَهُ اِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيْدًا وَ قَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ تَقُوْلُ اِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کوئی شخص اللہ کی بندیوں کو مسجد میں آنے سے نہ روکے۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے کہا ''ہم تو روکیں گے۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا ''میں تیرے سامنے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان کر رہا ہوں اور تو کہتا ہے کہ ہم انہیں ضرور روکیں گے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ﷺ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا اِلٰى جَنْبِهِ ابْنُ اَخٍ لَهُ فَخَذَفَ فَنَهَاهُ وَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْهَا فَقَالَ ((اِنَّهَا لاَ تَصِيْدُ صَيْدًا وَ لاَ تَنْكِيْ عَدُوًّا وَ اِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَ تَفْقَأُ الْعَيْنَ)) قَالَ : فَعَادَ ابْنُ اَخِيْهِ فَخَذَفَ ، فَقَالَ : اُحَدِّثُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْهَا ثُمَّ عُدْتَ تَخْذِفُ لاَ اُكَلِّمُكَ اَبَدًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا بھتیجا پہلو میں بیٹھا کنکریاں پھینک رہا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے منع کیا اور بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ ایسا کرنے سے نہ تو شکار ہو سکتا ہے نہ دشمن کو نقصان پہنچایا جا سکتا ہے، البتہ اس سے (کسی کا) دانت ٹوٹ سکتا ہے یا آنکھ پھوٹ سکتی ہے۔ بھتیجے نے دوبارہ کنکریاں پھینکنی شروع کر دیں، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ''میں نے تجھے بتایا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور تو پھر

[1] كتاب السنة ، باب تعظيم حديث رسول الله و التغليظ على من عارضه رقم 16

[2] صحيح سنن ابن ماجه ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث 17

وہی کام کرر ہا ہے، لہٰذا میں تجھ سے اب کبھی بات نہیں کروں گا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ)) قَالَ اَوْ قَالَ ((اَلْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ)) فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ اِنَّا لَنَجِدُ فِيْ بَعْضِ الْكُتُبِ اَوِالْحِكْمَةِ اَنَّ مِنْهُ سَكِيْنَةً وَ وَقَارًا لِلّٰهِ وَ مِنْهُ ضَعْفٌ قَالَ فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتّٰى احْمَرَّتَا عَيْنَاهُ وَ قَالَ اَلَا اَرَانِيْ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ تُعَارِضُ فِيْهِ قَالَ فَاَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيْثَ قَالَ فَاَعَادَ بُشَيْرٌ فَغَضِبَ عِمْرَانُ قَالَ فَمَازِلْنَا نَقُوْلُ فِيْهِ اِنَّهُ مِنَّا يَا اَبَا نُجَيْدٍ اِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهٖ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ''حیا تو ساری بھلائی ہے۔'' یا آپ ﷺ نے فرمایا ''حیا مکمل بھلائی ہے۔'' بشیر بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے بعض کتابوں میں یا دانائی کی باتوں میں پڑھا ہے کہ حیا کی ایک قسم تو اللہ تعالیٰ کے حضور سکینہ اور وقار ہے جبکہ دوسری قسم بودا پن اور کمزوری ہے۔ یہ سن کر (صحابی رسول) حضرت عمران رضی اللہ عنہ کو سخت غصہ آیا، آنکھیں سرخ ہوگئیں اور فرمایا کہ میں تمہارے سامنے حدیثِ رسول ﷺ بیان کرر ہا ہوں اور تو اس کے خلاف بات کرر ہا ہے۔ راوی کہتے ہیں حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے پھر حدیث پڑھ کر سنائی۔ ادھر بشیر بن کعب رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی وہی بات دُھرا دی، تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ غضب ناک ہوگئے اور (بشیر بن کعب رضی اللہ عنہ کو سزا دینے کا فیصلہ کیا) ہم سب نے کہا ''اے ابا نجید! (حضرت عمران رضی اللہ عنہ کی کنیت) بشیر ہمارا ہی مسلمان ساتھی ہے (اسے معاف کر دیجئے) اس میں کوئی (منافقت یا کفر والی) بات نہیں ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 42 سنتِ رسول ﷺ کا علم ہوجانے کے باوجود مسئلہ دریافت کرنے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اظہار ناراضی

عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ ﷺ قَالَ اَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ فَسَاَلْتُهُ عَنِ

❶ كتاب الايمان ، باب بيان عدد شعب الايمان و فضيلة الحياء

الْمَرْأَةِ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ تَحِيْضُ قَالَ لِيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ قَالَ : فَقَالَ الْحَارِثُ كَذٰلِكَ أَفْتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ أَرِبْتَ عَنْ يَدَيْكَ سَأَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ سَأَلْتَ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِكَيْ مَا أُخَالِفَ ؟ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1] (صحيح)

حضرت حارث بن عبداللہ بن اَوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور ان سے پوچھا ''اگر قربانی کے دن طوافِ زیارت کرنے کے بعد عورت حائضہ ہو جائے تو کیا کرے؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''(طہارت حاصل کرنے کے بعد) آخری عمل بیتُ اللہ شریف کا طواف ہونا چاہئے۔'' حارث رضی اللہ عنہ نے کہا ''رسول اللہ ﷺ نے بھی مجھے یہی فتویٰ دیا تھا۔'' اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''تیرے ہاتھ ٹوٹ جائیں، تو نے مجھ سے ایسی بات پوچھی، جو رسول اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھ چکا تھا تاکہ میں رسول اللہ ﷺ کے خلاف فیصلہ کروں۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

***

[1] صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ،الجزء الاول ،رقم الحدیث 1765

مَكَانَةُ الرَّأْيِ لَدَى السُّنَّـــةِ

سنت کی موجودگی میں رائے کی حیثیت

مَسئلہ 43 سنتِ رسول ﷺ پر عمل کرنے کی بجائے اپنی مرضی سے زیادہ عمل کر کے زیادہ ثواب حاصل کرنے کی خواہش پر آپ ﷺ نے اظہار ناراضگی فرمایا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 26 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مَسئلہ 44 سنتِ رسول ﷺ پر عمل کرنے کی بجائے اپنی رائے پر عمل کرنے والوں کو رسول اللہ ﷺ نے ''نافرمان'' کہا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 36 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئلہ 45 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فیصلہ کرتے وقت اپنی رائے پر عمل کرنے سے پہلے ہمیشہ سنتِ رسول ﷺ کی طرف رجوع فرماتے۔

مَسئلہ 46 سنت رسول ﷺ کا علم ہوتے ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی رائے واپس لے لیتے تھے۔

مَسئلہ 47 اتباع سنت ہی مسلمانوں کے باہمی اختلاف ختم کرنے کا واحد راستہ ہے۔

عَنْ قُبَيْصَةَ ابْنِ ذُوَيْبٍ ﷺ اَنَّـهُ قَـالَ جَاءَ تِ الْجَدَّةُ اِلَى اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ﷺ تَسْأَلُهُ مِيْـرَاثَهَـا فَـقَالَ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍ ﷺ مَـالَكِ فِىْ كِتَـابِ اللّٰهِ شَىْءٌ وَ مَا عَلِمْتُ لَكِ فِىْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْـئًـا فَارْجِعِىْ حَتّٰى اَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ النَّاسَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ﷺ حَـضَـرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْـطَـاهَـا السُّدُسَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ﷺ هَـلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَامَ

مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ ﷺ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ ﷺ فَانْفَذَهُ لَهَا اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ ﷺ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (حسن)

حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک میت کی نانی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس میراث مانگنے آئی، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''قرآنی احکام کے مطابق میراث میں تمہارا کوئی حصہ نہیں اور نہ ہی میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی ہے، لہٰذا واپس چلی جاؤ، میں اس بارے میں لوگوں سے دریافت کروں گا۔'' چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا ''میری موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نانی کو چھٹا حصہ دلایا ہے۔'' حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''کوئی اور بھی اس کا گواہ ہے؟'' حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بھی اس حدیث کی تائید کی۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نانی کو چھٹا حصہ دلا دیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ يَقُوْلُ الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتّٰى قَالَ لَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ ﷺ كَتَبَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اُوَرِّثَ امْرَأَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا فَرَجَعَ عُمَرُ ﷺ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[2] (صحيح)

حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے ''دیت صرف والد کے رشتہ داروں کے لئے ہے، لہٰذا بیوی کو اپنے شوہر کی دیت سے کوئی حصہ نہیں ملتا۔'' ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ پیغام لکھوا کر بھجوایا کہ میں اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت سے حصہ دلاؤں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے سے رجوع کر لیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ﷺ قَالَ اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ اَلنَّاسَ فِيْ مَلَاصِ

[1] صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 2888

[2] صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 2921

الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ﷺ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى فِيْهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ ﷺ إِئْتِنِيْ بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ ، قَالَ : فَشَهِدَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ ﷺ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیٹ کے بچے کی دیت کے بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا، تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اس پر ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنے کا حکم دیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اپنی بات پر گواہ لاؤ۔" چنانچہ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کی تصدیق کی۔ (اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنتِ رسول ﷺ کے مطابق فیصلہ فرما دیا۔) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ بَجَالَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ فَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوْسِ وَ لَمْ يَكُنْ عُمَرُ ﷺ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

حضرت بجالہ رحمہ اللہ کہتے ہیں "میں احنف کے چچا جزء بن معاویہ کا منشی تھا ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک خط ان کی وفات سے ایک سال قبل ملا، جس میں لکھا تھا کہ جس مجوسی نے اپنی محرم عورت سے نکاح کیا ہوا نہیں الگ کر دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے، لیکن جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ مجوسیوں سے جزیہ لیا کرتے تھے، (تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی جزیہ لینا شروع کر دیا۔)" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَ هِيَ أُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ اَبَقُوا

[1] كتاب القسامة ، باب دية الجنين

[2] كتاب الجزية ، باب الجزية والموادعة مع اهل الذمة والحرب

حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوْهُ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَرْجِعَ اِلٰی اَهْلِیْ فَاِنِّیْ لَمْ یَتْرُکْنِیْ فِیْ مَسْکَنٍ یَمْلِکُهٗ وَ لَا نَفَقَةٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ قَالَتْ فَخَرَجْتُ حَتّٰی اِذَا کُنْتُ فِی الْحُجْرَةِ اَوْ فِی الْمَسْجِدِ دَعَانِیْ اَوْ اَمَرَ بِیْ فَدُعِیْتُ لَهٗ فَقَالَ کَیْفَ قُلْتِ فَرَدَدْتُ عَلَیْهِ الْقِصَّةَ الَّتِیْ ذَکَرْتُ مِنْ شَأْنِ زَوْجِیْ قَالَتْ فَقَالَ امْکُثِیْ فِیْ بَیْتِکَ حَتّٰی یَبْلُغَ الْکِتَابُ أَجَلَهٗ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِیْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا کَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ؓ اَرْسَلَ اِلَیَّ فَسَأَلَنِیْ عَنْ ذٰلِکَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاتَّبَعَهٗ وَ قَضٰی بِهٖ . رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ [1]

حضرت زینب بنت کعب بن عجرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری ؓ کی بہن فریعہ بنت مالک بن سنان ؓ نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور پوچھا ''کیا وہ بنی خدرہ میں اپنے گھر جاسکتی ہیں؟ کیونکہ میرے خاوند کے چند غلام بھاگ گئے تھے وہ انہیں ڈھونڈنے نکلے جب طرفِ قدوم (ایک مقام ہے مدینہ سے سات میل پر) پہنچے تو وہاں غلاموں کو پایا اور غلاموں نے میرے خاوند کو مار ڈالا چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کیا میں اپنے گھر واپس چلی جاؤں کیونکہ میرا خاوند میرے لئے کوئی مکان یا خرچ وغیرہ چھوڑ کر نہیں مرا؟'' حضرت فریعہ ؓ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''چلی جاؤ۔'' حضرت فریعہ ؓ کہتی ہیں میں وہاں سے نکلی ابھی مسجد یا حجرہ میں ہی تھی تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا یا کسی کو بلانے کا حکم دیا اور مجھے بلایا گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم نے کیا کہا تھا؟'' میں نے ساری بات دوبارہ بیان کی جو میں نے اپنے شوہر کے متعلق کہی تھی۔ حضرت فریعہ ؓ کہتی ہیں تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اپنے گھر میں ٹھہری رہو حتی کہ عدت پوری ہوجائے۔'' چنانچہ میں نے اس گھر میں چار ماہ دس دن پورے کئے۔ حضرت فریعہ ؓ کہتی ہیں جب عثمان بن عفان ؓ نے میرے پاس پیغام بھیجا اور مسئلہ دریافت کیا تو میں نے انہی یہی بتایا اور انہوں نے اس کے مطابق فیصلہ کیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

---

[1] صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ،الجزء الثانی ،رقم الحدیث 2016

إِحْتِيَاجُ السُّنَّةِ لِفَهْمِ الْقُرْآنِ

قرآن سمجھنے کے لئے سنت کی ضرورت

مسئلہ 48 سنت (حدیث) کے بغیر قرآن مجید سے تمام شرعی مسائل معلوم کرنا ممکن نہیں۔

مسئلہ 49 سنت میں بیان کئے گئے احکامات ، قرآن مجید کے احکامات کی طرح واجب الاتباع ہیں۔

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِیْ كَرِبَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ : ((اَلَا اِنِّیْ اُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَ مِثْلَهُ مَعَهُ اَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ وَ مَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ اَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ وَ لَا كُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَ لَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَسْتَغْنِیَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَ مَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَقْرُوْهُ فَاِنْ لَمْ يَقْرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاؤٗدَ[1] (صحیح)

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”لوگو، یاد رکھو! قرآن ہی کی طرح ایک اور چیز (یعنی حدیث) مجھے اللہ کی طرف سے دی گئی ہے۔خبردار! ایک وقت آئے گا کہ ایک پیٹ بھرا (یعنی متکبر شخص) اپنی مسند پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اور کہے گا لوگو! تمہارے لئے یہ قرآن ہی کافی ہے اس میں جو چیز حلال ہے بس وہی حلال ہے اور جو چیز حرام ہے بس وہی حرام ہے۔حالانکہ جو کچھ اللہ کے رسول نے حرام کیا ہے وہ ایسے ہی حرام ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔سنو! گھریلو گدھا بھی تمہارے لئے حلال نہیں (حالانکہ قرآن میں اس کی حرمت کا ذکر نہیں) نہ ہی وہ درندے جن کی کچلیاں (یعنی نوکیلے

[1] صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 3848

دانت جن سے وہ شکار کرتے ہیں) ہیں، نہ ہی کسی ذمی کی گری پڑی چیز کسی کے لئے حلال ہے۔ہاں البتہ اگر اس کے مالک کو اس کی ضرورت ہی نہ ہو تو پھر جائز ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لاَ اُلْفِیَنَّ اَحَدُکُمْ مُتَّکِئًا عَلٰی اَرِیْکَتِهٖ یَاْتِیْهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِیْ مِمَّا اُمِرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَیْتُ عَنْهُ فَیَقُوْلُ لاَ نَدْرِیْ مَا وَجَدْنَا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ [1] (صحیح)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''(لوگو!) میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ اپنی مسند پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو اس کے پاس میرے ان احکامات میں سے جن کا میں نے حکم دیا، یا جن سے میں نے منع کیا ہے، کوئی حکم آئے اور وہ یوں کہے میں تو (آپ ﷺ کے اس حکم کو) نہیں جانتا، ہم نے جو کتاب اللہ میں پایا اسی پر عمل کرلیا (یعنی ہمارے لئے وہی کافی ہے)۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 50 قرآن مجید کو سنت کے ذریعے ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

① عَنْ حُذَیْفَةَ ﷺ یَقُوْلُ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ فَقَرَءُ وا الْقُرْآنَ وَ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دیانتداری آسمان سے لوگوں کے دلوں میں اُتری ہے (یعنی انسان کی فطرت میں شامل ہے) اور قرآن بھی (آسمان سے) نازل ہوا ہے جسے لوگوں نے پڑھا اور سنت کے ذریعے سمجھا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

② عَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ ﷺ قَالَ : قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ ((لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا)) فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عَجِبْتُ

[1] صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 3849

[2] کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ

مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ ((صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تمہیں کافروں کے ستانے کا خوف ہو تو نمازِ قصر کر لینے میں کوئی حرج نہیں اور اب جبکہ زمانہ امن ہے (تو کیا پھر بھی قصر کی رخصت ہے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے بھی تمہاری طرح تعجب ہوا تھا، تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (دورانِ سفر خوف ہو یا نہ ہو) اللہ تعالیٰ نے تمہیں صدقہ دیا ہے، لہٰذا اس کا صدقہ قبول کرو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

③ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ ، فَقَالَ ((حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ)) قَالَ فَأَخَذْتُ عِقَالَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْيَضُ وَ الْآخِرُ اَسْوَدُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِمَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ سُفْيَانُ ، قَالَ ((اِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ)) . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2] (صحيح)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے روزے کے بارہ میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''(سحری اس وقت تک کھاؤ پیو) جب تک سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ نظر نہ آئے۔'' چنانچہ میں نے دو ڈوریاں لیں۔ ان میں سے ایک سفید، دوسری سیاہ تھی اور (رات بھر) دونوں کی طرف دیکھتا رہا (میں نے یہ صورتحال رسول اللہ ﷺ کو بتائی تو) آپ ﷺ نے مجھ سے کوئی ایسی بات کہی، جو ابوسفیان کو یاد نہیں رہی۔ پھر فرمایا ''اس سے مراد رات اور دن ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

④ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! وَ اَيُّنَا لاَ يَظْلِمُ نَفْسَهُ ، قَالَ ((لَيْسَ

[1] مختصر صحيح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث 433

[2] صحيح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 2372

ذٰلِکَ اِنَّمَا ھُوَ الشِّرْکُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِاِبْنِہٖ یَا بُنَیَّ لاَ تُشْرِکْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ)) رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ [1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی ''وہ لوگ جنہوں نے اپنے ایمان میں ظلم شامل نہیں کیا۔'' (سورہ انعام، آیت نمبر 83) تو تمام مسلمان پریشان ہوگئے اور عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے کوئی ظلم (یعنی گناہ) نہ کیا ہو؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''آیت میں ظلم سے مراد، گناہ نہیں بلکہ شرک ہے، کیا تم نے حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو نصیحت نہیں سنی اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرنا، کیونکہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔''

اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : پانچویں حدیث مسئلہ نمبر 52 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 51 سنتِ رسول ﷺ نظر انداز کرنے سے بعض شرعی احکام نامکمل اور غیر واضح رہتے ہیں۔ مکمل دین سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے قرآن مجید کے ساتھ ساتھ سنت کی پیروی اور اتباع بھی ضروری ہے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

① قرآن مجید نے صرف مسافر اور بیمار کو رمضان میں روزے چھوڑ کر قضا ادا کرنے کی رخصت دی ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر اور بیمار کے علاوہ حائضہ، حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں کو بھی روزہ چھوڑ کر بعد میں قضا ادا کرنے کی رخصت دی ہے۔

قرآن مجید کا حکم:

﴿فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ﴾ (184:2)

''تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو (اور روزہ نہ رکھے) تو (رمضان کے بعد) دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 184)

[1] صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 2452

رسول اللہ ﷺ کا حکم:

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفُ الصَّلاَةِ وَ الصَّوْمَ وَ عَنِ الْحُبْلٰى وَ الْمَرْضِعِ)) رَوَاهُ النَّسَائِیُّ[1] (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے مسافروں کو روزہ موخر کرنے اور نصف نماز کی رخصت دی ہے جبکہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو صرف روزہ موخر کرنے کی رخصت دی ہے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ اَبُو الزِّنَادِ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِنَّ السُّنَنَ وَ وُجُوْهَ الْحَقِّ لَتَأْتِیْ كَثِیْرًا عَلٰى خِلاَفِ الرَّأْیِ فَمَا یَجِدُ الْمُسْلِمُوْنَ بُدًّا مِنْ اِتِّبَاعِهَا ، مِنْ ذٰلِكَ اَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِیْ الصِّیَامَ وَ لاَ تَقْضِی الصَّلاَةَ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت ابوالزناد رحمہ اللہ فرماتے ہیں مسنون اور شرعی احکام بسا اوقات رائے کے برعکس ہوتے ہیں لیکن مسلمانوں پر ان احکام کی پیروی کرنا لازم ہے انہی احکام میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حائضہ روزوں کی قضاء ادا کرے، لیکن نماز کی قضاء ادا نہ کرے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

② قرآن مجید نے زانی مرد اور زانی عورت کو سو سو کوڑے مارنے کا حکم دیا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے غیر شادی شدہ مرد اور عورت کو سو سو کوڑے مارنے کا حکم دیا ہے اور شادی شدہ مرد اور عورت کو سنگسار کرنے کی سزا دی ہے۔

قرآن مجید کا حکم:

﴿ اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّ لاَ تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ ﴾(2:24)

---

[1] صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2145

[2] کتاب الصوم ، باب الحائض تترک الصوم والصلاۃ

”زانیہ عورت اور زانی مرد دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو اور اللہ تعالیٰ کے دین (کو نافذ کرنے) کے معاملے میں تم کو ترس نہ آئے۔ اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔“ (سورہ نور، آیت نمبر 2)

رسول اللہ ﷺ کا حکم:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِکٍ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا مَرَّتَیْنِ فَطَرَدَہٗ ثُمَّ جَاءَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا مَرَّتَیْنِ فَقَالَ ((شَھِدْتَ عَلٰی نَفْسِکَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ اذْھَبُوْا بِہٖ فَارْجُمُوْہُ)) رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ [1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دو مرتبہ زنا کا اعتراف کیا۔ آپ ﷺ نے انہیں واپس لوٹا دیا۔ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ پھر حاضر ہوئے اور دو مرتبہ زنا کا اعتراف کیا۔ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تم نے چار مرتبہ اپنے خلاف گواہی دے دی (تب لوگوں کو حکم دیا) جاؤ اسے سنگسار کر دو۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

③ قرآن مجید نے تمام مُردار حرام قرار دیئے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے مَری ہوئی مچھلی حلال قرار دی ہے۔

قرآن مجید کا حکم:

﴿حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ وَالدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَ مَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ﴾ (3:5)

”حرام کیا گیا ہے تم پر مُردار، خون، خنزیر کا گوشت اور ہر وہ جانور جس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام لیا جائے۔“ (سورہ مائدہ، آیت نمبر 3)

رسول اللہ ﷺ کا حکم:

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبَحْرِ قَالَ ((ھُوَ الطَّھُوْرُ مَاءُ ہٗ وَالْحِلُّ مَیْتَتُہٗ))

[1] صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 3823

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ❶ (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے سمندر کے بارہ میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مُردار (یعنی مچھلی) حلال ہے۔'' اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

④ قرآن مجید نے مَردوں اور عورتوں کے لئے ہر طرح کی زینت کو جائز اور حلال قرار دیا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے مَردوں کے لئے سونا اور ریشم پہننا حرام قرار دیا ہے۔

قرآن مجید کا حکم:

﴿ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ﴾ (32:7)

''اے محمد! ان سے کہو کس نے رزق کی پاکیزہ چیزوں کو اور اللہ کی اس زینت کو حرام قرار دیا ہے جسے اللہ نے اپنے بندوں کے لئے نکالا ہے۔'' (سورہ اعراف، آیت نمبر 32)

رسول اللہ ﷺ کا حکم:

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِإِنَاثِ اُمَّتِيْ وَ حُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''میری امت کی عورتوں کے لئے سونا اور ریشم حلال کیا گیا ہے اور مَردوں کے لئے حرام کیا گیا ہے۔'' اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

④ قرآن مجید نے وضو کا طریقہ منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھونا اور پھر سر کا مسح اور پاؤں کا دھونا بتایا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ ہاتھ دھونا، تین مرتبہ کلی کرنا، تین مرتبہ ناک صاف کرنا اور پھر منہ دھونا، تین مرتبہ دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھونا۔ اس کے بعد سر اور کانوں کا مسح کرنا اور پھر تین مرتبہ دونوں پاؤں، ٹخنوں تک دھونا بتایا ہے۔

❶ الجزء الاول ، رقم الحدیث 112

❷ صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 4754

قرآن مجید کا حکم:

﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلاَةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُؤُسِكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ﴾ (6:5)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! جب نماز کے لئے اٹھو تو اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھولو، سروں پر مسح کر لو اور پاؤں کو ٹخنوں تک دھولیا کرو۔'' (سورہ مائدہ، آیت نمبر 6)

رسول اللہ ﷺ کا حکم:

عَنْ حُمْرَانَ اَنَّ عُثْمَانَ ﷺ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْ اِنَائِهِ فَغَسَلَهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ بِيَمِيْنِهِ فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا وَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلاَثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلاَثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَوَضَّأُ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

حضرت حمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگوایا اور برتن سے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا، کلی کی، ناک صاف کی اور اس میں پانی ڈالا، پھر اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا اور کہنیوں تک بازو تین مرتبہ دھوئے پھر سر کا مسح کیا پھر تین مرتبہ دونوں پاؤں دھوئے پھر فرمایا ''میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

[1] کتاب الوضوء باب المضمضة فی الوضوء

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ
اَلَا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ
الْکِتٰبَ
وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ
(رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ)
(مسلمانوں!) آگاہ رہو، میں قرآن دیا گیا ہوں
اوراس کے ساتھ اسی درجے کی ایک اور
چیز (یعنی حدیث) بھی دیا گیا ہوں۔
(اسے ابوداوٗد نے روایت کیا ہے)

وُجُوْبُ الْعَمَلِ بِالسُّنَّةِ

سنت پر عمل کرنا واجب ہے

مسئلہ 52 اللہ تعالیٰ کے احکامات کی طرح رسول اللہ ﷺ کے احکامات بھی واجب الاتباع ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا)) فَقَالَ رَجُلٌ کُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَهَا ثَلَاثًا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ قُلْتُ نَعَمْ وَ جَبَتْ وَ لَمَّا اسْتَطَعْتُمْ)) ثُمَّ قَالَ ((ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا هَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَ اِخْتِلَافِهِمْ عَلٰی اَنْبِیَاءِ هِمْ فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ اِذَا نَهَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے، لہٰذا حج کرو۔'' ایک آدمی نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہر سال حج ادا کریں؟'' رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ اس آدمی نے تین مرتبہ سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر میں ''ہاں'' کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج ادا کرنا واجب ہو جاتا اور پھر اس پر عمل کرنا تمہارے لئے ممکن نہ ہوتا، لہٰذا جتنی بات میں تم سے کہوں اسی پر اکتفا کیا کرو، اگلے لوگ اسی لئے ہلاک ہوئے کہ وہ اپنے نبیوں سے زیادہ سوال اور اختلاف کرتے تھے۔'' (پھر آپ ﷺ نے فرمایا) ''جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو (کرید کی بجائے) اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو اور جس چیز سے منع کروں اسے چھوڑ دو۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

[1] کتاب الحج ، باب فرض الحج مرة فی العمر

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی رضی اللہ عنہ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ فَدَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ اُجِبْهُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ کُنْتُ اُصَلِّیْ ، فَقَالَ ((أَ لَمْ یَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابوسعید بن معلّی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا، نبی اکرم ﷺ نے مجھے آواز دی، میں نے جواب نہ دیا پھر (نماز ختم کر کے) جب آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! میں نماز پڑھ رہا تھا (اس لئے آپ ﷺ کے بلانے پر حاضر نہ ہوسکا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کیا اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) یہ حکم نہیں دیا "لوگو! اللہ اور اس کا رسول جب تمہیں بلائے تو اس کے حکم کی تعمیل کرو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ خَلْقِ اللّٰهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ اِمْرَأَةً مِنْ بَنِیْ أَسَدٍ یُقَالُ لَهَا اُمُّ یَعْقُوْبَ وَ کَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِیْثٌ بَلَغَنِیْ عَنْکَ اَنَّکَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ خَلْقِ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ وَ مَالِیَ لاَ اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَیْنَ لَوْحَیِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَئِنْ کُنْتِ قَرَأْتِیْهِ لَقَدْ وَجَدْتِیْهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿ وَ مَا آتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ﴾ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ فَاِنِّیْ أَرٰی شَیْئًا مِنْ هٰذَا عَلٰی اِمْرَأَتِکَ الْآنَ قَالَ اذْهَبِیْ فَانْظُرِیْ قَالَ فَدَخَلَتْ عَلَی امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ فَلَمْ تَرَ شَیْئًا فَجَاءَ تْ اِلَیْهِ فَقَالَتْ مَا رَأَیْتُ شَیْئًا فَقَالَ اَمَا لَوْ کَانَ ذٰلِکَ لَمْ نُجَامِعْهَا . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے جسم گودنے والی اور گدوانے والی، چہرے

❷ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1377

کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے والیوں پر، خوبصورتی کے لئے دانت (رگڑ کر) کھلے کروانے والیوں پر (نیز) اللہ تعالیٰ کی بناوٹ کو تبدیل کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے۔'' بنی اسد کی ایک عورت اُمّ یعقوب نے یہ بات سنی جو کہ قرآن پڑھا کرتی تھی، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہا، میں نے سنا ہے ''تم نے جسم گدوانے اور گودنے والیوں پر، چہرہ کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے والیوں پر دانتوں کو کشادہ کروانے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی بناوٹ کو بدلنے والیوں پر لعنت کی ہے؟'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ''میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اور یہ (یعنی اس بات کا ذکر) تو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے۔'' اس عورت نے کہا ''میں نے (اپنے پاس محفوظ) دو تختیوں کے درمیان سارا قرآن پڑھ ڈالا ہے، لیکن مجھے تو اس میں کہیں اس بات کا ذکر نہیں ملا۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اگر تو قرآن غور سے پڑھتی (جس طرح غور سے پڑھنے کا حق ہے) تو تجھے یہ بات مل جاتی۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''رسول جس بات کا حکم دے اس پر عمل کرو اور جس سے منع کرے اس سے باز آجاؤ۔'' پھر وہ عورت بولی ''ان باتوں میں سے بعض باتیں تو تمہاری بیوی میں بھی ہیں۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ''جاؤ جا کر دیکھ لو۔'' وہ عورت گئی تو ان کی بیوی میں ایسی کوئی بات نہ پائی تب وہ واپس آئی اور کہنے لگی ''ان میں سے تو کوئی بات میں نے تمہاری بیوی میں نہیں دیکھی۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اگر وہ ایسا کرتی تو ہم کبھی اس سے صحبت نہ کرتے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 53 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے، لہٰذا دونوں کی اطاعت ایک ہی درجے میں واجب ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ جَاءَتْ مَلٰئِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ هُوَ نَائِمٌ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلاً فَاضْرِبُوْا لَهُ مَثَلاً فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهُ نَائِمٌ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَ الْقَلْبَ يَقْظَانُ ، فَقَالُوْا : مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَ جَعَلَ فِيْهَا مَاْدُبَةً وَ بَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ

اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَ أَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَ مَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَ لَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوْا : اَوِّلُوْهَا لَهُ يَفْقَهْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ ، فَقَالُوْا : فَالدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ ، فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَ مُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فرشتوں کی ایک جماعت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔اس وقت آپ ﷺ سو رہے تھے۔فرشتوں نے آپس میں کہا ''رسول اللہ ﷺ کی ایک مثال ہے،وہ بیان کرو۔'' کچھ فرشتوں نے کہا ''آپ ﷺ تو سو رہے ہیں (یعنی ان کے سامنے مثال بیان کرنے سے کیا فائدہ؟)'' لیکن کچھ دوسرے فرشتوں نے کہا ''آپ ﷺ کی آنکھ تو واقعی سو رہی ہے لیکن دل جاگتا ہے۔'' چنانچہ فرشتوں نے کہا ''آپ ﷺ کی مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے ایک گھر تعمیر کیا، کھانا پکایا اور پھر لوگوں کو بلانے کے لئے ایک آدمی بھیجا، جس نے بلانے والے کی بات مان لی وہ گھر میں داخل ہوا اور کھانا کھا لیا۔جس نے بلانے والے کی بات نہ مانی وہ گھر میں داخل ہوا نہ کھانا کھایا۔'' پھر کچھ فرشتوں نے کہا ''اس مثال کی وضاحت کرو تاکہ آپ ﷺ اچھی طرح سمجھ لیں۔'' بعض فرشتوں نے پھر یہ بات دہرائی ''آپ تو سو رہے ہیں۔'' لیکن دوسروں نے جواب دیا ''آپ کی آنکھ تو سو رہی ہے لیکن دل جاگ رہا ہے۔'' چنانچہ فرشتوں نے مثال کی یوں وضاحت کی ''گھر سے مراد جنت ہے (جسے اللہ تعالیٰ نے تعمیر کیا ہے) اور لوگوں کو بلانے والے محمد ﷺ ہیں، پس جس نے محمد ﷺ کی بات مان لی اس نے گویا اللہ تعالیٰ کی بات مانی اور جس نے محمد ﷺ کی بات ماننے سے انکار کیا، اس نے گویا اللہ تعالیٰ کی بات ماننے سے انکار کیا اور محمد ﷺ لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں (یعنی کون فرمانبردار ہے اور کون نافرمان)'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ ﷜ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَ مِثْلَهُ مَعَهُ اَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ فَمَا

[1] كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة ، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ

وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَلاَلٍ فَأَحِلُّوْهُ وَ مَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ أَلاَ لاَ يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ وَ لاَ كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَ لاَ لُقْطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ[1] (صحيح)

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لوگو! یاد رکھو قرآن ہی کی طرح ایک اور چیز (یعنی سنت) مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہے۔ خبردار! ایک وقت آئے گا کہ ایک پیٹ بھرا (یعنی متکبر شخص) اپنی مسند پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اور کہے گا لوگو! تمہارے لئے قرآن ہی کافی ہے۔ اس میں جو چیز حلال ہے بس وہی حلال ہے اور جو چیز حرام ہے بس وہی حرام ہے۔ حالانکہ جو کچھ اللہ کے رسول ﷺ نے حرام کیا ہے وہ ایسے ہی حرام ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔ سنو! گھریلو گدھا بھی تمہارے لئے حلال نہیں (حالانکہ قرآن میں اس کی حرمت کا ذکر نہیں) نہ ہی درندے جن کی کچلیاں (نوکیلے دانت جن سے وہ شکار کرتے ہیں) ہیں، نہ ہی کسی ذمی کی گری پڑی چیز کسی کے لئے حلال ہے۔ ہاں البتہ اگر اس کے مالک کو اس کی ضرورت ہی نہ ہو تو پھر جائز ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : تیسری حدیث مسئلہ نمبر 21 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 54 شریعت میں سنتِ رسول ﷺ اور کتابُ اللہ کے احکامات ایک ہی درجہ رکھتے ہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُمَا قَالاَ اِنَّ رَجُلاً مِنَ الْاَعْرَابِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! أَنْشُدُكَ اللّٰهَ أَلاَ قَضَيْتَ لِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَ أْذَنْ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((قُلْ)) قَالَ : اِنِّي ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ وَ اِنِّيْ اُخْبِرْتُ اِنَّ عَلٰى اِبْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَ وَلِيْدَةٍ فَسَأَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اِنَّمَا عَلٰى ابْنِيْ جَلْدُ

[1] صحيح سنن ابى داؤد، للالبانى ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 3848

مِائَةً وَ تَغْرِيْبُ عَامٍ وَ اَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَلْوَلِيْدَةُ وَ الْغَنَمُ رَدٌّ وَ عَلٰى اِبْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِيْبُ عَامٍ وَ اغْدُ يَا اُنَيْسُ اِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَاِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا)) قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرُجِمَتْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میرا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کیجئے۔'' مقدمے کا دوسرا فریق زیادہ سمجھ دار تھا اس نے عرض کیا ''ہاں یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ فرمائیے، لیکن مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اچھا بات کرو۔'' اس نے عرض کیا ''میرا بیٹا اس کے گھر نوکر تھا، اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا۔ لوگوں نے مجھ سے کہا تیرے بیٹے کے لئے رجم کی سزا ہے۔ میں نے اس کے بدلے سو بکریاں صدقہ کیں اور ایک لونڈی آزاد کی۔ پھر میں نے علماء سے پوچھا، تو انہوں نے کہا تیرے بیٹے کے لئے سو کوڑوں کی سزا اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور فریق ثانی کی بیوی کے لئے سنگساری کی سزا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا۔'' فریق اول کو حکم دیا کہ ''اپنی بکریاں اور لونڈی واپس لے لو تمہارے بیٹے کے لئے سو کوڑے ہیں اور سال کی جلا وطنی کی سزا ہے۔'' پھر ایک صحابی انیس کو حکم دیا کہ ''تم کل اس عورت سے جا کر پوچھو، اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دو۔'' حضرت انیس رضی اللہ عنہ اگلے روز گئے۔ عورت نے زنا کا اقرار کر لیا، تو نبی اکرم ﷺ کے حکم سے وہ سنگسار کر دی گئی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 55 گمراہی سے بچنے کے لئے کتابُ اللہ اور سنتِ رسول ﷺ دونوں کی پیروی کا حکم ہے

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 22 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

[1] اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1103

مَسئله 56 جو عمل سنتِ رسول ﷺ کے مطابق نہ ہو، وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 30 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسئله 57 دینی مسائل میں نبی اکرم ﷺ کی بذریعہ وحی راہنمائی کی جاتی، جس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرح ہی واجب ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

① عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَجَاءَ نِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِيْ وَ اَبُوْبَكْرٍ وَ هُمَا مَاشِيَانِ فَأَتَانِيْ وَ قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَبَّ وَضُوْءَ هُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ رُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ؟ كَيْفَ أَصْنَعُ فِيْ مَالِيْ؟ قَالَ فَمَا أَجَابَنِيْ بِشَيْءٍ حَتّٰى نَزَلَ آيَةُ الْمِيْرَاثِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عیادت کے لئے تشریف لائے میں بے ہوش تھا۔ آپ ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا پانی مجھ پر ڈالا، جس سے میں ہوش میں آ گیا۔ میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! ایک بار حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے پوچھا تھا کہ میں اپنے مال کا کیا فیصلہ کروں؟'' پھر حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ''آپ ﷺ نے اس وقت تک کوئی جواب نہ دیا جب تک میراث کی آیت نہ اتری۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

② عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ اَنَّ رَجُلاً أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَرَأَيْتَ رَجُلاً رَأٰى مَعَ امْرَأَتِهٖ رَجُلاً أَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِمَا مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنَ التَّلَاعُنِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ((قَدْ قُضِيَ فِيْكَ وَ فِيْ امْرَأَتِكَ)) قَالَ فَتَلَاعَنَا وَ أَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَفَارَقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً اَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

---

[1] كتاب الاعتصام بالكتاب و السنة ، باب ما كان النبي ﷺ يسائل مما لم ينزل عليه

[2] كتاب التفسير ، تفسير سوره نور ، باب والخامسة ان لعنة الله عليه

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو غیر مرد کے ساتھ دیکھے تو کیا کرے؟ اگر قتل کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے (قصاص) میں قتل کروا دیں گے، پھر آخر کیا کرے؟'' (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا حتی کہ) اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے بارے میں قرآن مجید میں لعان کا حکم نازل فرمایا، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا ''تیرا اور تیری بیوی کا فیصلہ ہو گیا، چنانچہ دونوں نے لعان کیا (راوی کہتے ہیں) میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا، تب سے یہ سنت جاری ہوئی کہ لعان کرنے والے میاں بیوی میں جدائی کرادی جائے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

③ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَرْثٍ وَ هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى عَسِيْبٍ إِذْ مَرَّ الْيَهُوْدُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ ، فَقَالَ : مَا رَأْيُكُمْ إِلَيْهِ ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ لاَ يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُوْنَهُ ، فَقَالُوْا : سَلُوْهُ فَسَأَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَأَمْسَكَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوْحٰى إِلَيْهِ فَقُمْتُ مَقَامِيْ فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ ((وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّيْ وَ مَا أُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلاَّ قَلِيْلاً)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دفعہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک باغ میں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی ایک چھڑی پر ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ یہودی گزرے وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے ان (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) سے روح کے بارہ میں سوال کرو۔ (ان میں سے) ایک نے کہا ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تمہیں کس چیز نے شک میں ڈال دیا ہے (کہ وہ پیغمبر ہی نہ ہوں)'' کچھ یہودیوں نے کہا ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ایسی بات نہ کہہ دیں، جو تمہیں ناگوار گزرے۔ پھر انہوں نے (فیصلہ کر کے) کہا ''اچھا چلو سوال کرو۔'' چنانچہ یہودیوں نے آپ سے پوچھا ''روح کیا چیز ہے؟'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے انہیں کوئی جوب نہ دیا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہے چنانچہ اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ جب وحی نازل ہو چکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ

[1] كتاب التفسير ، تفسير سوره بنى اسرائيل ، باب و يسئلونک عن الروح

مِنْ أَمْرِ رَبِّيْ﴾ (85:17) ”اے محمد ﷺ! لوگ آپ سے روح کے بارہ میں سوال کرتے ہیں، کہہ دیجئے روح میرے رب کا حکم ہے اور تم کو (اس بارہ میں) کم ہی علم دیا گیا ہے۔“ (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 85) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 58 قرآن مجید کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ، نبی اکرم ﷺ کو دین کے احکامات سکھلاتے تھے جن پر ایمان لانا اور عمل کرنا اسی طرح واجب ہے جس طرح قرآن مجید کے احکامات پر ایمان لانا اور عمل کرنا واجب ہے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں

① عَنْ اَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلاَةِ وَ الصَّوْمَ وَ عَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1] (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے مسافر کو نصف نماز کی رُخصت اور روزہ موخر کرنے کی رُخصت دی ہے جبکہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو (صرف) روزہ موخر کرنے کی رُخصت دی ہے۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے صرف مسافر اور بیمار کا ذکر کیا ہے جبکہ یہاں حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو دی گئی رخصت کو بھی رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا ہے۔

② عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ﷺ جَاءَ تِ امْرَأَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ ((اجْتَمِعْنَ فِيْ يَوْمِ كَذَا وَ كَذَا فِيْ مَكَانِ كَذَا وَ كَذَا)) فَاجْتَمَعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ ((مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلاَثَةً اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ)) فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَيْنِ قَالَ فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ ((وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

---

[1] صحيح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثانی، رقم الحديث 2145
[2] كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة ، باب تعليم النبی امته من الرجال والنساء

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی ساری تعلیمات (احادیث) مردوں نے لے لی ہیں۔ (ہفتہ میں) ایک دن ہماری تعلیم کے لئے بھی مقرر فرما دیجئے جس میں ہمیں وہ باتیں سکھلایئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھلائی ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اچھا فلاں فلاں دن فلاں فلاں جگہ جمع ہوا کرو۔'' چنانچہ عورتیں جمع ہوئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور جو باتیں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھلائی تھیں وہ ان کو سکھلائیں۔ پھر فرمایا ''تم میں سے جو عورت اپنے تین بچے آگے بھیج چکی ہے (یعنی فوت ہو چکے ہیں) تو قیامت کے روز وہ بچے (صبر کرنے پر) اس کے لئے جہنم سے رکاوٹ بنیں گے۔'' ایک عورت نے سوال کیا ''اگر دو بچے فوت ہوئے ہوں؟'' عورت نے دو کا لفظ دہرایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ''ہاں دو بھی، دو بھی، دو بھی۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

③ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ یَرْوِیْهِ عَنْ رَبِّكُمْ قَالَ ((لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ وَ الصَّوْمُ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ''ہر عمل کا بدلہ ہے اور روزہ میرے لئے ہے میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

④ عَنْ اَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ یَرْوِیْهِ عَنْ رَبِّهٖ قَالَ ((اِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا وَ اِذَا تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَ اِذَا اَتَانِیْ مَشْیًا اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ

---

❶ کتاب التوحید، باب ذکر النبی ﷺ و روایاته عن ربه

❷ کتاب التوحید، باب ذکر النبی ﷺ و روایاته عن ربه

تعالیٰ فرماتا ہے ”جب کوئی بندہ بالشت بھر میری طرف آتا ہے تو میں ہاتھ بھر اس کی طرف آتا ہوں، جب بندہ ہاتھ بھر میری طرف آتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں جب بندہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف آتا ہوں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

⑤ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ((اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِیْ وَ الْعَظْمَةُ إِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِنْهُمَا قَذَفْتُهُ فِی النَّارِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ❶ (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”کبریائی میری اوڑھنی ہے اور عظمت میری چادر ہے جس نے ان دونوں میں سے کسی ایک کو مجھ سے چھینا، میں اسے جہنم میں پھینک دوں گا۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

⑥ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : قَالَ اللّٰهُ ((أَنْفِقْ یَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَیْكَ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”اے ابن آدم! تو (میری راہ میں) خرچ کر، تجھ پر خرچ کیا جائے گا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : رسول اکرم ﷺ کا اللہ تعالیٰ سے براہ راست روایت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن مجید کے علاوہ بعض دوسرے شرعی احکامات بھی آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکھلائے جاتے تھے۔

***

❶ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2446

❷ رواہ البخاری ، کتاب التفسیر ، تفسیر سورہ ھود

اَلسُّنَّةُ وَالصَّحَابَةُ

سنت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں

مسئلہ 59 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اقوال وافعال کی من وعن اسی طرح پیروی کرنے کی کوشش فرماتے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھتے تھے، چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

مسئلہ 60 اتباع سنت کے لئے سنت کی مصلحت اور حکمت سمجھ میں آنا ضروری نہیں۔

1- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ بِأَصْحَابِهٖ إِذْ خَلَعَ نَعْلَیْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ یَسَارِهٖ فَلَمَّا رَأَی ذٰلِکَ الْقَوْمُ أَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلاَتَهٗ ، قَالَ ((مَا حَمَلَکُمْ عَلٰی إِلْقَاءِ نِعَالِکُمْ ؟)) قَالُوْا رَأَیْنَاکَ أَلْقَیْتَ نَعْلَیْکَ فَأَلْقَیْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ جِبْرِیْلَ أَتَانِیْ فَاَخْبَرَنِیْ أَنَّ فِیْهَا قَذَرًا)) اَوْ قَالَ ((أَذًی)) وَ قَالَ ((إِذَا جَاءَ اَحَدُکُمْ إِلَی الْمَسْجِدِ فَلْیَنْظُرْ فَإِنْ رَأَی فِیْ نَعْلَیْهِ قَذَرًا اَوْ أَذًی فَلْیَمْسَحْهُ وَلْیُصَلِّ فِیْهِمَا)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ[1] (صحیح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے کہ دوران نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے اتار کر بائیں جانب رکھ دیئے۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی، تو انہوں نے دریافت فرمایا ”تم لوگوں نے اپنے جوتے کیوں اتارے؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”ہم نے چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے اتارتے دیکھا، لہٰذا ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 605

فرمایا ''مجھے جبرائیل علیہ السلام نے آ کر بتایا ''میرے جوتوں میں غلاظت ہے۔'' یا کہا ''تکلیف دہ چیز ہے۔'' (لہٰذا میں نے جوتے اتار دیئے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نصیحت فرمائی ''جب مسجد میں نماز پڑھنے آؤ تو پہلے اپنے جوتوں کو اچھی طرح دیکھ لیا کرو، اگر ان میں غلاظت ہو تو اسے صاف کرلو، پھر ان میں نماز پڑھو۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

2– عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَاهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ بَعْدَ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ فِى الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ حِيْنَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُوْرَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوْفَةِ، فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا (قائم مقام) گورنر بنایا اور (خود کسی کام سے) مکہ چلے گئے۔ اسی دوران حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جمعہ پڑھائی، پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ منافقون تلاوت کی۔ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نماز کے بعد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور عرض کیا آپ نے وہی سورتیں تلاوت فرمائیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ (اپنے عہدِ خلافت میں) کوفہ میں پڑھایا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونوں سورتیں نمازِ جمعہ میں پڑھتے سنا ہے۔ (اسی لئے میں نے پڑھی ہیں)'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

3– عَنْ نَافِعٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِزْمَارًا قَالَ فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ عَلٰى اُذُنَيْهِ وَ نَاٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَ قَالَ لِیْ يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قَالَ فَقُلْتُ لَا ، قَالَ : فَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ مِنْ اُذُنَيْهِ وَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَ هٰذَا فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ ، قَالَ نَافِعٌ: فَكُنْتُ اِذَا ذَاكَ صَغِيْرًا . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

حضرت نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بانسری کی آواز سنی تو اپنی دونوں انگلیاں

[1] كتاب الجمعة ، باب ما يقرء في صلاة الجمعة

[2] صحيح سنن ابى داؤد، للالبانى ، الجزء الثانى ، رقم الحديث 4116

کانوں میں ٹھونس لیں اور راستے کی دوسری سمت کافی دور نکل گئے اور مجھ سے پوچھا "اے نافع! کیا کچھ سن رہے ہو؟" میں نے عرض کیا "نہیں!" تب انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں سے نکالیں اور فرمایا "میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، رسول اللہ ﷺ کی بانسری کی آواز سنی اور ایسے ہی کیا (جیسے میں نے اب کیا ہے) حضرت نافع نے یہ بھی بتایا کہ اس وقت میں چھوٹی عمر کا لڑکا تھا۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

4- عَنْ هَلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ﷺ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ أَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ سَالِمٌ وَ عَلَيْكَ وَ عَلٰى اُمِّكَ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ مِمَّا قُلْتُ لَكَ قَالَ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ لَمْ تَذْكُرْ اُمِّيْ بِخَيْرٍ وَ لاَ بِشَرٍّ قَالَ اِنَّمَا قُلْتُ لَكَ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ أَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَ عَلَيْكَ وَ عَلٰى اُمِّكَ)) ثُمَّ قَالَ ((إِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ)) قَالَ فَذَكَرَ بَعْضَ الْمَحَامِدِ ((وَالْيَقُلْ لَهُ مِنْ عِنْدَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَرُدَّ يَعْنِيْ عَلَيْهِمْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُمْ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ[1] (صحيح)

حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم سالم بن عبید کے پاس تھے کہ ایک آدمی نے چھینک ماری اور کہا "اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ" حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں کہا وَ عَلَيْكَ وَ عَلٰى اُمِّكَ (یعنی تجھ پر اور تیری ماں پر بھی سلام) پھر کہا جو میں نے کہا ہے شاید اس پر تجھے ناگواری محسوس ہوئی ہے۔ آدمی نے جواب میں کہا میری خواہش تھی کہ تم میری ماں کا اچھے الفاظ میں تذکرہ کرتے نہ برے الفاظ سے۔ تو حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے کہا "سنو میں نے یہ جواب اس لئے دیا ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک آدمی نے چھینک ماری اور اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ کہا، تو اس کے جواب میں نبی اکرم ﷺ نے بھی یہی جواب دیا وَ عَلَيْكَ وَ عَلٰى اُمِّكَ (لہٰذا میں نے بھی ویسا ہی کہا ہے) اور پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے بتایا "جب چھینک مارو، تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہو۔" راوی کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے بعض دیگر حمد کے کلمات کا بھی ذکر کیا اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا "چھینکنے والے کے

[1] مشكوة المصابيح، للالباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 4741

پاس جو شخص موجود ہو اسے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہنا چاہئے اور چھینکنے والے کو پھر یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ کہنا چاہئے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

5- عَنْ نَافِعٍ ﷺ اَنَّ رَجُلاً عَطَسَ اِلٰی جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا وَ اَنَا اَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَ لَیْسَ ھٰکَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلَّمَنَا اَنْ نَقُوْلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ[1] (حسن)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس چھینک ماری اور کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ تو میں بھی کہتا ہوں (یعنی مجھے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے میں کوئی اعتراض نہیں) لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یوں سکھایا ہے (چھینک کے بعد) ہم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ (یعنی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) کہیں (لہٰذا جو سنت طریقہ ہے وہی اختیار کرو)'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

6- عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ لِلرُّکْنِ اَمَا وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَ لَا تَنْفَعُ وَ لَوْ لَا اَنِّیْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ اسْتَلَمَکَ مَا اسْتَلَمْتُکَ فَاسْتَلَمَہٗ ثُمَّ قَالَ فَمَالَنَا وَ لِلرَّمْلِ اِنَّمَا کُنَّا رَاَیْنَا بِہِ الْمُشْرِکِیْنَ وَ قَدْ اَھْلَکَھُمُ اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ شَیْءٌ صَنَعَہُ النَّبِیُّ ﷺ فَلَا نُحِبُّ اَنْ نَتْرُکَہٗ . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ[2]

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو مخاطب کر کے کہا ''واللہ! میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو استلام (حجر اسود کو ہاتھ لگا کر بوسہ دینا) کرتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے

---

1. صحیح سنن الترمذی، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2200
2. اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 799

کبھی نہ چومتا۔'' پھر فرمایا ''اب ہمیں رَمل کرنے کی کیا ضرورت ہے، رَمل تو دشمنوں کو دکھانے کے لئے تھا اب تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا ہے۔'' پھر خود ہی فرمایا ''لیکن رَمل تو وہ چیز ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور سنت چھوڑنا ہمیں پسند نہیں۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

7- عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ وَ بَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَیَّ وَ اِنَّهُ بَعَثَ إِلَیَّ یَوْمًا بِفَضْلَةٍ لَمْ یَاْكُلْ مِنْهَا لِاَنَّ فِیْهَا ثُوْمًا فَسَاَلْتُهُ اَ حَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ ((لاَ وَ لٰكِنِّیْ اَكْرَهُهُ مِنْ اَجْلِ رِیْحِهِ)) قَالَ فَإِنِّیْ اَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کھانا لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے تناول فرمانے کے بعد میرے پاس بھیج دیتے۔ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن جوں کا توں کھائے بغیر میری طرف بھیج دیا کیونکہ اس میں لہسن تھا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ''کیا لہسن حرام ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نہیں! لیکن میں اس کی بُو کی وجہ سے اسے پسند نہیں کرتا۔'' حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کہا ''جو چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند فرماتے ہیں، میں بھی اسے ناپسند کرتا ہوں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

8- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((بُنِیَ الْإِسْلَامُ عَلٰی خَمْسَةٍ عَلٰی اَنْ یُوَحَّدَ اللّٰهُ وَ إِقَامِ الصَّلاَةِ وَ إِیْتَاءِ الزَّكَاةِ وَ صِیَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ)) فَقَالَ رَجُلٌ: اَلْحَجِّ وَ صِیَامِ رَمَضَانَ ، قَالَ : لاَ صِیَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ هٰكَذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اللہ تعالیٰ کی توحید، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے اور حج ادا کرنا۔'' ایک آدمی نے (بات دہرا کر) پوچھا ''حج اور رمضان کے روزے؟'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ''(نہیں) رمضان کے روزے اور حج، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ترتیب سے حدیث سنی تھی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

1. كتاب الاشربة ، باب اباحة اكل الثوم
2. كتاب الايمان ، ، باب بيان اركان الاسلام

9- عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ﷺ رَأَيْتُ ابْنِ عُمَرَ يُصَلِّىْ مَحْلُوْلاً اَزْرَارَةً فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهُ . رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ❶

(حسن)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کھلے بٹنوں کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، تو میں نے ان سے پوچھا ''آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟'' تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔'' اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

10- عَنْ مُجَاهِدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِىْ سَفَرٍ فَمَرَّ بِمَكَانٍ فَحَادَ عَنْهُ فَسُئِلَ لِمَ فَعَلْتَ ؟ فَقَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ هٰذَا فَفَعَلْتُ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ الْبَزَّارُ ❷

(صحيح)

حضرت مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک سفر میں جا رہے تھے ایک جگہ سے گزرے، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راستے سے دور ہٹ گئے۔ ان سے پوچھا گیا ''آپ نے ایسا کیوں کیا؟'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے، اس لئے میں نے ایسا کیا ہے۔'' اسے احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

11- عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِعَرَفَاتٍ فَلَمَّا كَانَ حِيْنَ رَاحَ رُحْتُ مَعَهُ حَتّٰى اَتَى الْاِمَامَ فَصَلّٰى مَعَهُ الْاُوْلٰى وَالْعَصْرَ ثُمَّ وَقَفَ مَعَهُ وَ اَنَا وَ اَصْحَابٌ لِىْ حَتّٰى اَفَاضَ الْاِمَامُ فَاَفَضْنَا مَعَهُ حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلَى الْمَضِيْقِ دُوْنَ الْمَازِمَيْنِ فَاَنَاخَ وَ اَنَخْنَا وَ نَحْنُ نَحْسَبُ اَنَّهُ يُرِيْدُ اَنْ يُصَلِّىَ فَقَالَ غُلَامُهُ الَّذِىْ يَمْسِكُ رَاحِلَتَهُ اِنَّهُ لَيْسَ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ وَلٰكِنَّهُ ذَكَرَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ لَمَّا انْتَهٰى اِلٰى هٰذَا الْمَكَانِ قَضٰى حَاجَتَهُ فَهُوَ يُحِبُّ اَنْ يَقْضِىَ حَاجَتَهُ . رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸

(صحيح)

❶ صحيح الترغيب والترهيب ، للالبانی ، الجزء الاول، رقم الحديث

❷ صحيح الترغيب والترهيب ، للالبنى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 44

- الترغيب والترهيبة ، للالبنى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 46

حضرت انس بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ عرفات میں تھا جب وہ کہیں جاتے تو میں بھی ان کے ساتھ جاتا۔ یہاں تک کہ ہم امام کے پاس پہنچے اور اس کے ساتھ نمازِ ظہر وعصر (جمع کر کے) ادا کیں۔ پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وقوف فرمایا، تو میں اور میرے ساتھیوں نے بھی ان کے ساتھ وقوف کیا۔ یہاں تک کہ امام (عرفات سے) واپس لوٹے تو ہم بھی ان کے ساتھ واپس لوٹے یہاں تک کہ اسی تنگ راستے پر پہنچے جو مازمین (جگہ کا نام) سے پہلے ہے۔ وہاں پہنچ کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی سواری بٹھادی اور ہم نے بھی اپنی سواریاں بٹھا دیں۔ ہمارا خیال تھا کہ اب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز پڑھیں گے لیکن جو ملازم ان کی سواری پر متعین تھا، اس نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز نہیں پڑھنا چاہتے بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں پہنچ کر حاجت ضروریہ سے فارغ ہوئے تھے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی جگہ حاجت ضروریہ سے فارغ ہونا پسند کرتے تھے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

12- عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ اسْتَقْبَلْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ﷺ حِيْنَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ فَلَقِيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَ وَجْهُهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ يَعْنِيْ عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ رَأَيْتُكَ تُصَلِّيْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَقَالَ لَوْ لَا اَنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَهُ لَمْ أَفْعَلْهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت انس بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ شام سے تشریف لائے تو عین تمر کے مقام پر ہم نے ان کا استقبال کیا۔ میں نے انہیں گدھے پر نماز پڑھتے دیکھا اور گدھے کا رخ قبلہ کی بجائے قبلہ کے دائیں طرف تھا۔ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ''آپ نے قبلہ کی طرف رُخ کئے بغیر نماز کیوں پڑھی ہے؟'' انہوں نے فرمایا ''اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھتے نہ دیکھتا تو کبھی نماز نہ پڑھتا۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

13- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ

[1] کتاب تقصیر الصلاۃ، باب صلاۃ التطوع علی الحمار

خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنِّيْ اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ وَ قَالَ إِنِّيْ لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا)) فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آپ ﷺ کی دیکھا دیکھی انگوٹھیاں بنوالیں، آپ ﷺ نے فرمایا ''میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی۔'' (تم نے بھی بنوالیں) چنانچہ آپ ﷺ نے انگوٹھی اتار پھینکی اور فرمایا ''اب میں کبھی استعمال نہیں کروں گا۔'' (آپ کی اتباع میں) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

14- عَنِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ ﷺ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمُ الْأَسَدِيُّ لَوْلَا طُوْلُ جُمَّتِهِ وَ إِسْبَالُ إِزَارِهٖ)) فَبَلَغَ ذٰلِكَ خُرَيْمًا فَعَجِلَ فَأَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلٰى أُذُنَيْهِ وَ رَفَعَ إِزَارَهُ إِلٰى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ❷ (حسن)

صحابی رسول ﷺ ابن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اگر خریم اسدی کے بال لمبے نہ ہوتے اور تہ بند نیچے لٹکا نہ ہوتا تو بہت اچھا آدمی تھا۔'' رسول اللہ ﷺ کی یہ بات خریم اسدی تک پہنچی، تو خود ہی چھری لے کر کانوں تک اپنے بال کاٹ دیئے اور تہبند نصف پنڈلیوں تک اونچا کرلیا۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

15- وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأٰى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ ((يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلٰى جُمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ)) فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذْ خَاتِمَكَ انْتَفِعْ بِهٖ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

---

❶ كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة ، باب الاقتداء بافعال النبي ﷺ

❷ صحيح سنن ابي داؤد ، للالباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 4461

❸ كتاب اللباس والزينة ، باب تحريم خاتم الذهب للرجال

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ (کی انگلی) میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا ''تم میں سے کوئی سونے کی انگوٹھی پہن کر گویا آگ کے انگارے کا قصد کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد اس آدمی سے کہا گیا انگوٹھی اٹھالو اور اس سے کوئی (دوسرا) فائدہ حاصل کرلو (یعنی اپنی بیوی یا بہن کو دے دو یا فروخت کردو) صحابی نے کہا ''اللہ کی قسم! جس انگوٹھی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دیا ہے اسے کبھی نہ اٹھاؤں گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

16- عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا اسْتَوٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ : ((اِجْلِسُوْا)) فَسَمِعَ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَجَلَسَ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((تَعَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ [1] (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ دینے کے لئے) منبر پر تشریف لائے تو فرمایا ''لوگو! بیٹھ جاؤ۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سنا تو مسجد کے دروازے پر ہی بیٹھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا ''عبداللہ! مسجد کے اندر آکر بیٹھو۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

[1] صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 203

اَلسُّنَّۃُ وَالْأَئِمَّۃُ

سنت، ائمہ کرام کی نظر میں

مسئلہ 61 سنت رسول ﷺ کی موجودگی میں تمام ائمہ کرام نے اپنے اقوال اور رائے کو ترک کر کے سنت پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔

سُئِلَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِذَا قُلْتَ قَوْلاً وَ کِتَابُ اللّٰہِ یُخَالِفُہٗ؟ قَالَ : اُتْرُکُوْا بِکِتَابِ اللّٰہِ ، فَقِیْلَ : اِذَا کَانَ خَبْرُ الرَّسُوْلِ یُخَالِفُہٗ ؟ قَالَ : اُتْرُکُوْا قَوْلِیْ بِخَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ، فَقِیْلَ : اِذَا کَانَ قَوْلِ الصَّحَابَۃِ ؟ قَالَ : اُتْرُکُوْا قَوْلِیْ بِقَوْلِ الصَّحَابَۃِ . ذَکَرَہٗ فِیْ عَقْدِ الْجَیْدِ [1]

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا ''اگر آپ کا کوئی قول قرآن مجید کے خلاف ہو تو کیا کیا جائے؟'' امام ابوحنیفہؒ نے جواب دیا کہ قرآن مجید کے مقابلے میں میرا قول چھوڑ دو۔'' پھر پوچھا گیا ''اگر آپ کا قول سنتِ رسول ﷺ کے خلاف ہو تو کیا کیا جائے؟'' امام ابوحنیفہؒ نے جواب دیا کہ ''سنتِ رسول ﷺ کے مقابلے میں میرا قول چھوڑ دو۔'' پھر پوچھا گیا ''آپ کا قول صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول کے برعکس ہو تو پھر کیا کیا جائے؟'' فرمایا ''صحابہ کے قول کے مقابلے میں بھی میرا قول چھوڑ دو۔'' یہ قول عقدِ جید میں ہے۔

قَالَ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُخْطِئُ وَ اُصِیْبُ فَانْظُرُوْا فِیْ رَأْیِیْ فَکُلُّ مَا وَافَقَ الْکِتَابَ وَالسُّنَّۃَ فَخُذُوْہُ وَ کُلُّ مَالَمْ یُوَافِقْ فَاتْرُکُوْہُ . ذَکَرَہٗ اِبْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِی الْجَامِعِ [2]

---

[1] حقیقۃ الفقہ ، از محمد یوسف جی پوری ، رقم الصفحہ 69

[2] الحدیث حجۃ بنفسہ ، للالبانی، رقم الصفحہ79

حضرت امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''بلا شبہ میں بشر ہوں، میرا قول صحیح بھی ہوسکتا ہے، غلط بھی ہوسکتا ہے، لہٰذا میرے قول پر غور کرو جو کتاب وسنت کے مطابق ہو اس پر عمل کرو اور جو اس کے خلاف ہو اسے چھوڑ دو۔'' ابن عبدالبر نے (کتاب) الجامع البیان العلم میں اس کا ذکر کیا ہے۔

عَنِ الشَّافِعِیِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا وَجَدْتُمْ فِیْ كِتَابِیْ خِلَافَ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُوْلُوْا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ دَعُوْا مَا قُلْتُ وَ فِیْ رِوَايَةٍ فَاتَّبِعُوْهَا وَ لَا تَلْتَفِتُوْا اِلٰی قَوْلِ اَحَدٍ . ذَكَرَهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالنَّوَوِی وَ ابْنُ الْقَيِّمِ [1]

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''جب تم میری کتاب میں کوئی بات سنتِ رسول ﷺ کے خلاف پاؤ تو میری بات چھوڑ دو اور سنت کے مطابق عمل کرو۔'' ایک دوسری روایت میں ہے کہ ''صرف سنتِ رسول ﷺ کی پیروی کرو اور کسی بھی دوسرے شخص کی بات پر توجہ نہ دو۔'' ابن عساکر، نووی اور ابن القیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَا تَقَلِّدُوْنِیْ وَ لَا تَقَلِّدُوْا مَالِكًا وَ لَا الشَّافِعِیَّ وَ لَا الْاَوْزَاعِیَّ وَ لَا الثَّوْرِیَّ وَ خُذْ مِنْ حَيْثُ اَخَذُوْا . ذَكَرَهُ الْفَلَانِیُّ [2]

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''نہ میری تقلید کرو، نہ امام مالک کی، نہ امام شافعی کی، نہ امام اوزاعی اور نہ امام ثوری کی بلکہ دین کے احکام وہیں سے لو جہاں سے انہوں نے لئے۔'' (یعنی کتاب وسنت سے) فلانی نے (اپنی کتاب ہمم اولی الابصار میں) اس کا ذکر کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَالْقَوْلُ فِیْ دِيْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی بِالرَّأْیِ وَ عَلَيْكُمْ بِاتِّبَاعِ السُّنَّةِ فَمَنْ خَرَجَ عَنْهَا ضَلَّ . ذَكَرَهُ فِی الْمِيْزَانِ [3]

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''لوگو! دین میں اپنی عقل سے بات کرنے سے بچو اور سنتِ رسول ﷺ کی پیروی کو اپنے لئے لازم کرلو، جو کوئی سنت سے ہٹا، وہ گمراہ ہوگیا۔'' اس کا ذکر (امام شعرانی نے

---

[1] حقیقة الفقه ، رقم الصفحه 75
[2] الحدیث حجة بنفسه ، للالبانی ، رقم الصفحه 80
[3] حقیقة الفقه ، رقم الصفحه 82

اپنی کتاب) میزان میں کیا ہے۔

مسئلہ 62 امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک حدیث پر عمل کرنا ہدایت ہے اور حدیث کے برعکس عمل کرنا گمراہی اور فساد ہے۔

عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهُ كَانَ یَقُوْلُ لَمْ یَزَلِ النَّاسُ فِیْ صَلاَحٍ مَادَامَ فِیْهِمْ مَنْ یَطْلُبُ الْحَدِیْثَ فَاِذَا طَلَبُوا الْعِلْمَ بِلاَ حَدِیْثٍ فَسَدُوْا . ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِیُّ فِی الْمِیْزَانِ[1]

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”لوگ اس وقت تک ہدایت پر قائم رہیں گے جب تک ان میں علم حدیث حاصل کرنے والے موجود رہیں گے، جب حدیث کے بغیر (دین کا) علم حاصل کیا جائے گا تو لوگوں میں بگاڑ اور فساد پیدا ہو جائے گا۔“ شعرانی نے میزان میں اس کا ذکر کیا ہے۔

مسئلہ 63 سنتِ رسول ﷺ کی موجودگی میں رائے دریافت کرنے والے کو امام مالک رحمہ اللہ کی فتنے میں پڑنے یا عذاب میں مبتلا ہونے کی تنبیہ۔

جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی مَالِكٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ مَسْاَلَةٍ فَقَالَ لَهُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَذَا وَ كَذَا ، فَقَالَ الرَّجُلُ : اَرَأَیْتَ ؟ قَالَ مَالِكٌ ﴿ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴾ (63:27) رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ[2]

ایک آدمی امام مالک رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کوئی مسئلہ دریافت کیا، امام مالکؒ نے بتایا کہ اس بارہ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک یہ ہے۔ اس آدمی نے عرض کیا ”اس بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟“ امام مالکؒ نے جواب میں یہ آیت تلاوت فرمائی ”جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرنا چاہئے کہ وہ کسی فتنے یا دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔“ یہ روایت شرح السنہ میں ہے۔

مسئلہ 64 سنتِ رسول ﷺ کے بارے میں امام شافعی رحمہ اللہ کے بعض اقوال

اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی اَنَّ مَنِ اسْتَبَانَ لَهُ سُنَّةٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ یَحِلَّ لَهُ اَنْ یَدَعَهَا

[1] حقیقۃ الفقہ ، رقم الصفحہ 70

[2] الجزء الاول ، رقم الصفحہ 216

لِقَوْلِ اَحَدٍ . ذَكَرَهُ اِبْنُ قَيِّمٍ وَ الْفُلاَنِيُّ ❶

''اس بات پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ جس شخص کو سنتِ رسول ﷺ معلوم ہو جائے اس کے لئے کسی آدمی کے قول کی خاطر سنت کو ترک کرنا جائز نہیں۔'' ابن قیم اور فلانی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

اِذَا رَأَيْتُمُوْنِيْ اَقُوْلُ قَوْلاً وَ قَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خلافَهُ فَاعْلَمُوْا اَنَّ عَقْلِيْ قَدْ ذَهَبَ.

ذَكَرَهُ اِبْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ وَ ابْنُ عَسَاكِرَ ❷

''مجھے جب نبی اکرم ﷺ کی صحیح حدیث کے خلاف بات کرتے دیکھو تو سمجھ لو میرا دماغ چل گیا۔''

ابن ابی حاتم اور ابن عساکر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

عَنِ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ وَ فِيْ رِوَايَةٍ اِذَا رَأَيْتُمْ كَلاَمِيْ يُخَالِفُ الْحَدِيْثَ فَاعْمِلُوْا بِالْحَدِيْثِ وَ اضْرِبُوْا بِكَلاَمِي الْحَائِطَ. ذَكَرَهُ فِيْ عَقْدِ الْجِيْدِ ❸

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''جب صحیح حدیث مل جائے تو وہی میرا مذہب ہے۔'' نیز فرمایا ''جب میرا قول حدیث کے خلاف پاؤ تو حدیث پر عمل کرو اور میرا قول دیوار پر دے مارو۔'' اس کا ذکر عقد الجید میں ہے۔

مسئلہ 65 امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کسی آدمی کے قول کی خاطر سنت رسول ﷺ کو ترک کرنا ہلاکت کا باعث سمجھتے تھے۔

قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَنْ رَدَّ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَهُوَ عَلٰى شَفَا هَلَكَةٍ .

ذَكَرَهُ اِبْنُ الْجَوْزِيِّ ❹

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''جس نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو رد کر دیا وہ ہلاکت کے

---

❶ الحديث حجة بنفسه ، للالبانی ، رقم الصفحه 80

❷ وجوب العمل بالسنة رسول الله ﷺ، للشيخ عبدالعزيز بن باز رقم الصفحه 27

❸ حقيقة الفقه ، للالبانی ، رقم الصفحه 74

❹ الجزء الاول ، رقم الصفحه 216

کنارے پر کھڑا ہے۔اس کا ذکر ابن جوزیؒ نے کیا ہے۔

وَ قَالَ : رَأْیُ الْاَوْزَاعِیِّ وَ رَأْیُ مَالِکٍ وَ رَأْیُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ کُلُّهٗ رَأْیٌ وَ هُوَ عِنْدِیْ سَوَاءٌ وَ اِنَّمَا الْحُجَّةُ فِی الْآثَارِ . ذَکَرَهٗ اِبْنُ عَبْدُ الْبَرِّ فِی الْجَامِعِ[1]

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”امام اوزاعیؒ، امام مالکؒ، امام ابوحنیفہؒ میں سے ہر ایک کی بات رائے ہے اور میرے نزدیک سب کا درجہ ایک جیسا ہے۔ حجت صرف سنتِ رسول ﷺ ہے۔ ابن عبدالبر نے جامع میں اس کا ذکر کیا ہے۔

❋❋❋

[1] الحدیث حجة بنفسه ، للالبانی ، رقم 82

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ
وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ
وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(دین میں) ہر نئی چیز بدعت ہے
اور ہر بدعت گمراہی ہے — اور
ہر گمراہی کا ٹھکانہ آگ ہے

(اسے نسائی نے روایت کیا ہے)

تَعْرِيْفُ الْبِدْعَةِ

بدعت کی تعریف

مَسئلہ 66 بدعت کا لغوی مطلب کوئی چیز ایجاد کرنا یا بنانا ہے۔

مَسئلہ 67 شرعی اصطلاح میں بدعت کا مطلب دین میں حصول ثواب کے لئے کسی ایسی چیز کا اضافہ کرنا ہے جس کی بنیاد یا اصل سنت میں موجود نہ ہو۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ وَ شَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”حمد وثنا کے بعد (یاد رکھو) بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین ہدایت محمد ﷺ کی ہدایت ہے اور بدترین کام دین میں نئی بات ایجاد کرنا ہے اور ہر بدعت (نئی ایجاد شدہ چیز) گمراہی ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَ إِيَّاكُمْ وَا لْاُمُوْرَ الْمُحْدَثَاتِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (صحيح)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دین میں نئی چیزوں سے بچو، اس لئے کہ ہر نئی بات گمراہی ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❊❊❊

[1] كتاب الجمعة ، باب رفع الصوت بالخطبة

[2] صحيح سنن ابن ماجه ، للالبانی، الجزء الاول ، رقم الحديث 40

ذَمُّ الْبِدْعَةِ

بدعت کی مذمت

مَسئلہ 68 تمام بدعات سراسر گمراہی ہیں۔

مَسئلہ 69 بدعتِ حسنہ اور بدعتِ سیئہ کی تقسیم خلافِ سنت ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ الْهُدٰى هَدْىُ مُحَمَّدٍ وَ شَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''حمد وثنا کے بعد (یاد رکھو) بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین ہدایت محمد ﷺ کی ہدایت ہے اور بدترین کام دین میں نئی بات ایجاد کرنا ہے اور ہر بدعت (نئی ایجاد شدہ چیز) گمراہی ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَ إِيَّاكُمْ وَ الْاُمُوْرَ الْمُحْدَثَاتِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2] (صحيح)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دین میں نئی چیزوں سے بچو، اس لئے کہ ہر نئی بات گمراہی ہے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ وَ إِنْ رَآهَا النَّاسُ حَسَنَةً . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [3]

---

1. كتاب الجمعة ، باب رفع الصوت بالخطبة
2. صحيح سنن ابن ماجه ، للالبانى، الجزء الاول ، رقم الحديث 40
3. كتاب الاسمى فى ذم الابتداع ، رقم الصفحه 17

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ”تمام بدعتیں گمراہی ہیں ، خواہ بظاہر لوگوں کو اچھی ہی لگیں۔“ اسے دارمی نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 70 **بدعتی کی حمایت کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔**

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرے ، جو زمین کی حدیں تبدیل کرے ، جو اپنے والد پر لعنت کرے اور جو بدعتی کو پناہ دے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 71 **بدعتی کے عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں مردود ہیں۔**

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے کوئی ایسا کام کیا جو دین میں نہیں ہے ، وہ کام اللہ تعالیٰ کے ہاں مردود ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 72 **بدعتی کی توبہ قابل قبول نہیں ، جب تک بدعت نہ چھوڑے۔**

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ حَجَبَ التَّوْبَةَ عَنْ كُلِّ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتّٰى يَدَعَ بِدْعَتَهُ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ [3] (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ بدعتی کی توبہ قبول نہیں کرتا ، جب تک وہ بدعت چھوڑ نہ دے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

[1] کتاب الاضاحی ، باب تحریم الذبح لغیر اللہ

[2] اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1120

[3] صحیح الترغیب والترہیب ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 52

مَسئلہ 73 بدعت سے ہر قیمت پر بچنے کا حکم ہے۔

عَنِ الْعِرْبَاضِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِيَّاكُمْ وَالْبِدَعِ)) رَوَاهُ ابْنُ اَبِىْ عَاصِمٍ فِىْ كِتَابِ السُّنَّةِ[1]

حضرت عرباض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لوگو! بدعات سے بچو۔'' اسے ابن ابی عاصم نے کتاب السنہ میں روایت کیا ہے۔

مَسئلہ 74 قیامت کے روز بدعتی حوض کوثر کے پانی سے محروم رہیں گے۔

مَسئلہ 75 قیامت کے روز رسول اکرم ﷺ بدعتیوں سے شدید اظہارِ بیزاری فرمائیں گے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّىْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَىَّ شَرِبَ وَ مَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَىَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَ يَعْرِفُوْنِىْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِىْ وَ بَيْنَهُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّىْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لاَ تَدْرِىْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِىْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[2]

حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں گا جو وہاں آئے گا پانی پیئے گا اور جس نے ایک بار پی لیا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ بعض ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں میں پہچانوں گا (اور سمجھوں گا کہ یہ میرے امتی ہیں) اور وہ بھی مجھے پہچانیں گے کہ میں ان کا رسول ہوں پھر انہیں مجھ پر آنے سے روک دیا جائے گا۔ میں کہوں گا یہ تو میرے امتی ہیں، لیکن مجھے بتایا جائے گا۔ ''اے محمد ﷺ! آپ نہیں جانتے آپ کے بعد ان لوگوں نے کیسی کیسی بدعتیں رائج کیں۔'' پھر میں کہوں گا ''دوری ہو، دوری ہو، ایسے لوگوں کے لئے جنہوں نے میرے بعد دین بدل ڈالا۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

1. کتاب السنة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 34
2. اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 1476

مسئلہ 76 بدعت جاری کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور سارے انسانوں کی لعنت ہے۔

عَنْ عَاصِمٍ ﷺ قَالَ : قُلْتُ لِاَنَسٍ ﷺ أَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَدِيْنَةَ قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ كَذَا وَ كَذَا لاَ يُقْطَعُ شَجَرُهَا ((مَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ''کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو حرام قرار دیا ہے؟'' انہوں نے کہا ''ہاں! فلاں جگہ سے لے کر فلاں جگہ تک کوئی درخت نہ کاٹا جائے ، نیز نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص یہاں کوئی بدعت رائج کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی ،فرشتوں کی اور سارے لوگوں کی لعنت ہے۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 77 بدعت رائج کرنے والے پر اپنے گناہ کے علاوہ ان تمام لوگوں کے گناہوں کا بوجھ بھی ہوگا، جو اس بدعت پر عمل کریں گے۔

عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ الْمُزَنِيِّ ﷺ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ اَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِيْ فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمَلَ بِهَا لاَ يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَ مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً فَعُمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ اَوْزَارُ مَنْ عَمِلَ بِهَا لاَ يَنْقُصُ مَنْ اَوْزَارِ مِنْ عَمِلَ بِهَا شَيْئًا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2] (صحیح)

حضرت کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے باپ نے ، میرے باپ سے میرے دادا نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے میری سنتوں میں سے کوئی ایک سنت زندہ کی اور لوگوں نے اس پر عمل کیا تو سنت زندہ کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اس سنت پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کو ملے گا جبکہ لوگوں کے اپنے ثواب میں سے کوئی کمی نہیں کی

[1] اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 865

[2] صحیح سنن ابن ماجه ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 173

جائے گی اور جس نے کوئی بدعت جاری کی اور پھر اس پر لوگوں نے عمل کیا تو بدعت جاری کرنے والے پر ان تمام لوگوں کا گناہ ہوگا جو اس بدعت پر عمل کریں گے جبکہ بدعت پر عمل کرنے والے لوگوں کے اپنے گناہوں کی سزا سے کوئی چیز کم نہیں ہوگی۔ (یعنی وہ بھی پوری پوری سزا پائیں گے)'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ ((مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی کَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لاَ یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلاَلَةٍ کَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلَ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لاَ یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ آثَامِهِمْ شَیْئًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص نے لوگوں کو ہدایت کی دعوت دی اسے ہدایت پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کے برابر ثواب ملے گا اور ہدایت پر عمل کرنے والوں کا اپنا اجر بھی کم نہیں ہوگا۔ اس طرح جس شخص نے لوگوں کو گمراہی کی طرف بلایا اس شخص پر ان تمام لوگوں کا گناہ ہوگا جو اس گمراہی پر عمل کریں گے جبکہ گناہ کرنے والوں کے اپنے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 78 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بدعتی کے سلام کا جواب نہیں دیا کرتے تھے۔

عَنْ نَافِعٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ فُلاَنًا یَقْرَأُ عَلَیْکَ السَّلاَمَ ، فَقَالَ لَهُ اَنَّهُ بَلَغَنِیْ اَنَّهُ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ کَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلاَ تَقْرِئْهُ مِنِّی السَّلاَمَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2]

حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا ''فلاں آدمی نے آپ کو سلام کہا ہے۔'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ''میں نے سنا ہے کہ اس نے بدعت ایجاد کی ہے، اگر یہ صحیح ہے تو اسے میری طرف سے سلام مت پہنچانا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 79 بدعت اختیار کرنے والے لوگ سنتوں سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔

---

[1] کتاب العلم ، باب من سن سنة حسنة

[2] مشکوة المصابیح ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 116

عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِيْ دِيْنِهِمْ اِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لاَ يُعِيْدُهَا اِلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❶

حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''جو لوگ دین میں کوئی بدعت اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان میں سے اسی قدر سنت اٹھا لیتا ہے اور پھر وہ سنت قیامت تک ان لوگوں میں نہیں لوٹاتا۔'' اسے دارمی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 80 دوسرے گناہوں کی نسبت بدعت شیطان کو زیادہ محبوب ہے۔

قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ : اَلْبِدْعَةُ اَحَبُّ اِلٰى اِبْلِيْسَ مِنَ الْمَعْصِيَةِ الْمَعْصِيَةُ يُتَابُ مِنْهَا وَالْبِدْعَةُ لاَ يُتَابُ مِنْهَا. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❷

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''شیطان کو گناہ کے مقابلے میں بدعت زیادہ پسند ہے کیونکہ گناہ سے توبہ کی جاتی ہے جبکہ بدعت سے توبہ نہیں کی جاتی۔'' یہ روایت شرح السنہ میں ہے۔

وضاحت : بدعت چونکہ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے کی جاتی ہے اس لئے بدعتی اس سے توبہ کرنے کے بارے میں کبھی نہیں سوچتا تا آنکہ اس کا بنیادی عقیدہ صحیح نہ ہو جائے۔

مسئلہ 81 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بدعتیوں کو مسجد سے نکال دیا۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ قَوْمًا اجْتَمَعُوْا فِيْ مَسْجِدٍ يُهَلِّلُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ جَهْرًا فَقَامَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا عَهِدْنَا ذٰلِكَ فِيْ عَهْدِهٖ وَ مَا اَرَاكُمْ اِلَّا مُبْتَدِعِيْنَ وَ مَا زَالَ يَذْكُرُ ذٰلِكَ حَتّٰى اَخْرَجَهُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ. رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ ❸

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ کچھ لوگ مسجد میں مل کر اونچی آواز سے ذکر اور درود شریف پڑھ رہے ہیں آپ ان کے پاس آئے اور فرمایا ''ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کسی کو اس طرح ذکر کرتے یا درود شریف پڑھتے نہیں دیکھا، لہٰذا میں تمہیں بدعتی سمجھتا ہوں۔'' یہی الفاظ دہراتے رہے

❶ مشکوۃ المصابیح، للالبانی ، الجزء الاول، رقم الحدیث 118
❷ الجزء الاول، رقم الصفحہ 216
❸ الجزء الاول، رقم الصفحہ 216

حتی کہ انہیں مسجد سے نکال باہر کیا۔ اسے ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 82 محدثین کرام کے نزدیک بدعتی کی روایت کردہ حدیث قابل قبول نہیں۔

عَنْ (مُحَمَّدِ) بْنِ سِيْرِيْنَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ : لَمْ يَكُوْنُوْا يَسْأَلُوْنَ عَنِ الْاَسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوْا سَمُّوْا لَنَا رِجَالَكُمْ فَيَنْظَرُ اِلٰى اَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيْثُهُمْ وَ يَنْظُرُ اِلٰى اَهْلِ الْبِدْعِ فَلاَ يُؤْخَذُ حَدِيْثُهُمْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ شروع شروع میں لوگ حدیث کی سند کے بارہ میں سوال نہیں کیا کرتے تھے، لیکن جب فتنہ (بدعت اور من گھڑت روایات) کا پھیلنا شروع ہوا، تو لوگوں نے حدیث کی سند پوچھنا شروع کر دی (اور یہ اصول بھی بنالیا) کہ دیکھا جائے کہ اگر حدیث بیان کرنے والے اہل سنت ہیں تو ان کی حدیث قبول کی جائے گی اور اہل بدعت ہیں، تو ان کی حدیث قبول نہیں کی جائے گی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 83 بدعات فتنوں میں پڑنے یا دردناک عذاب میں مبتلا ہونے کا باعث ہیں۔

سُئِلَ الْإِمَامُ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ : يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ ! مِنْ أَيْنَ أُحْرِمُ ؟ قَالَ : مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ حَيْثُ أَحْرَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ : إِنِّيْ أُرِيْدُ اَنْ أُحْرِمَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدِ الْقَبْرِ ، قَالَ : لاَ تَفْعَلْ وَ إِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكَ الْفِتْنَةَ ، فَقَالَ : وَ أَيُّ فِتْنَةٍ فِيْ هٰذَا ؟ إِنَّمَا هِيَ أَمْيَالٌ أُرِيْدُهَا ، قَالَ : وَ أَيُّ فِتْنَةٍ اَعْظَمُ مِنْ اَنْ تَرٰى اِنَّكَ سَبَقْتَ فَضِيْلَةً قَصُرَعَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ؟ إِنِّيْ سَمِعْتُ اللّٰهَ يَقُوْلُ ﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ رَوَاهُ فِي الْاِعْتِصَامِ[2]

حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا ”اے ابوعبداللہ! میں احرام کہاں سے باندھوں؟“ امام مالکؒ نے فرمایا ”ذوالحلیفہ سے، جہاں سے رسول اللہ ﷺ نے باندھا۔“ اس آدمی نے کہا ”میں مسجدِ نبویؐ

[1] مقدمة المسلم ، باب بيان الاسناد من الدين

[2] القول الاسمى فى ذم الابتداع ، رقم الصفحه 21-22

میں روضہ رسول کے قریب سے باندھنا چاہتا ہوں۔‘‘ امام مالک ؒ نے فرمایا ’’ایسا مت کرنا، مجھے تمہارے فتنہ میں مبتلا ہونے کا ڈر ہے۔‘‘ اس آدمی نے عرض کیا ’’اس میں فتنے کی کون سی بات ہے کہ میں نے چند میل پہلے (احرام باندھنے) کا ارادہ کیا ہے۔‘‘ امام مالک ؒ نے فرمایا ’’اس سے بڑا فتنہ کیا ہوسکتا ہے کہ تم یہ سمجھو (کہ احرام باندھنے کے ثواب میں) نبی پر سبقت لے گئے ہو جس سے کہ نبی اکرم ﷺ قاصر رہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے سنا ہے ’’جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، انہیں ڈرنا چاہئے کہ وہ کسی فتنے یا دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔‘‘ یہ روایت الاعتصام (امام شاطبی کی کتاب) میں ہے۔

مسئلہ 84 دین کے معاملے میں اپنی مرضی اور خواہشاتِ نفس پر چلنے سے پناہ مانگنی چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ مِمَّا اَخْشٰی عَلَیْكُمْ بَعْدِیْ بُطُوْنُكُمْ وَ فُرُوْجُكُمْ وَ مُضِلَّاتِ الْاَهْوَاءِ)) رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ فِیْ كِتَابِ السُّنَّةِ[1] (صحیح)

حضرت ابو برزہ اسلمی ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’میں اپنے بعد تمہارے بارے میں پیٹ اور شرمگاہ کے معاملات اور گمراہ کن خواہشات سے خائف ہوں۔‘‘ (کہیں تم ان باتوں کی وجہ سے گمراہ نہ ہو جاؤ) اسے ابن ابو عاصم نے کتاب السنہ میں روایت کیا ہے۔

مسئلہ 85 بدعتی کا کوئی نیک عمل قابل قبول نہیں۔

عَنِ الْفُضَیْلِ بْنِ عَیَّاضٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ ، قَالَ : اِذَا رَاَیْتَ مُبْتَدِعًا فِیْ طَرِیْقٍ فَخُذْ فِیْ طَرِیْقٍ آخَرَ وَ لَا یَرْفَعُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَمَلٌ وَ مَنْ اَعَانَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الدِّیْنِ . رَوَاهُ فِیْ خَصَائِصِ اَهْلِ السُّنَّةِ[2]

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں ’’جب تم بدعتی کو آتے دیکھو تو (وہ راستہ چھوڑ کر) دوسرا راستہ اختیار کرو۔ بدعتی کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں ہوتا، جس نے بدعتی کی مدد کی اس نے گویا دین مٹانے میں مدد کی۔‘‘ یہ روایت خصائص اہل سنہ میں ہے۔

✿✿✿

[1] كتاب السنة ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 13
[2] رقم الصفحه 22

اَلْاَحَادِیْثُ الضَّعِیْفَةِ وَالْمَوْضُوْعَةِ

ضعیف اور موضوع احادیث

① عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷜ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ حِیْنَ بَعَثَهُ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ لَهُ ((کَیْفَ تَقْضِیْ اِذَا عُرِضَ لَکَ قَضَاءٌ؟)) قَالَ : أَقْضِیْ بِمَا فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ ، قَالَ ((فَاِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ ؟)) قَالَ : بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، قَالَ ((فَاِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ)) قَالَ : أَجْتَهِدُ رَأْیِیْ لاَ آلُوْ ، قَالَ : فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَدْرَهٖ ، قَالَ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِمَا یَرْضَی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ))

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں (حاکم بنا کر) یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا ”معاذ! تمہارے سامنے جب مقدمات پیش کئے جائیں گے تو تم ان کا فیصلہ کیسے کرو گے؟“ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”اللہ کی کتاب کے مطابق۔“ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا ”اگر وہ بات اللہ کی کتاب میں نہ ہوئی؟“ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”تو پھر سنت رسول ﷺ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔“ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا ”اگر سنتِ رسول ﷺ میں بھی نہ پاؤ تو؟“ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”پھر اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور کوئی کسر اٹھا نہیں رکھوں گا۔“ راوی کہتے ہیں ”رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا ”تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے رسول کے قاصد کو یہ توفیق عطا فرمائی جس سے اللہ کے رسول بھی راضی ہوئے۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف (منکر) ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ، جلد 2، حدیث نمبر 881

② اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَةٌ

میری امت میں اختلاف باعثِ رحمت ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی کوئی بنیاد نہیں۔تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوسلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ،جلد 1،حدیث نمبر 57

③ اِنَّهَا تَكُوْنُ بَعْدِیْ رُوَاةٌ يَرْوُوْنَ عَنِّی الْحَدِيْثَ فَاعْرِضُوْا حَدِيْثَهُمْ عَلَى الْقُرْآنِ فَمَا وَافَقَ الْقُرْآنَ فَخُذُوْا بِهٖ وَ مَا لَمْ يُوَافِقِ الْقُرْآنَ فَلَا تَاْخُذُوْا بِهٖ

”میرے بعد لوگ مجھ سے حدیثیں روایت کریں گے، ان کی بیان کردہ احادیث کو قرآن سے پرکھنا جو حدیث قرآن کے مطابق ہو وہ قبول کر لینا اور جو حدیث قران کے خلاف ہو اسے مت قبول کرنا۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوسلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ،جلد 3،حدیث نمبر 1087

④ اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ

”میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جن کی بھی پیروی کرو گے، ہدایت پاؤ گے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع (من گھڑت) ہے۔تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوسلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ،جلد 1،حدیث نمبر 62

⑤ اَهْلُ بَيْتِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ

”میرے اہل بیت ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جن کی بھی پیروی کرو گے، ہدایت پاؤ گے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع (من گھڑت) ہے۔تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوسلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ،جلد 1،حدیث نمبر 62

⑥ يَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ اَضَرُّ عَلٰى اُمَّتِیْ مِنْ اِبْلِيْسَ وَ يَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ حَنِيْفَةَ هُوَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ

”میری امت میں ایک آدمی ہوگا جس کا نام محمد بن ادریس (یعنی امام شافعی) ہوگا میری امت کے لئے ابلیس سے بھی زیادہ نقصان دہ ہوگا اور میری امت میں ایک آدمی ہوگا جس کا نام ابوحنیفہ ہوگا وہ میری امت کا چراغ ہوگا۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع (من گھڑت) ہے۔تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوسلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ،جلد 2،حدیث نمبر 570

⑦ اِتَّبِعُوا الْعُلَمَاءَ فَاِنَّهُمْ سُرُجُ الدُّنْيَا وَ مَصَابِيْحُ الْآخِرَةِ

”علماء کی پیروی کرو، کیونکہ وہ دنیا کا چراغ اور آخرت کی قندیلیں ہیں۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع (من گھڑت) ہے۔تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوسلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ،جلد 1،حدیث نمبر 378

❀❀❀